ن یهدی الله فلا مضل له ومن یضلله فلا هادی له

رسالہ مسماۃ بہ

نہایۃ السعادۃ

ترجمہ

بدایۃ الہدایۃ

تصنیف حضرت حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ

مترجمہ

مولوی غلام احمد صاحب منتظم کمیشن قرضہ علاقہ سرکار نظام

در سنہ ۱۳۰۹ ہجری

مطبع محبوب شاہی واقع حیدرآباد دکن مین طبع ہوا

مَن يَّهدِيَ اللهُ فَلَا مُضِ ... نْ يُّضلِلهُ فَلَا هَادِيَ لَه

ر ... سماة به

نهاية ... عاة

تر

بداية ... اية

تصنيف حضرت حجة الاسل ... رحمة الله عليه

مولوی غلام احمد صاحب منتظم کمیشن

در سنه ۱۳۰۹ هجری

مطبع محبوب شاهي واقع حيدر اباد دكن مين طبع هوا

طبع اوّل ۵۰۰ جلد



الحمد للہ حق حمدہٖ والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہٖ محمد وآلہٖ واصحابہٖ من بعدہٖ بعد حمد وصلوۃ کے گزارش ہے کہ ان دنون رسالہ بدایۃ الہدایۃ تصنیف حضرت حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اس عاجز کے نظر سے گذرا اوسکے مضامین افادت آگین کے لحاظ سے بے اختیار جی چاہا کہ اوسکا ترجمہ بغرض افادہ و نفع عام کے کیا جاے اس رسالہ کے دو حصہ ہین پہلا حصہ عبادات سے متعلق ہے۔ اور دوسرا حصہ اخلاق سے۔ عبادات مین جسقدر مسائل بیان ہوے ہین وہ سب مذہب امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے موافق ہین۔ اس لئے بالخصوص شافعیون کیلئے یہہ ترجمہ بہت ہی سودمند ہوگا۔ اور دوسرے ائمہ

کے پیروی کرنیوالونکے واسطے بھی یہہ رسالہ اسواسطے کارآمد ہے کہ اسمین اکثر وہ ادعیہ مندرج ہین جو خاص جناب رسالت مآب صلعم سے ماثور ہین۔ دوسرا حصہ تو عام مضامین اخلاق سے متعلق ہی جو عموماً مفید ہی اور یہہ حصہ جسقدر دلچسپ ہی اور باوجود اختصار کے کیسے کیسے سود مند ابواب کا اوسمین ذکر ہی اسکا امتیاز ذوق سلیم خود کرسکتا ہی۔ ترجمہ مین نفس مضمون کا زیادہ تر خیال رکھا گیا ہی۔ محض لفظی ترجمہ کا چندان لحاظ نہین کیا گیا۔ اسواسطے کہ لفظی ترجمہ مین اکثر تعقیدات واقع ہو جاتے ہین جو عام طلباء کے لئے مفید نہین ہی۔ اور بعض جگہہ مراقی العبودیۃ (شرح اصل رسالہ) کے مضامین بھی مناسبت مقام کے لحاظ سے کچھہ کچھہ بڑہادئے گئے ہین فقط

غلام احمد

آغاز کتاب

جو شخص کہ استحصال علم کا حریص اور آرزومند ہو۔ اوسکو پہلے ہی اسبات کا فیصلہ کرلینا چاہئے کہ تحصیل علم سے اوسکا مقصود کیا ہی۔ اگر صرف ابنای جنس مین فخر و مباہات اور امتیاز و خصوصیت کا حاصل کرنا ہی۔ یا جرمتاع دنیوی پیش نظر ہی۔ تو اوسکو یقیناً سمجھہ لینا چاہئے کہ وہ خود

آپ اپنے ہلاک نفس اور تخریب دین کے کوشش مین ہی۔ اور یہہ
چاہتا ہی کہ عمدہ متاع دین کو فضول نمود دنیوی کے معاوضہ مین بیچڈالے
پس اس قسم کا معاملہ بے سود ہی۔ اور ایسی تجارت بیفایدہ۔ بلکہ اس قسم
کی تعلیم کا وبال معلمین پر بھی ہے کہ اونکی ایسی تعلیم جو منجر بہ فساد ہوا ونکو
بھی اس خسارت مین شریک حال کردیتی ہی۔ ایسے معلمین کی مثال اوس
شخص کی سی ہی جو رہزنون کے ہاتہہ ہتیار بیچے۔ چنانچہ جناب سالتمآب
صلعم ارشاد فرماتے ہین مَنْ اَعَانَ عَلٰی مَعْصِیَۃٍ وَلَوْ بِشَطْرِ کَلِمَۃٍ
کَانَ شَرِیْکًا لَہٗ یعنے جو شخص کہ معصیت پر تائید کرے اگرچہ ایک جزو
نفظ کے ساتھ بھی ہو تو وہ اوسکا شریک ہی۔ اور اگر تحصیل علم سے
یہہ نیت ہو کہ جہل نفسانی دور ہوجاوے۔ جہال کی تعلیم و تربیت کیجاے
احیاے دین اور بقاے اسلام مین کوشش کرے۔ جھوٹے نام و
نمود کا خیال نہو۔ الحاصل یہہ خواہش ہو کہ سارا سامان اپنے پروردگار
کے رضامندی کا فراہم کرے تو ایسے نیک نیتی کے نتایج کا کیا کہنا
اوسکی فضایل یہانتک مروی ہین کہ جب ایسا شخص تحصیل علم کیلئے
چلتا ہی تو ملائکہ اوسکے پیر کے نیچے اپنے پرون کو بچھا دیتے ہین۔

اور جب تک وہ اس شغل مین مصروف رہتا ہی دریا کے مچھلیان تک اوسکے
حق مین دعاے مغفرت کرتے رہتے ہین۔ بہر حال سب سے پہلے اسبات کا
جاننا ضرور ہی کہ ہدایت جو ثمرۂ علم ہی اوسکی ایک ابتدا ہی اور ایک انتہا اور
ایک ظاہر ہی اور ایک باطن اوسکی انتہا تک پہونچنا بغیر اوسکے ابتدا کے
استحکام کے محال ہی اور اوسکے باطن کا حال معلوم کرنا بدون واقفیت اوسکے
ظاہر کے دشوار ہی۔ اسلئے ہم یہان ہدایت کے ابتدائی امور کو ذکر کرتے
ہین تاکہ ہر شخص اون کے ساتھ اپنے نفس کی آزمایش اور قلب کا امتحان
کرے۔ اگر کوئی شخص اپنے دل مین ہدایت کے حاصل کرنیکا سچا میلان
دیکھے۔ اور نفس مین اسکے حاصل کرنے کی قابلیت پاوے تو یہہ سمجھنا چاہئے
کہ اوس مین مدارج نہایات کمالات کے حصول کی بھی صلاحیت موجود ہی
اور وہ علوم اسرار لدنی سے بھی حظ وافر حاصل کرسکیگا اگر برخلاف اسکے
نفس مین تجاہل وتساہل پایا جاوے اور بہ اقتضاے ہدایت عمل کرنے
مین لیت ولعل ہو تو سمجھہ لے کہ نفس امارہ اوسپر اپنا عمل کیا چاہتا ہی اور شیطان
اسبات کے درپے ہی کہ اوسکو اپنا مطیع ومنقاد بنالے تاکہ اپنے مکر وفریب
سے قعر ہلاک مین جھونک دیوے اور بعوض حصول سعادت کے شرو

فساد مین مبتلا کردے - یہی نہین بلکہ اون لوگون مین شمار ہو جاے جنکے
اعمال بدترین اعمال ہین - اور جنکی سعی و کوشش دنیا مین ضایع گئی ہو اور
اپنی کج فہمی سے یہہ سمجھے ہوے ہین کہ ہم نیک کام کر رہے ہین - ایسے
لوگون کے بہکانے کیلیئے اگرچہ شیطان فضیلت علم اور مراتب علما کو بھی ظاہر
کرتا ہی - اور جو کچھ فضایل کا ذکر اخبار و احادیث مین آیا ہی اوسکو سناتا ہی
مگر باوجود اسکے اس مضمون حدیث کے سمجھنے سے اونکو غافل رکھتا ہی کہ
مَنِ ازْدَادَ عِلْمًا وَلَمْ یَزْدَدْ هُدًی لَمْ یَزْدَدْ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا بُعْدًا
یعنے گو کسی نے بہت کچھ علم بھی حاصل کیا ہو لیکن اوسپر ہدایت کا پرتو نہ پڑا
ہو تو اللہ سے سواے دوری کے اور کوئی چیز حاصل نہین ہی - اور نیز
وہ شخص اس مضمون سے نابلد ہی کہ اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ
عَالِمٌ لَمْ یَنْفَعْهُ اللّٰهُ بِعِلْمِهٖ سخت تر عذاب قیامت کے دن اوس عالم
پر ہوگا کہ جسکو علم سے فائدہ نہ پہنچے اور وہ جناب رسالت مآب صلعم کے
اس دعاے عبرت انگیز سے بھی ناواقف ہی جو آپ اکثر بارگاہ قدس مین
کیا کرتے تھے کہ اے پروردگار پناہ چاہتا ہون مین ایسے علم سے جو نفع بخش نہو

ہ اصل دعا یہ ہی - اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَا یَخْشَعُ وَعَمَلٍ لَا یُرْفَعُ وَدُعَاءٍ

اور اوس دل سے کہ جسمین تیرا ڈر نہو - اور ایسے عمل سے کہ جو مدارج عالی پر نہ پہنچائے - اور اوس دعا سے جو مقبول نہو - اور نیز فرماتے ہین کہ مین نے معراج کی شب ایک ایسی جماعت دیکھی کہ جنکے ہونٹ مقراض نار جہنم سے کٹے ہوے تھے مین نے پوچھا کہ تم کون لوگ ہو تو اونہون نے کہا کہ ہم وہ لوگ ہین جو دوسرون کو نیکی کی ہدایت کرتے رہے مگر خود اوس سے غافل تھے - اور دونکو شر سے پرہیز کرنیکا حکم کرتے تھے حالانکہ ہم خود اوس مین مبتلا تھے - جبکہ علما کی بوجہہ ترک عمل ایسی دردانگیز حالت ہی تو جہلا کا خدا ہی حافظ ہی - پس انسانکو مواخذہ الٰہی سے بچنے کے لئے جو کچھ حفاظت کرنی ہی وہ ظاہر ہی - یہانتک تو حصول علم کی ضرورت کا ذکر تھا - اب مقاصد علم کا حال سُنئے کہ بعض تو صرف حصول رضاے الٰہی اور مراتب اخروی کے لحاظ سے تحصیل علم کرتے ہین جنکا شمار زمرۂ فائزین مین ہے اور بعضون کو دنیوی وجاہت وجاہ کا خیال حصول علم کے طرف مائل کرتا ہی تاکہ وہ اپنی زندگی کو عمدہ حالت مین بسر کرین جب ایسی نیت ہوجاتی ہی تو ایک قسم کی رکاکت اور خست مقصود سے متعلق ہوجاتی ہی جس سے ایسے گروہ کی حالت خطرناک ہوجاتی ہی - کیونکہ اگر قبل توبہ کے اجل نے

تعجیل کی توسوء خاتمہ کا خوف ہی اوران لوگون کے لئے یہہ بات بھی مشیت ایزدی سے متعلق ہی کہ فایز بہ توبہ ہون - اوراعمال نیک کے اختیار کرنے سے تلافی مافات ہوجائے اوربمصداق اَلتَّآئِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہٗ وہ بھی فایزین مین محسوب ہوجائین - تیسرے درجہ مین وہ لوگ ہین کہ جنہون نے ظاہروباطن مین بالکل اغراض نفسانی کی پابندی کی ہی اورعلم کو محض ذریعہ حصول وجاہت اورتفاخر دنیوی کا خیال کیاہی اورباوجوداسکے جوعلماء کی ہئیت اورلباس اورگفتگو مین اونکے رسوم اختیار کئے ہوے ہین تو یہہ سمجھتے ہین کہ بارگاہ اقدس مین بھی مرتبت حاصل ہی - درحقیقت یہہ لوگ ہالکین سے ہین اس لئے کہ اونکا یہہ خیال ابلہانہ کہ ہم فائزین سے ہین اونکو توبہ کرنے سے بھی محروم رکھتاہی اوروہ اس آیۂ کریمہ سے بھی غافل ہین کہ یَاۤ اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ اے ایمان والو ایسے باتین کیون کرتے ہوکہ جسپر تمہاراعمل نہین ہی اورانہین لوگون کے مناسب حال جناب رسالتمآب صلعم ارشادفرماتے ہین اَنَا مِنْ غَیْرِ الدَّجَّالِ اَخْوَفُ عَلَیْکُمْ فَقِیْلَ وَمَا ھُوَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ عُلَمَآءُ السُّوْءِ یعنے مجھے دجال کے سوا سے بھی

اور لوگون سے تمکو مضرت پہنچنے کا زیادہ تر خوف ہی تو صحابہ نے
عرض کیا کہ یا رسول اللہ دجال کے سواے اور کس سے مضرت کا
اندیشہ ہی تو آپ نے فرمایا کہ عالمان بے عمل سے یعنے وہ جو صرف
براے نام عالم کہلاتے ہین جنکا علم زبان ہی پر ہی اور دل نور علم
سے منور نہین ہی یہہ بھی منافقین مین سے ہین جنہون نے علم کو
محض حرفہ کے طور پر حاصل کیا ہی اونکی غرض فقط دنیا حاصل کرنا ہی
کیونکہ دجال کا کام تو صرف گمراہ کرنا ہی اور یہہ علما گو زبان سے دنیا
کے برائیان سنا کر لوگون کے دل کو اوس سے پھراتے ہین مگر
زبان حال و اعمال سے اوسمین پھنسنے کی ترغیب دلاتے ہین۔
اور یہہ ظاہر ہی کہ بہ نسبت اقوال کے افعال کو طبعیت مین زیادہ تر
اثر ہی۔ خاص کر جہال کو امور دنیا کے جانب جو میلان ہو جاتا ہی
وہ ایسے ہی علما کے جرارت دلانے سے ہی۔ پس باوجود اسکے
کہ انکا علم باعث گمراہی عوام الناس ہی کبھی تو یہہ حصول جنت کی تمنا
مین مبتلا ہین۔ اور کبھی جمع مال کی آرزو انکی دامنگیر ہی۔ اور کبھی
بلحاظ علمیت اس خبط مین بھی مبتلا ہین کہ ہم اکثر بندگان خدا سے

مشخص و ممتاز ہین- لہذا انسان کو چاہئے کہ حتی الامکان فریق ثانی (مخاطرین) سے پرحذر رہے- کیونکہ بہت سے لوگ ایسے ہین کہ توبہ کرنے مین جلدی نہین کرتے اور تعجیل اجل کیوجہ سے اپنی عاقبت بگاڑ لیتے ہین اور فریق ثالث (ہالکین) مین ہو جانے سے تو بہت ہی احتراز کرنا لازم ہی کیونکہ اس سے سواے ہلاکت کے مطلقاً نجات کی توقع ہی نہین ہی- بہرحال اب ہم اصل مقصود کے طرف رجوع کرتے ہین یعنے بیان کرتے ہین کہ بدایت ہدایت کیا ہی تاکہ ہر شخص اوسکو سمجھے اور اوسکا تجربہ کرے- بدایت ہدایتہ ظاہری تقوی ہی اور نہایت ہدایتہ باطنی تقوی- بہرحال سرمایۂ نجات انسان تقوی ہی- اور جو لوگ صفت تقوی سے متصف ہین وہی فایزین سے ہین- تقوی امتثال اوامر الٰہی اور اجتناب مناہی کو کہتے ہین پس امتثال و اجتناب کو ظاہری تقوی سے جہانتک تعلق ہی یعنے اداب طاعات اور اداب ترک معاصی اسکا ذکر بطور اختصار کے کیا جاتا ہی اور اسکے ساتھہ ہی اداب صحبت کا ذکر بھی مناسب ہی تاکہ یہہ کتاب جملہ مطالب ضروری کی جامع ہو جاوے-

قسم اوّل اداب طاعات

اوامرالٰہی کے دو قسم ہین فرایض اور نوافل فرایض بمنزلہ راس المال اور اصل تجارۃ کے ہی اور اسیکے ذریعہ سے انسان مہلکات سے نجات پاسکتا ہی اور نفل قایم مقام نفع کے ہی اور وہی مدارج اعلیٰ پر پہونچنے کا ذریعہ ہی چنانچہ حدیث قدسی مین وارد ہی قال صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہ تبارک وتعالیٰ ما تقرب الی المتقربون بمثل اداء ما افترضت علیھم ولا یزال العبد یتقرب الی بالنوافل حتی احبہ فاذا احببتہ کنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ ولسانہ الذی ینطق بہ ویدہ التی یبطش بھا و رجلہ التی یمشی بھا حضرت رسالت مآب فرماتے ہین کہ جناب باری عظم شانہٗ سے یہہ ارشاد ہوتا ہی کہ مقربین بارگاہ قدس نے میرا تقرب اون احکام کے ادا کرنے سے نہین حاصل کیا ہی جو اونپر فرض کردئے گئے ہین بلکہ ہمیشہ بندہ کا تقرب ادای نوافل سے زیادہ ہوتا ہی یہانتک کہ مین اوسکو دوست رکھتا ہون اور جب مین اوسکو دوست رکھتا ہون تو مین خود اوسکے کان ہوجاتا ہون کہ جسکے ذریعہ سے وہ سنتا ہی اور اوسکے آنکھہ ہوجاتا ہون

جسکے ذریعہ سے وہ دیکھتا ہی۔ اوسکی زبان بنجاتا ہون جس سے وہ گفتگو کرتا ہی اوسکا ہاتھہ ہوجاتا ہون جس سے وہ کسی چیز کو پکڑتا ہی اور اوسکے پیر بنجاتا ہون جس کے وسیلہ سے وہ چلتا پھرتا ہی اس درجہ تقرب کے حاصل کرنے کیلئے یہہ بھی شرط ہی کہ قلب وجوارح سے اوامر الٰہی کے حفظان کی پابندی از صبح تا شام رہے کیونکہ خداوندعالم ظاہر و باطن کے حالات سے واقف ہی تمامی خطرات اور حرکات وسکنات پر اوسکا علم محیط ہی حالات خلوت وجلوت سب اوسپر کہلے ہوسے ہین ہر ذرہ کے سکون وحرکت پر وہ مطلع ہی خیانت چشم اور مخفیات صدور کو وہ جانتا ہی کوئی بھید اوسپر پوشیدہ نہین ہی لہذا چاہیئے کہ اجتناب معاصی اور حصول آداب طاعات مین کوشش لگی رہے جو ذریعہ حصول تقرب بارگاہ ایزدی کا ہی لیکن اسبات کا حاصل کرنا بغیر تقسیم اوقات اور دوام ورد وظایف کے محال ہی یعنے وقت بیداری سے وقت استراحت تک اوامر الٰہی کا پابند رہنا لازمی ہی۔

آداب استیقاظ یعنی بیداری

علی الصباح سونے سے اوٹھنے کی عادت کرنی چاہیئے اور پہلی جو

چیز دل مین خطور کرے یا زبان سے نکلے وہ اپنے پروردگار کا ذکر
ہو اس لئے یہہ دعا پڑہا کرے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا
وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْعَظَمَةُ وَالسُّلْطَانُ لِلّٰهِ
وَالْعِزَّةُ وَالْقُدْرَةُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَصْبَحْنَا عَلٰی فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ
وَعَلٰی كَلِمَةِ الْاِخْلَاصِ وَعَلٰی دِیْنِ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
وَعَلٰی مِلَّةِ اَبِیْنَا اِبْرَاهِیْمَ حَنِیْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ
اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَیْنَا وَبِكَ نَحْیَا وَبِكَ نَمُوْتُ
وَاِلَیْكَ النُّشُوْرُ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ اَنْ تَبْعَثَنَا فِیْ هٰذَا الْیَوْمِ
اِلٰی كُلِّ خَیْرٍ وَّنَعُوْذُ بِكَ اَنْ نَّجْتَرِحَ فِیْهِ سُوْءًا اَوْ نَجُرَّهٗ اِلٰی
مُسْلِمٍ اَوْ یَجُرَّهٗ اَحَدٌ اِلَیْنَا نَسْاَلُكَ خَیْرَ هٰذَا الْیَوْمِ وَخَیْرَ
مَا فِیْهِ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذَا الْیَوْمِ وَشَرِّ مَا فِیْهِ لباس
پہننے کے وقت بہی خدا کے احکام کا یعنے ستر عورت کا خیال رہے
کیونکہ جو لباس لوگون کے دکہلانیکی غرض سے پہنا جاتا ہی وہ خسرانکا باعث ہی

آداب دخول بیت الخلا

بیت الخلا مین داخل ہونے کے وقت بایان پاؤن پہلے رکہے اور

واپسی کے وقت سیدھا پاؤن - برہنہ سر ننگے پاؤن بیت الخلاء مین
نجانا چاہیئے اور ساتہہ کوئی ایسی چیز نہو نی چاہیئے کہ جسپر خدا یا
اوسکے رسول کا نام لکھا ہوا ہو بیت الخلا مین جانیکے وقت یہہ دعا
پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الرِّجْسِ النَّجِسِ الْخَبِيْثِ الْمُخْبِثِ الشَّيْطَانِ
الرَّجِيْمِ اور واپس نکلنے کے وقت پڑہے غُفْرَانَكَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
الَّذِىْ اَذْهَبَ عَنِّىْ مَا يُؤْذِيْنِىْ وَاَبْقٰى فِىَّ مَا يَنْفَعُنِىْ قضاے حاجت
کے وقت کلوخ موجود رکھے قضاے حاجت کے جگہہ پانی سے
استنجا نکرے اور پیشاب کے بعد کہنکارے اور تین دفعہ عضو تناسل
کو سونت دے اور اوسکے نیچے بایان ہاتہہ پہیرے کہ جس سے
قطرات باقیماندہ خارج ہو جائین اگر جنگل مین قضاے حاجت
کی ضرورت ہو تو ایسی جگہہ اختیار کرے کہ لوگون کی آمد و رفت
نہو اور اگر ایسا ممکن نہو تو کسی چیز کی آڑ کرلے قضاے حاجت کو
بیٹھنے سے پہلے برہنہ نہو چاند اور سورج کے محاذی نہ بیٹھے قبلہ
کے جانب رو و پشت نکرے مجمع سے پرہیز کرے آب غیر جاری
مین پیشاب نکرے ثمردار درختون کے نیچے نہ بیٹھے پتہر اور سخت

زمین اور ہوا کے رخ پر پیشاب نکرے کہ چھینٹین نہ اوڑین اسیکے
متعلق یہہ حدیث وارد ہی کہ اِنَّ عَامَّةَ عَذَابُ الْقَبْرِ مِنْهُ اور
جب قضاے حاجت کے لئے بیٹھے تو بائین پیر کے جانب ذرا
جہکا رہے کہڑے ہو کر پیشاب نکرے مگر بضرورت استنجا
پہلے کلوخ سے اور پہر پانی سے افضل ہے اگر اقتصار
مقصود ہو تو صرف پانی پر کفایت کرے۔ اگر کلوخ پر
اقتصار مقصود ہو تو تین پتہر پاک ہون بول اور
نجاست کو اس ترکیب سے پاک کرے کہ نجاست
منتقل نہو قضیب کو بڑے پتہر پر تین مختلف جگہہ چھوانے سے بھی
طہارت حاصل ہوتی ہی اگر تین پتہر کافی نہو تو پانچ سات یا طاق عدد
جو کچھ ہو لے سکتے ہین کیونکہ عدد طاق مستحب ہی استنجا بائین ہاتہہ سے
کرین اور بعد طہارت کے اس دعا کو پڑہے اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِيْ مِنَ النِّفَاقِ وَحَصِّنْ
فَرْجِيْ مِنَ الْفَوَاحِشِ بعد طہارت کے ہاتہہ کو زمین یا دیوار پر رگڑ کر پانی سے دہونا چاہیے

اداب وضو

قبل از وضو مسواک کرین کہ منہہ پاک ہوتا ہی یہہ فعل پسندیدہ خدا ہی شیطان

اوس سے بہاگ جاتا ہی ایک وقت مسواک کے ساتھ نماز ادا کرنا
بلا مسواک کے ستر نماز سے افضل ہی چنانچہ ابوہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ
سے روایت ہی کہ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَشُقَّ عَلٰی
اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ فِیْ كُلِّ صَلٰوةٍ جناب رسالت مآب فرماتے ہین
کہ اگر دشوار نہوتا میری امت پر تو حکم کرتا مین کہ ہر نماز کیلئے مسواک کرین
وَعَنْهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ بِالسِّوَاكِ حَتّٰی خَشِیْتُ اَنْ یُّكْتَبَ
عَلَیَّ اور نیز ارشاد ہوتا ہی کہ مجھے خداوند عالم کا حکم خاص کر مسواک کے بارہ
مین اس تاکید کے ساتھ ہوا ہی کہ مجھکو خوف تھا کہ کہین فرض نہ ہو جائے
وضو کے وقت قبلہ کے طرف متوجہ ہو کر بلند جگہ بیٹھے تا کہ چھینٹین نہ اوڑین
ہاتھ دہونیکے قبل اس دعا کو پڑہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّیٰطِیْنِ
وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ پہر ہاتھ تین مرتبہ دہووے اور کہے
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الْیُمْنَ وَالْبَرَكَةَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشُّؤْمِ وَالْهَلَكَةِ
رفع حدث یا استباحت صلوۃ کی نیت کرے مگر نیت منہ دہونے کے
قبل کرنی چاہیئے پہر تین مرتبہ مضمضہ کرے پانی راس حلقوم تک پہنچایا جاوے
بشرطیکہ روزہ دار نہو کیونکہ روزہ کی حالت مین اسقدر مبالغہ سے افطار

کاخوف ہو اور یہہ دعا پڑہے اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی تِلَاوَۃِ کِتَابِکَ وَکَثْرَۃِ الذِّکْرِ لَکَ وَثَبِّتْنِیْ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ اور پہر تین مرتبہ ناک مین پانی لیوے اور جو کچھہ رطوبت ناک مین ہو اوسکو پاک کرے اور جب ناک مین پانی لیوے تو اس دعا کو پڑہے اَللّٰھُمَّ اَرِحْنِیْ رَائِحَۃَ الْجَنَّۃِ وَاَنْتَ عَنِّیْ رَاضٍ اور جب بینی پاک کرے تو اس دعا کو پڑہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ رَوَائِحِ النَّارِ وَسُوْءِ الدَّارِ پہر سطح منہہ کو پیشانی سے تہوڑی تک طول مین اور عرض مین ایک کان سے دوسری کان تک دہونا چاہیے تاکہ جہان کہین چہرہ پر بال ہون جیسے ابرو وغیرہ خوب تر ہوجائین۔ اور عورات کو پیشانی کی ابتدا مانگ کے قریب سے خیال کرنا چاہیے اگر ریش کم ہو تو بالون کے تہ مین پانی پہونچانا واجب ہے گنجان ہو تو انگلیون سے خلال کیا جاوے منہہ دہونے کے وقت یہہ دعا پڑہے اَللّٰھُمَّ بَیِّضْ وَجْھِیْ بِنُوْرِکَ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہُ اَوْلِیَائِکَ وَلَا تُسَوِّدْ وَجْھِیْ بِظُلُمَاتِکَ یَوْمَ تَسْوَدُّ وُجُوْہُ اَعْدَائِکَ پہر دونون ہاتہہ بعادت معروف کہنی تک دہووین بہ ترتیب یعنی پہلے دہنا اور پہر بایان اور دہنا ہاتہ دہونے کیوقت یہہ دعا پڑہے۔ اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ

وَحَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا بایان ہاتہہ دہونے کے وقت یہہ پڑہے
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ تُعْطِنِیْ كِتَابِیْ بِشِمَالِیْ یا شمالی کے جگہہ
وَرَاۤءِ ظَهْرِیْ پڑہے پہر مسح سر بالاستیعاب بطریق معلوم کرے اور اسوقت
یہہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ غَشِّنِیْ بِرَحْمَتِكَ وَاَنْزِلْ عَلَیَّ مِنْ بَرَكَاتِكَ وَاَظِلَّنِیْ
تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّكَ اَللّٰهُمَّ حَرِّمْ شَعْرِیْ وَبَشَرِیْ
عَلَی النَّارِ پہر تازہ پانی لیکر کانون کا مسح کرے باینطور کہ اندر اور باہر
سب تر ہوجاوے اور انگشت ہای شہادت سے کانون کے اندر مسح کرے
بیرونی جہت کا مسح سر انگشت سے کیا جاوے اور اسوقت یہہ پڑہے
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ وَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ اَللّٰهُمَّ
اَسْمِعْنِیْ مُنَادِیَ الْجَنَّةِ فِی الْجَنَّةِ مَعَ الْاَبْرَارِ پہر گردن کا مسح بطریق
معمول کیا جاوے اور اوسوقت یہہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ فُكَّ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ
وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ السَّلَاسِلِ وَالْاَغْلَالِ پہر دونون پانون ٹخنون تک دہووے
اور انگلیون کا خلال باینطور کرے کہ پہلے بائین ہاتہہ کے چہوٹی انگلی سے
سیدہے پانون کے انگلیون مین خلال کرے مگر ابتدا سیدہے پانون
کے چہوٹی انگلی سے کیجاوے اور پہر علی الترتیب خلال کرتے ہوے

۵۴ ایخدا مجہکو دوزخ سے بچا۔ اور پناہ مانگتا ہون مین طوق و زنجیر سے ۱۲

بائین پاؤن کے خنصر پر ختم کرے۔ انگشت خلال کو نیچے کے طرف سے
انگلیون کے بیچ مین پہونچاوے سیدہا پانون دہونے کے وقت یہہ
دعا پڑہے اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِیْ عَلَی الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِیْمِ مَعَ اَقْدَامِ عِبَادِكَ
الصَّالِحِیْنَ بایان پانون دہوتے وقت یہہ پڑہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ
اَنْ تَزِلَّ قَدَمِیْ عَلَی الصِّرَاطِ فِی النَّارِ یَوْمَ تَزِلُّ اَقْدَامُ الْمُنَافِقِیْنَ
وَالْمُشْرِكِیْنَ پانون کے دہونے مین احتیاط یہہ ہی کہ نصف ساق
تک ہو۔ بہر حال ہر ہر عضو پر تین تین مرتبہ پانی پہنچایا جاوے۔ اور
جب وضو سے فراغت ہو تو آسمان کیطرف متوجہ ہوکر یہہ دعا پڑہے
اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ سُبْحَانَكَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْھَدُ
اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ عَمِلْتُ سُوْٓءًا وَّظَلَمْتُ نَفْسِیْ۔ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ
اِلَیْكَ فَاغْفِرْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ
مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِیْنَ
وَاجْعَلْنِیْ صَبُوْرًا شَكُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ اَذْكُرُكَ ذِكْرًا كَثِیْرًا وَّاُسَبِّحُكَ
بُكْرَةً وَّاَصِیْلًا۔ وضو مین ان دعاؤن کے پڑہنے سے کل خطیات

19
مہربان ہے۔ اے خدا گناہ کو ترک کرنے والون مین مجھکو شامل کردے اور پاک لوگون مین ملادے بہتر سے پرہیزگار بندون مین میرا شمار ہوجاوے مجھکو صابر وشاکر بنا۔ اور ہمیشہ دے مجھکو کہ تیری یاد زیادہ کرون اور تسبیح کرون تیری صبح اور شام ۱۲

متعلقہ اعضا معاف ہوجاتے ہین وضو پر مہر ہوجاتی ہی۔ اور عرش کے
نیچے جگہہ دیجاتی ہی کہ ہمیشہ وہ تسبیح و تقدیس مین مصروف رہے ایسے
وضو کا ثواب قیامت تک لکھا جاتا ہی۔ حدیث شریف مین وارد ہی کہ جو شخص
وضو کیوقت ادعیہ مذکورہ پڑہے اوسکا تمام جسم پاک ہوجاتا ہے ورنہ
صرف اوسیقدر پاک ہوگا جہان پانی پہونچا ہو۔ **فرایض وضو** یہہ ہین
منہہ اور ہاتون کو کہنیون تک دہونا۔ مسح سر کرنا۔ پانون ٹخنون تک دہونا
نیت۔ ترتیب وضو مین سات چیزون سے احتراز چاہئے (۱) ہاتہون
کو نہ جہٹکائین کہ پانی دور ہوجاوے۔ (۲) منہہ دہونے اور مسح سر
کیلئے تھوڑا تھوڑا پانی لیکر نہ کہیلتے رہین۔ بلکہ ایک بار دونون ہاتھ
سے پانی لیکر منہہ بہی دہوے اور مسح بہی کرے (۳) وضو کے
وقت گفتگو نہ کرے (۴) کسی عضو کو تین مرتبہ سے زیادہ
نہ دہویا جاوے (۵) حاجت سے زاید پانی صرف نکرے۔ اکثر بوجہ
وسواس ایسا کیا جاتا ہی مگر اوس سے احتراز لازم ہی کہ اہل وسواس کا
شیطان مضحکہ کرتا ہی۔ اور اس مضحکہ کنندہ شیطان کا نام ولہان ہی

✝ ابلیس کے نو لڑکے ہین ہر ایک کا نام اور عمل حسب ذیل ہی (صفحہ ۲۱ دیکہو)

(۶) جو پانی کہ تابش آفتاب سے گرم ہو اوس سے وضو نہ کرے (۷) کافر کے ظرف سے بھی وضو نکرے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۰) ۱ خنزب وسوسہ انداز نماز

۲ ولھان مخل طہارۃ

۳ زلبنور زاء مفتوحہ اور لام مشددہ سے۔ بیع و شرا مین برائی پیدا کرنے والا جیسے باعین کا جھوٹی قسم کہانا کیل و میزان کا تفرقہ وغیرہ ان سب ابواب کا یہی محرک ہے۔

۴ اعور ترغیب دہندۂ زنا۔

۵ وسنان بواو مفتوحہ و سین مہملہ ساکنہ۔ نیند کا غلبہ اور نماز مین سستی اوسکی ترغیب سے ہے۔

۶ شرنفوفیہ دہشتہ مصیبتون اور لڑائیون مین مبتلا کرنے والا شیطان۔

۷ داسم بدال و سین مہملتین۔ زن و شوہر مین جھگڑا ڈالنے والا۔

۸ مطو میم مفتوحہ اور طاء مہملہ سے۔ محرک کذب۔

۹ ابیض یہہ انبیا اور اولیا کے خدمت مین رہتا ہے۔ انبیا اس سے محفوظ ہین اولیا اس سے بچنے کی ہمیشہ کوشش کرتے رہتے ہین۔ اگر اللہ نے بچایا تو خیر و گرنہ وہ بھی آفت مین مبتلا ہو جاتے ہین۔

آداب غسل

اگر احتلام وجماع سے آدمی مجنب ہو تو غسل کرے آداب غسل یہہ ہین۔ پہلے دونون ہاتہہ کو تین بار دہو ڈالے۔ نجاست بدن سے دور کرے اور وضو کرے مگر پانون نہانے کے بعد دہوے۔ اسوجہہ سے کہ (پانون دہوکر پہر اوسکا زمین پر رکہنا) پانی کا ضایع کرنا ہی۔ جب وضو سے فراغت ہو سر پر تین بار پانی ڈالے اور رفع حدث جنابت کی نیت۔ کیا ہوا ہو پہر سیدہے مونڈہے پر تین بار۔ اور بائین مونڈہے پر بہی تین بار۔ اور بدن آگے اور پیچہے سے تین تین بار ملے۔ اور سر اور داڑہی کے بالون مین خلال کرے اور بدن کے سلوٹون مین اور بالون کی جڑون مین عام اس سے کہ وہ گہنے ہون یا تہوڑے پانی پہونچاوے۔ وضو کے بعد اپنے ذکر کو چہینے سے احتراز کرے کیونکہ اس سے وضو کا اعادہ لازم ہوتا ہی۔ فرایض غسل یہہ ہین ۱ نیت۔ ۲ ازالۂ نجاست۔ ۳ کامل جسم کا تر کرنا۔

آداب تیمم

اگر پانی ڈہونڈنے سے بہی میسر نہ آوے یا بیماری یا درندہ جانور یا حبس کا ڈر ہو یا پانی اسقدر ہو کہ صرف تشنگی کے لئے کافی ہو (تشنگی خود کو یا کسی رفیق کو ہو)

یا پانی بہ قیمت معمولی نہ ملے یا ایسا زخم ہو کہ پانی کے استعمال سے فساد عضو
کا خوف ہو۔ تو ان سب صورتون مین اوسوقت تیمم جایز ہے۔ جسوقت کہ فرض
نماز کا وقت آئے۔ تیمم کیلئے چاہیے کہ ایسی زمین دیکھے جسپر پاک اور خالص
و نرم مٹی ہو اور اوسپر اپنے دونو ہاتھون کے انگلیان جوڑکر ہتھ مارے
اور فرض نماز مباح ہونے کی نیت کرلے۔ اور اونکو اپنے تمام چہرہ پر
پھیر اوے۔ غبار کو بالون کے نیچے پہونچانے مین خواہ وہ تھوڑے
ہون یا بہت دقت نہ اوٹھاے۔ پھر انگلی مین اگر انگوٹھی ہو تو نکالدے
اور انگلیان کھلی رکھکر دوسری ضرب مارے اور ہاتھونکا مسح کہنی تک
کرے اگر ایک ضرب کافی نہو تو دوسری ضرب مارے تاکہ کامل مسح ہوجاوے
پھر ایک ہتیلی کو دوسری ہتیلی سے ملے اور انگلیون کے درمیان خلال کرے
ایک تیمم سے ایکوقت کی فرض نماز اور نوافل جتنے چاہین پڑھ سکتے ہین
دوسری فرض نماز کے لئے جدید تیمم چاہئے۔

آداب روانگی مسجد

جب طہارت سے فارغ ہوچکے اگر صبح ہوگئی ہو تو صبح کے دو رکعت نماز
سُنت مکان مین پڑھ لے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے

پہر مسجد کو جاوے جماعت کو ترک نکرے خصوصاً نماز صبح مین کیونکہ تنہا نماز سے جماعت کی نماز ستائیس درجہ افضل ہی مسجد کو جاسے تو جلد جلد نہ چلے وقار اور آہستگی کے ساتہہ جاسے اور راستہ مین یہہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِحَقِّ السَّائِلِيْنَ عَلَيْكَ وَبِحَقِّ الرَّاغِبِيْنَ اِلَيْكَ وَبِحَقِّ مَمْشَايَ هٰذَا اِلَيْكَ فَاِنِّیْ لَمْ اَخْرُجْ اَشَرًا وَّلَا بَطَرًا وَّلَا رِيَاءً وَّلَا سُمْعَةً بَلْ خَرَجْتُ اتِّقَاءَ سَخَطِكَ وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ فَاَسْأَلُكَ اَنْ تُنْقِذَنِیْ مِنَ النَّارِ وَاَنْ تَغْفِرَ لِیْ ذُنُوْبِیْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔

آداب دخول مسجد

مسجد مین داخل ہونے کے وقت سیدہا پانون پڑہاوسے اور یہہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔ مسجد مین بیع و شرا منع ہی اور گم شدہ چیز کی تلاش بہی۔ اگر کوئی ان باتون مین مشغول ہو تو کہے خدا نہ تمہارے معاملہ مین برکت دیوے اور نہ تمہاری گم شدہ چیز تمہین ملے حدیث مین یون ہی وارد ہی۔ کیونکہ مسجد عبادت کیلئے

ہو نہ ایسے ابواب سے کے لئے مسجد مین داخل ہونے کے بعد بغیر دو رکعت
مستحب پڑہنے کے نہ بیٹھے اگر طہارت نہو یا تحیۃ مسجد کے پڑھنے کا
ارادہ نہو تو تین مرتبہ دعاء باقیات الصالحات یعنے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ
لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ (اور بعض اسکے بعد وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ بھی زیادہ کرتے ہین) پڑہے اور بعض کہتے ہین
کہ چار بار اور بعضون کا قول ہو کہ بے وضو تین بار پڑہے اور وضو
ہو تو صرف ایکبار اور اگر سنت دو رکعتین گھر پر نہ پڑہی ہون تو اونہین
دو رکعتون کا پڑھ لینا تحیۃ المسجد کے لئے بھی کافی ہے جب یہہ دو رکعت
پڑھ لے تو پہر اعتکاف کی نیت کرے اور یہہ دعا جو جناب رسالتمآب صلعم
پڑہا کرتے تھے پڑہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِكَ
تَهْدِيْ بِهَا قَلْبِيْ وَتَجْمَعُ بِهَا شَمْلِيْ وَتَلُمُّ بِهَا شَعْثِيْ وَتَرُدُّ بِهَا
اُلْفَتِيْ وَتُصْلِحُ بِهَا دِيْنِيْ وَتَحْفَظُ بِهَا غَائِبِيْ وَتَرْفَعُ بِهَا شَاهِدِيْ
وَتُزَكِّيْ بِهَا عَمَلِيْ وَتُبَيِّضُ بِهَا وَجْهِيْ وَتُلْهِمُنِيْ بِهَا رُشْدِيْ
وَتَقْضِيْ لِيْ بِهَا حَاجَتِيْ وَتَعْصِمُنِيْ بِهَا مِنْ كُلِّ سُوْءٍ ۔ اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْ اَسْأَلُكَ اِيْمَانًا خَالِصًا دَائِمًا يُبَاشِرُ قَلْبِيْ وَيَقِيْنًا صَادِقًا

حَتّٰى اَعْلَمَ اَنَّهٗ لَنْ يُّصِيْبَنِىْ اِلَّا مَا كَتَبْتَهٗ عَلَىَّ وَرَضِّنِىْ
بِمَا قَسَمْتَهٗ لِىْ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْأَلُكَ اِيْمَانًا صَادِقًا وَّيَقِيْنًا
لَيْسَ بَعْدَهٗ كُفْرٌ وَّاَسْأَلُكَ رَحْمَةً اَنَالُ بِهَا شَرَفَ كَرَامَتِكَ
فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْأَلُكَ الْفَوْزَ
عِنْدَ اللِّقَاءِ وَالصَّبْرَ عِنْدَ الْقَضَاءِ وَمَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ
وَعَيْشَ السُّعَدَاءِ وَالنَّصْرَ عَلَى الْاَعْدَاءِ وَمُرَافَقَةَ
الْاَنْبِيَاءِ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اُنْزِلُ بِكَ حَاجَتِىْ وَاِنْ ضَعُفَ
رَأْيِىْ وَقَصُرَ عَمَلِىْ وَافْتَقَرْتُ اِلٰى رَحْمَتِكَ فَاَسْأَلُكَ
يَا قَاضِىَ الْاُمُوْرِ وَيَا شَافِىَ الصُّدُوْرِ كَمَا تُجِيْرُ بَيْنَ
الْبُحُوْرِ اَنْ تُجِيْرَنِىْ مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ
الْقُبُوْرِ وَمِنْ دَعْوَةِ الثُّبُوْرِ۔ اَللّٰهُمَّ مَا قَصُرَ عَنْهُ
رَأْيِىْ وَضَعُفَ عَنْهُ عَمَلِىْ وَلَمْ تَبْلُغْهُ نِيَّتِىْ وَاُمْنِيَّتِىْ
مِنْ خَيْرٍ وَّعَدْتَّهٗ اَحَدًا مِّنْ عِبَادِكَ اَوْ خَيْرٍ اَنْتَ
مُعْطِيْهِ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ فَاِنِّىْ اَرْغَبُ اِلَيْكَ فِيْهِ
وَاَسْأَلُكَهٗ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا هَادِيْنَ

مُهْتَدِيْنَ غَيْرَ ضَالِّيْنَ وَلَا مُضِلِّيْنَ حَرْبًا لِاَعْدَائِكَ

سِلْمًا لِاَوْلِيَائِكَ نُحِبُّ بِحُبِّكَ النَّاسَ وَنُعَادِيْ

بِعَدَاوَتِكَ مَنْ خَالَفَكَ مِنْ خَلْقِكَ اَللّٰهُمَّ هٰذَا الدُّعَاءُ

وَعَلَيْكَ الْاِجَابَةُ وَهٰذَا الْجُهْدُ وَعَلَيْكَ التُّكْلَانُ

وَاِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ

اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ ذَا الْحَبْلِ الشَّدِيْدِ

وَالْاَمْرِ الرَّشِيْدِ اَسْأَلُكَ الْاَمْنَ يَوْمَ الْوَعِيْدِ

وَالْجَنَّةَ يَوْمَ الْخُلُوْدِ مَعَ الْمُقَرَّبِيْنَ الشُّهُوْدِ الرُّكَّعِ

السُّجُوْدِ الْمُوْفِيْنَ لَكَ بِالْعُهُوْدِ اِنَّكَ رَحِيْمٌ

وَدُوْدٌ اَنْتَ تَفْعَلُ مَا تُرِيْدُ سُبْحَانَ مَنْ تَعَطَّفَ

بِالْعِزِّ وَقَالَ بِهٖ سُبْحَانَ مَنْ لَبِسَ الْمَجْدَ وَتَكَرَّمَ

بِهٖ سُبْحَانَ مَنْ لَا يَنْبَغِي التَّسْبِيْحُ اِلَّا لَهٗ سُبْحَانَ ذِي الْفَضْلِ

وَالنِّعَمِ سُبْحَانَ ذِي الْقُدْرَةِ وَالْكَرَمِ سُبْحَانَ الَّذِيْ

اَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ بِعِلْمِهٖ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِيْ نُوْرًا فِيْ قَلْبِيْ وَنُوْرًا

فِيْ قَبْرِيْ وَنُوْرًا فِيْ سَمْعِيْ وَنُوْرًا فِيْ بَصَرِيْ وَنُوْرًا فِيْ شَعْرِيْ

وَنُوْرًا فِی بَشَرِی وَنُوْرًا فِی لَحْمِی وَنُوْرًا فِی دَمِی وَنُوْرًا فِی عِظَامِی
وَنُوْرًا مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ وَنُوْرًا مِنْ خَلْفِی وَنُوْرًا عَنْ شِمَالِی وَنُوْرًا
مِنْ فَوْقِی وَنُوْرًا مِنْ تَحْتِی اَللّٰهُمَّ زِدْنِی نُوْرًا وَاَعْطِنِی نُوْرًا
وَاجْعَلْ لِی نُوْرًا بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اس کے بعد فرض
نماز کے پڑھنے تک ذکر اور تسبیح اور قرات مین مشغول رہے اس اثنا
مین جب موذن اذان شروع کرے تو اوسکا جواب دے یعنے
اگر وہ اللہ اکبر کہے تو آپ بھی اللہ اکبر کہے اسی طرح ہر ایک کلمہ
مگر حیعلتین مین یعنے جب وہ کہے حیّ علی الصلوٰۃ وحی علی الفلاح تو
لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ کہے اور بجواب الصلوٰۃ
خیر من النوم کے کہے صَدَقْتَ وَبَرِرْتَ وَاَنَا عَلٰی ذٰلِکَ مِنَ
الشَّاهِدِیْنَ کہے قامت مین بھی اسیطرح کہنا چاہئے مگر قد قامت
الصلوٰۃ کے جواب مین اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ
وَالْاَرْضُ کہے اور جب جوابات موذن سے فراغت ہو تو یہ دعا
پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِنْدَ حُضُوْرِ صَلَوٰاتِکَ وَاَصْوَاتِ
دُعَائِکَ وَاِدْبَارِ لَیْلِکَ وَاِقْبَالِ نَهَارِکَ اَنْ تُؤْتِیَ مُحَمَّدًا

نِ الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيعَةَ وَابْعَثْهُ الْمَقَامَ
الْمَحْمُودَ الَّذِي وَعَدْتَّهُ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ يَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِيْنَ ۔ اگر حالت نماز مین اذان کی آواز آوے تو پہلے نماز
تمام کرے اور پھر ادا سے جواب کے طرف مشغول ہو۔ اگر نماز با جماعت
ہو تو بمجرد تکبیر تحریمہ امام کے مشغول باقتدا ہو اور بعد اتمام نماز کے یہہ دعا
پڑہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَسَلِّمْ اَللّٰهُمَّ
اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَيْكَ يَعُوْدُ السَّلَامُ فَحَيِّنَا
رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ
وَالْاِكْرَامِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَلِيِّ الْاَعْلَى الْوَهَّابِ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ
يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَهْلُ النِّعْمَةِ وَالْفَضْلِ وَالثَّنَاءِ
الْحَسَنِ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ
وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ ۔ بعد اسکے دعای جامع الکلم یعنے
وہ دعا پڑہے جو جناب رسالت مآب صلعم نے حضرت عایشہ صدیقہ

رضی اللہ تعالی عنہا کو تعلیم فرمائی تھی جو یہ ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ
مِنَ الْخَیْرِ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَآجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ
وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَآجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ
اَعْلَمْ وَاَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا يُقَرِّبُ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ وَعَمَلٍ وَنِيَّةٍ
وَاعْتِقَادٍ وَاَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ
مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَكَ
مِنْهُ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ وَمَا
قَضَيْتَ عَلَيَّ مِنْ اَمْرٍ فَاجْعَلْ عَاقِبَتَهٗ رُشْدًا ۔ اس کے بعد وہ ٣٠
دعا پڑھے جس کے پڑھنے کی وصیت جناب رسالت مآب صلعم نے
حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو کی تھی یعنے۔ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا ذَا الْجَلَالِ
وَالْاِكْرَامِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ وَمِنْ عَذَابِكَ
اَسْتَجِیْرُ لَا تَكِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ وَلَا اِلٰی اَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ طَرْفَةَ
عَیْنٍ وَاَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ كُلَّهٗ بِمَا اَصْلَحْتَ بِهِ الصّٰلِحِیْنَ پھر دعا
سیدنا نبینا علیہ الصلوۃ والسلام پڑھے یعنے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَصْبَحْتُ
لَا اَسْتَطِیْعُ دَفْعَ مَا اَكْرَهُ وَلَا اَمْلِكُ نَفْعَ مَا اَرْجُوْ وَاَصْبَحَ

الامر بیدك لا بید غیرك واصبحت مرتهنا بعملی فلا فقیر
افقر منی الیك ولا غنی اغنی منك عنی اللهم لا تشمت
بی عدوی ولا تسوء بی صدیقی ولا تجعل مصیبتی فی دینی و
لا تجعل الدنیا اکبر همی ولا مبلغ علمی ولا تسلط
علی بذنبی من لا یرحمنی ۔ اس کے بعد دعوات مشہورہ سے
جو میسر ہو پڑہے بہرحال نماز صبح پڑہنے کے بعد طلوع آفتاب تک
اوقات چار کامون کے لئے منقسم ہون اس ترتیب سے۔
(١) وظیفہ دعوات۔ (٢) وظیفہ اذکار و تسبیحات۔ (٣) وظیفہ قرات قرآن
(٤) وظیفہ تفکر۔ وظیفہ تفکر مین جن باتون کا خیال ضرور ہے وہ
یہ ہین۔ (١) ذنوب۔ (٢) خطیات۔ (٣) قصور عبادت۔ (٤) خوف عذاب
(٥) تضییع اوقات۔ تدارک مافات۔ تاکہ کوئی برائی سرزد نہو۔ طاعات
ممکنہ کے ادا کرنے کا خیال رہے۔ اور اوس مین بھی افضلیت
کا لحاظ ہو۔ اور نیز قرب اجل اور امیدون کو کاٹنے والی موت
کو نہ بھولے۔ یہہ بھی پیش نظر رہے کہ قریب تر سب اختیارات
سلب ہوجائینگے۔ طول امید سے سوائے حسرت و ندامت کے

کچھ حاصل نہوگا۔ اذکار وتسبیحات مین ادعیہ مابعد کا ورد چاہیئے

(۱) لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

(۲) لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ۔

(۳) لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ۔

(۴) سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔

(۵) سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوْحِ۔

(۶) سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔

(۷) اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَسْاَلُهُ التَّوْبَةَ وَالْمَغْفِرَةَ۔

(۸) اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا رَادَّ لِمَا قَضَيْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ ہرایک دعا کو سو مرتبہ یا ستر یا اقل مرتبہ دس بار پڑہے قبل طلوع آفتاب کے سکوت اولی ہے۔ حدیث شریف مین ہے کہ ان اذکار کا ورد آٹھ بردے (اولاد اسمعیل علیہ السلام سے) آزاد کرنے سے افضل ہے۔

ذکر اون آداب کا جو طلوع آفتاب سے زوال تک لازمی ہین

بعد طلوع کے جبکہ آفتاب بقدر یک نیزہ کے بلند ہو تو دو رکعت نماز پڑہین۔ مگر احتیاط یہ ہے کہ کراہت کا وقت زایل ہو جاوے۔ کیونکہ فرض نماز صبح کے متصل کسی اور قسم کی نماز پڑہنا مکروہ ہی۔ جب آفتاب بلند ہو اور چوتہائی دن نکل آوے تو نماز ضحی پڑہے۔ چار یا چھ۔ یا آٹھ رکعت مگر دوگانہ دوگانہ اداکرے۔ بہرکیف چونکہ نماز عمل نیک ہی اسمین کمی وزیادتی اپنی اپنی ہمت اور مرضی پر موقوف ہی۔ طلوع آفتاب سے زوال تک سواے نماز مذکورہ کے اور کوی نماز نہین ہے ان سب عبادتون کے بعد جو وقت بچ رہے اوسکی تقسیم حسب تفصیل ذیل چاہیے

طرح ہونی چاہیئے۔

یا تو وہ وقت طلب علم دین مین صرف ہو کہ بیکار وقت کا ضایع کرنا محض فضول ہے۔ علم دین وہی ہے کہ جس سے خدا کا خوف زیادہ ہو۔ اور عیوب ذاتی پر اطلاع ہو۔ خداوند عالم کی عبادت کی خواہش پیدا ہو۔ دنیا کی رغبت گھٹے آخرت کا لگاؤ بڑھے۔ کردار بد سے ڈرتا رہے۔ مکر و کید شیطان سے خایف ہو کیونکہ اسکا مکر اون علما کو خدا کے غضب مین مبتلا کر دیا ہے کہ جنکا ظاہر و باطن یکسان نہین ہے۔ اور جو محض گندم نما اور جو فروش ہین یعنے وہ جو دنیا کے مقابلہ مین دین کی کچھ بھی حقیقت نہین سمجھتے بلکہ علم کو ایک عمدہ ذریعہ حصول اموال سلاطین اور اوقاف یتامیٰ و مساکین کا خیال کرتے ہین اور اپنے تمام اوقات عزیز کو طلب جاہ و مباہات دنیوی یا فضول مجادلہ اور مناقشہ مین صرف کر دیتے ہین جو وقت کہ تعلیم سے بچ رہے وہ کتب فقہ کے مطالعہ مین صرف کرنے چاہئیے کیونکہ اس سے عبادات اور خصومات خلق کے جانچ کا ایک عمدہ ذریعہ حاصل ہو سکتا ہے۔ اور ایسے عجیب و غریب مسائل معلوم ہوتے ہین کہ جو انسانی معاشرت کے لئے بہت ہی کار آمد ہین یہی علم حق و باطل کے

امتیاز کا معیار ہے اور انصاف کا ترازو مگر اس علم کا حصول بھی بعد فراغ اون علوم کے ہی جو منجملہ فرض کفایہ ہین جیسے علم طب وغیرہ۔

فائدہ اوراد و اذکار مذکورۂ بالا کے توغل مین اگر کسیقدر طبیعت پر بوجہ معلوم ہو اور رغبت کم پای جاسے توسمجہہ لو کہ شیطان کا دخل دل مین ہوگیا۔ اور ہلاکت کا وقت آگیا پس اوس سے ضرور بچو کیونکہ شیطان جب ایسی غفلت مین انسان کو مبتلا دیکہتا ہے تو پہر خو وہی اوسکے حال پر ہنسا کرتا ہے۔ برخلاف اسکے اگر تحصیل علوم نافعہ مین دلچسپی ہو کسل و کہالت عاید حال نہو نیّت بھی محض خیر ہو یعنے یہ کہ اعمال و اقوال سے احیاے احکام دین کی کوشش کیجائیگی تو یہہ ہر قسم کے نوافل عبادات سے افضل ہے اگر نیت مین فتور ہو۔ اور تحصیل علم حصول غرور کا ذریعہ ہوجاوے جیساکہ اکثر جہال مین یہہ صفت پائی جاتی ہے تو ایسا علم باعث مزلت اقدام ہے۔

۲ اگر تحصیل علم نافع کی قدرت نہو اور ذکر و تسبیح و قرأت قرآن اور نماز مین مشغول ہو تو یہ درجہ بھی عابدین کا اور سیرت صالحین کی ہی کہ اس سے بھی نجات پاسکتا ہے۔

۳ اگر اس سے بھی فرصت ہو تو اون ابواب کے طرف متوجہ
ہونی چاہئے کہ جس سے عامہ مومنین کو فائدہ اور مسرت پہونچے
اور اعمال صالحین مین تائید ہو۔ جیسے فقہا اور صوفیاے کرام کے
خدمت۔ بیمار پرسی۔ تیمارداری۔ مسکینون کا کھلانا۔ مشایعت جنازہ
کہ ایسے کام اداے نوافل سے افضل ہین۔
۴ اگر اشتغال امور متذکرہ بالا کی توفیق نہو تو اپنے اہل و عیال
کے نفقہ کے حصول کی ہی کوشش کرے کہ وہ بھی عبادت ہے
اور تا بہ امکان مسلمانون کو کسی قسم کی تکلیف نہ دی جاے کہ یہ اصحاب
یمین کا درجہ ہے اور اقل مدارج دین سے ہی۔ اب اون ابواب کا
ذکر ذیل مین کیا جاتا ہے کہ جس سے احتراز واجب ہی کہ وہ شیطان
کے مرغوب الیہ ہین العیاذ باللہ۔ ایسے افعال کا ارتکاب کہ جس سے
دین کی بربادی ہو۔ مخلوق کو ایذا پہونچانا کہ یہ ہالکین کی صفت ہے
اور بدترین اعمال سے ہی۔ بہرکیف بلحاظ مدارج امور دینی کے
انسان کی حالت تین قسم پر ہے۔
۱ سالم وہ جو صرف اداے فرائض اور ترک معاصی پر اکتفا کرے

۲ رابح - کہ جو اداے نوافل پر بھی قادر ہو۔

۳ خاسر - وہ جو اداے امور متذکرہ بالا سے مقصر ہو۔

پس انسان کو چاہئے کہ حتی الامکان رابح ہونیکی کوشش کرے۔ بالفرض اگر اوس درجہ پر نہ پہونچے تو سالم تو ہو۔ لیکن معاذ اللہ خاسر نہو جائے۔

اور نیز بمقابلہ سایر عباد کے انسان کی حالت تین قسم پر ہی۔

۱ بندگانِ خدا کے حصول اغراض مین بدل ساعی ہو۔ اور اون کے اسباب مسرت کے مہیا کر دینے مین کوتاہی نکرے۔ یہہ درجہ ملایکہ کرام البررہ کا ہی۔

۲ اقل درجہ اسقدر تو ہو کہ ؎ مرا زخیر تو امید نیست شر مرسان

یہہ درجہ بہایم وجمادات کا ہی۔

۳ عقارب وسباع کا درجہ ہی یعنے ؎ نیش عقرب نہ در پی کین ست۔ مقتضای طبیعتش اینست۔ بہرحال اگر درجہ ملایکہ تک عروج نکرسے تو درجہ بہایم وجمادات سے بہی نگذر جاسے۔ اس بیان سے یہہ ثابت ہوچکا کہ وقت یا تو امور معاشیہ کے حاصل کرنے مین صرف کیا جاسے یا معاد کے اگر امور معاش مین توغل ہو تو نیت تائید امور

معاد کی بھی ضرور ہی۔ اگر لوگون سے کے میل جول کے ساتھہ امور دین کے
کی حفاظت معرض خطر مین ہو تو عزلت بہتر ہے۔ عزلت مین بھی اگر
وسواس پیچھا نچھوڑے اور ورد و وظایف سے بھی اوس کے دفع
کرنے پر قادر نہو سکے تو ایسے عزلت و بیداری سے نوم اولی ہی۔

آداب نماز

نماز ظہر کے لئے زوال سے پہلے آمادہ رہنا چاہئے نماز تہجد وغیرہ
کے لئے جگنے کی عادت ہو تو قیلولہ مناسب ہی بشرطیکہ زوال سے
پہلے فارغ ہو جاوے۔ قیلولہ مثل سحر کے ہی یعنے جیساکہ سحر کرنے سے
روزہ مین مدد ملتی ہی ایسا ہی قیلولہ سے عبادت شب مین تائید ہوتی ہے
بغیر عبادت شب کے قیلولہ کرنا گویا سحر کرکے روزہ نرکھنا ہے بہرحال
اگر قیلولہ کیا گیا ہو تو زوال کے قبل اوٹھ کر وضو کرے اور مسجد مین
داخل ہو کر نماز تحیتہ پڑہے اور بعد اذان کے چار رکعت نماز ادا
کرے۔ جناب رسالتمآب صلعم اس نماز کو طول قرأت کے ساتھ
ادا فرماتے تھے۔ اور یہہ ارشاد ہوا کرتا تہا کہ اسوقت آسمان کے
دروازہ کھلے رہتے ہین۔ مین دوست رکھتا ہون کہ اسوقت اعمال نیک

کا صعود ہو۔ یہہ چار رکعت سنت موکدہ ہین حدیث شریف مین وارد ہی کہ
جس نے یہہ چار رکعت پڑہا اور رکوع وسجود کو اچھی طرح سے ادا کیا تو
ستر ہزار فرشتے اسکے نماز مین شریک ہوتے ہین اور شام تک دعاء
مغفرت کرتے رہتے ہین پہر امام کے ساتہہ چار رکعت فرض پڑہے
اور بعد فرض کے دو رکعت سنت موکدہ۔ بعد فراغت نماز کے عصر
تک ادای امور مفصلہ ذیل مین مشغول رہے۔ ۱ تعلیم وتعلم ۲ اعانت
مسلمانان ۳ قرأت قرآن ۴ تحصیل معاش بہ نیت تائید دین۔ پہر قبل از
عصر چار رکعت سنت پڑہے۔ (اس کے موکد وغیر موکد ہونے مین
اختلاف ہے) مگر اس سنت کے بہت بڑے فضائل ہین۔ حدیث
شریف مین وارد ہی کہ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَحِمَ
اللّٰہُ اِمْرَأً صَلّٰی اَرْبَعًا قَبْلَ الْعَصْرِ فرمایا سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ
والتحیات نے کہ رحم کرے اللہ اوس شخص پر کہ جس نے عصر کے قبل
چار رکعت نماز پڑہا پس ضرور ہی کہ اس دعا مین شریک ہونے کی
کوشش کیجاسے۔ عصر کے بعد مغرب تک اپنے اوقات کی حفاظت اور
ترتیب سے کرے جیسا کہ ذکر ہوچکا ہے اذکار کا وقت ضایع نہو

یہی قاعدہ حفظ اوقات شبانہ روز کا ہی مگر عمدہ ترتیب حفظ اوقات
کی یہہ ہی کہ ہر وقت کے لئے ایک خاص شغل مقرر ہو کہ اوس سے
تجاوز نہونے پائے۔ اگر اس قسم کا التزام رہے تو وقت کی برکت
معلوم ہو سکتی ہے اگر حفظ اوقات کا خیال نہو اور مہمل اوقات مثل جانورون
کے (کہ جنکو اپنے وقت کی قدر و قیمت ہی نہین ہوتی) صرف ہون
تو بڑی حسرت و ندامت کی بات ہی کیونکہ عمر راس المال ہے اس کا
ہر لحظ حفاظت کے لایق ہی بجز تحفظ اوقات کے نعیم دار الابد کے
حصول کا کوئی عمدہ ذریعہ نہین ہے۔ ہر لحظہ ایک جوہر بے بہا ہی
کہ جسکا بدل نہین۔ اگر رائگان کھو دیا جاسے تو پھر اوسکا ملنا دشوار ہے
پس مثل احمقون کے طلب جاہ و مال دنیوی مین اپنی اوقات کو ضایع
کرنا حمق مین داخل ہی۔ سب سے بہتر ذریعہ حفظ اوقات کا یہہ ہے
کہ از دیاد علم و عمل صالح مین صرف ہو۔ یہہ دونون ایسے رفیق ہین
کہ کبھی انسان کا ساتھہ نہین چھوڑتے بخلاف اہل و عیال اور احباب و
مال کے کہ جن سے بہ مجرد قبض روح کے مفارقت ہوجاتی ہے مگر
علم و عمل کا ساتھہ نہین چھوٹتا۔ الحاصل جب آفتاب مایل بہ زردی ہو تو

نماز مغرب کا تہیہ شروع کیا جاسے۔ مسجد مین داخل ہو کر تسبیح وتحلیل
مین مشغول رہے کیونکہ یہہ وقت بھی مثل وقت صبح کے فضیلت
رکھتا ہے۔ بفحوای آیہ کریمہ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَ
قَبْلَ غُرُوْبِهَا اور قبل غروب آفتاب کے سورۂ والشمس اور واللیل
اور معوذتین پڑہا کرے۔ بہرحال غروب آفتاب تک استغفار مین
مشغول رہے۔ جب اذان کہی جاوے تو جواب اذان کے
بعد یہہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِنْدَ اِقْبَالِ لَیْلِكَ وَاِدْبَارِ
نَهَارِكَ وَحُضُوْرِ صَلَوَاتِكَ بِحَوَاصُوَاتِ دُعَائِكَ اَنْ تُؤْتِیَ
مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَةَ وَالْفَضِیْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِیْعَةَ وَابْعَثْهُ
الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ
پہر نماز فرض پڑہے اور بعد فرض کے دو رکعت سنت موکدہ اسکے
بعد چار رکعت سنت اوّابین طول قیام کے ساتھ پڑہے۔ اگر ممکن
ہو تو نماز عشا تک اعتکاف کی نیت کیجاوے۔ قرآن و نماز پڑہتے
ہوسے عشا تک وقت صرف کرنا بیحد فضایل کا باعث ہی (صلوۃ
اوابین کو ناشیۃ اللیل بھی کہتے ہین کہ جسکی فضیلت کلام باری

عزاسمہ مین وارد ہی اِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْاً وَأَقْوَمُ قِيلًا
سرورکائنات علیہ افضل التحیات سے صحابہ رضوان اللہ تعالی علیہم نے
پوچھا کہ یارسول اللہ آیہ کریمہ تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ کے معنی
ارشاد فرمائے تو آپ نے کہا کہ یہہ وہی نماز ہے جو مابین عشا
اور مغرب کے پڑہی جاتی ہے کہ جس سے تمام دن کے لغویات
محو ہو جاتے ہین اور وقت ما بعد کی حفاظت ہوتی ہے) جب عشا
کا وقت ہو تو قبل فرض کے چار رکعت نماز پڑہے اذان واقامت
کے درمیان وقت کی حفاظت ہو حدیث شریف مین وارد ہی
کہ اذان اور اقامت کے درمیان جو دعا کیجاے رد نہین ہوتی
پہر نماز فرض پڑہے اور بعد فرض کے دو رکعت سنت موکدہ
ان دو رکعت مین سورہ الم سجدہ۔ تبارک الملک۔ یاسین شریف
یا سورہ دخان پڑھے کہ آنحضرت صلعم سے اسطرح پر مروی ہے
پہر چار رکعت مستحب پڑہے۔ کہ حدیث شریف مین اسکی بہت بڑی
فضیلت مذکور ہے۔ پہر نماز وتر کے تین رکعت پڑھے۔ خواہ ایک
سلام سے یا دو سلام سے اکثر جناب رسالت مآب صلعم اس نماز

مین سورۂ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى۔ قل یاایہا الکافرون۔ اخلاص
معوذتین۔ پڑہا کرتے تھے۔ اگر قیام لیل کا عزم ہو تو وتر کو سب کے
آخر پڑہے اسکے بعد سواے مذاکرہ علم ومطالعہ کتب کے دوسرے
لہو ولعب مین مشغول نہ ہو۔ کیونکہ حدیث شریف مین وارد ہے
کہ انما الاعمال بالخواتم یعنے اعمال مین امور عواقب کا اعتبار ہے
اسمین کسی برائی کا شریک ہوجانا اچھا نہین ہے۔

آداب نوم

سونے کے لئے بچھونا ایسی ترکیب سے بچھایا جاے کہ جسپر رو
بقبلہ سونا ممکن ہو۔ دہنی بازو ایسا سوے جیسا کہ میت کو لحد مین
لٹایا کرتے ہین۔ اور یہہ بات پیش نظر رہے کہ نوم مثل موت کے
ہے اور بیداری مانند بعث کے ممکن ہے کہ حالت نوم مین روح قبض
ہوجاے لہذا مشتاق لقاے جمال کبریا عزاسمہ کو چاہئے کہ باوضو
آرام کرے جو کچھہ وصیت ہو لکھہ کر سرہانے رکھے۔ گناہون سے
توبہ کرے اور یہہ عزم بالجزم ہو کہ پھر گناہ کا ارتکاب نہوگا۔ تمام مسلمانون
کے ساتھہ نیکی کا خیال رکھے اور یہہ سمجھے کہ قریب تر لحد مین ایسا ہی

تنہا سونا ہی کہ جہان سواے اعمال کے کوی ساتھ نہوگا اور ثواب بغیر
سعی و کوشش کے نہ ملیگا اور بہ تکلیف نیند کو اپنے پر طاری کرلینا نہ چاہیئے
کیونکہ نیند کیا ہے حیات کو معطل کرنا ہے الا اوس صورت مین کہ جاگنے
سے صحت مین خلل آتا ہو کہ اس حالت مین سونا سلامتی دین کا ذریعہ
ہے راتدن کے چوبیس گھنٹے ہوتے ہین امنین سے راتدن اٹھہ
گھنٹون سے زیادہ نہ سونا چاہیئے یہہ بھی کچھہ کم نہین ہے کیونکہ کوی
شخص ساٹھہ برس زندہ رہا تو اسمین سے بیس برس سونے مین
گئے جو اسکی عمر کا تیسرا حصہ ہے سونے کے وقت سرہانے مسواک
اور وضو کیلیئے پانی ہہیا رہے ۔ قیام لیل کا عزم بھی ہو یا قبل صبح
کے اوٹھے آدہی رات کو دو رکعت نماز کا پڑہنا ایک لیسے خزانہ
خیر کا جمع کرنا ہے جو کمال احتیاج کیوقت (یعنے قبر مین) کام دیگا
کہ جہان دنیا کا سب مال بیکار ہو جاتا ہے ۔ سونے کیوقت یہہ
دعا پڑہے بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِاسْمِكَ اَرْفَعُهٗ فَاغْفِرْ لِي
ذَنْبِي اَللّٰهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَحْيَا
وَاَمُوتُ اَعُوذُ بِكَ اَللّٰهُمَّ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِي شَرٍّ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ

دَابَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّي عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ
الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَ
اَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ
شَيْءٌ اِقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَاَغْنِنِيْ مِنَ الْفَقْرِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَ نَفْسِيْ
وَاَنْتَ تَتَوَفَّاهَا لَكَ مَحْيَاهَا وَمَمَاتُهَا اِنْ اَمَتَّهَا فَاغْفِرْ لَهَا وَاِنْ
أَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَسْاَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ
اَيْقِظْنِيْ فِيْ اَحَبِّ السَّاعَاتِ اِلَيْكَ وَاسْتَعْمِلْنِيْ بِاَحَبِّ الْاَعْمَالِ
اِلَيْكَ لِتُقَرِّبَنِيْ اِلَيْكَ زُلْفٰى وَتُبْعِدَنِيْ عَنْ سَخَطِكَ بُعْدًا اَسْاَلُكَ
فَتُعْطِنِيْ وَاَسْتَغْفِرُكَ فَتَغْفِرْلِيْ وَاَدْعُوْكَ فَتَسْتَجِيْبَ لِيْ ۔

بعد آیۃ الکرسی ۔ آمن الرسول آخر سورہ تک اخلاص ۔ معوذتین
تبارک الملک پڑہے اور یونہی اللہ کا ذکر کرتا ہوے سو جاے
باوضو سونا بہت بڑی فضیلت رکہتا ہے کہ روح عرش کی سیر مین
مصروف رہیگی بیدار ہوے تک وہ مثل نماز پڑہنے والیکے سمجہا جاےگا
اور جب بیدار ہو تو ان باتون کو عمل مین لاے جنکو ہم اوپر

لکہہ آئے ہین اور عمر بہر اس ترکیب کا پابند رہے اور جو اسکی پابندی
اور مداومت شاق گذرے تو اوسطرح صبر کرے جسطرح کوئی بیمار
شفا کے انتظار مین تلخی دوا پر صبر کرتا ہے اور کوتاہی عمر کا خیال
کرے اور سمجہے کہ اگر مثلاً مین سو برس زندہ رہا تو یہہ مدت بہ نسبت
اوس مدت کے جو مجہے دار آخرت مین رہنا ہے اور جسکی انتہا
ہنین ہے بہت ہی کم ہے اور یہہ سوچے کہ جب مین اس امید پر کہ
دنیا مین مثلاً بیس برس تک راحت اور آرام مین رہونگا مہینہ یا سال
بہر کی مشقت و ذلت کی پروا ہنین کرتا تو اس امید پر کہ ابدالآباد راحت
و آرام مین رہونگا اس دنیوی زندگانی کے چندروزہ مشقت سے
(جو عبادت مین ہو) کیون اکتا جاؤن اور اوسکی برداشت کیون
نہ کرون اور زندہ رہنے کی امید کو طول نہ دے بلکہ یون سمجہہ لے
کہ موت قریب ہے اور دل مین کہے کہ مجہکو آج کے دن کی عبادت
کی مشقت اوٹہا لینی چاہیئے اس لئے کہ شاید آج رات مین مرجاؤن
اور رات آئے تو کہے کہ آج رات کے عبادت کی مشقت پہ صبر
کرتا ہون اسلئے کہ شاید کل مرجاؤن۔ کیونکہ موت کے آنیکے لئے کوئی

خاص وقت مقرر نہین ہے کوی خاص حالت نہین ہے کوی مخصوص عمر
کی قید نہین ہے بہرحال وہ آنیوالی ہے مگر یہہ معلوم نہین کہ کب آئیگی
اسصورت مین زاد آخرت کی فکر بہ نسبت دنیا کی فکر کے اولی و انسب ہے
اور نیز جاننے کہ مجھے دنیا مین بہت تہوڑے دن زندہ رہنا ہے سو ممکن
ہے کہ میری عمر کا ایک ہی دن باقی رہا ہو یا ایک ہی لحظہ غرضکہ ہر روز یہی
خیال کرے اور مشقت عبادت پر صبر کرتا جاوے بخلاف اسکے اگر یہہ جانے
کہ مین مثلاً پچاس برس زندہ رہونگا اور پہر مشقت عبادت پر صبر
کرونگا ارادہ کرے تو دل عبادت سے اکتا جائیگا اور عبادت دشوار
معلوم ہونے لگیگی۔ اگر اوسطرح عمل کیا جائیگا جسطرح کہ ہم اوپر لکھہ آئے
ہین تو مرنے کیوقت بے انتہا مسرت ہوگی اگر عبادت ایک وقت
سے دوسرے وقت پر ڈالی جاوے اور اسمین سستی کیجاوے تو موت
اچانک آجاویگی اور سخت سے سخت حسرت ہوگی۔ صبح کو وہی مسافر
منزل پر پہونچکر آرام و چین سے رہتے ہین جو رات کو راہ طے کرتے
ہین اسیطرح وہی لوگ مرتے دم مسرت حاصل کرتے ہین جو اپنی عمر
عبادت مین گزارتے ہین۔ یہہ باتین اچھی طرح معلوم ہونیکا ایک دوسرا

وقت ہی یعنے موت - جب ہم ترتیب اور راہ کو بتا چکے ہین تو اب نماز اور روزہ کی کیفیت اور اونکی آداب اور نیز امامت اور جمعہ کے آداب بیان کرتے ہین -

آداب الصلوٰۃ

جب وضو سے اور بدن اور کپڑے اور جگہہ کی نجاست پاک کرنے سے فارغ ہو جاؤ اور ناف سے زانو تک ستر کر چکو تو قبلہ رخ دونون پاؤن مین کچھ فاصلہ دیکر اسطرح کھڑے ہو کہ وہ مل نہ جائین اور سیدہا کھڑا رہو اور شیطان سے محفوظ رہنے کیلئے قل اعوذ برب الناس پڑھ لو اور دل کو خدا کی عبادت کے لئے حاضر رکھو اور اوسکو وسوسون سے خالی رکھو اور اسبات پر نظر ڈالو کہ کسی کے حضور مین کھڑے ہو اور کس سے مناجات کر رہے ہو اور اپنے مالک کی عبادت ایسے دل سے کرنے پر شرماؤ جو اوس سے غافل رہے اور دنیاوی وساوس اور نفسانی خواہشات سے بھرا ہو - اور یہہ سمجھو کہ خدا تمہارے دلی کیفیات پر مطلع ہے اور تمہارے قلب کو دیکھہ رہا ہے - اور خدا کی درگاہ مین تمہاری نماز کی مقبولیت بقدر

تمھارے دل خشوع وخضوع وعجز و نیاز کے ہوتی ہی اس لئے نماز ایسے
خشوع وخضوع کے ساتھہ اداکرو کہ گویا تم خداکو دیکھہ رہے ہو۔ کیونکہ تم
اگر اوسکو نہین دیکھتے تو وہ تمکو دیکھتا ہی۔ اور اگر اس وجہ سے کہ تم خدا کے
جلال کی معرفت سے قاصر ہو نماز مین تمکو حضور قلب میسر نہین ہوتا اور
تمھارے اعضا تمھارے قابو مین نہین رہتے تو یہہ خیال کرو کہ ایک
صالح آدمی جو تمھارا بزرگ ہی تمھاری نماز کی کیفیت معلوم کرنیکی غرض سے
تمھاری طرف دیکھہ رہا ہی جب یہہ خیال کروگے تو تمھارا دل حاضر اور
تمھارے اعضا ساکن ہو جائینگے اب اپنے نفس کیطرف خطاب کرکے
کہو کہ اے نفس بدکار کیا تو اپنے خالق اور مالک سے اسبات پر
نہین شرماتا کہ جب تو نے اوس بات کا خیال کیا کہ اوسکے بندونمین
سے ایک ذلیل بندہ جسکے ہاتھہ مین نہ تیرا نفع ہی نہ نقصان تیری طرف
دیکھہ رہا ہے تو اعضا متواضع ہو گئے اور نماز اچھی طرح سے اداکی گئی
پس بڑے غضب کی بات ہی کہ تو یہہ جانتا ہے کہ خدا دیکھہ رہا ہی
اور پھر خضوع اور خشوع نہین کرتا۔ کیا تیرے نزدیک خدا تعالے کا
رتبہ اوسکے بندون سے بھی کمتر ہی دیکھہ یہہ کس درجہ کی سرکشی ہی

اور کیسا کچھ جہل ہی اور کیسا بڑا ظلم۔ غرضکہ ان خیالات اور حیلون سے قلب کا
علاج کرے تاکہ وہ نماز مین حاضر رہے اور دولت حضور قلب میسر ہو
کیونکہ نماز کا اسی قدر حصہ کارآمد ہے جو سوچ سمجھہ کر ادا کیا گیا ہو اور
جو حصہ کہ سہو اور غفلت سے کے ساتھ ادا ہوا ہو وہ استغفار اور کفارہ
کا محتاج ہی۔ جب قلب کو حاضر کر چکے تو تنہا فرض نماز کے لئے پہلے اقامت
کہے۔ اگر جماعت سے کے ساتھ ہو تو اذان اور اقامت ہر دو (منفرد شخص
کے لئے اذان کا مستحب ہونا اس لئے ہی کہ اذان سے صرف اعلان
مقصود ہی۔ تنہائی مین سوائے اپنی ذات کے دوسرے پر اعلان کا
موقع ہی نہین ہی تو پھر اذان کی ضرورت ہی کیا۔ یہ امام شافعی کا قدیم
قول ہی مگر صحیح یہہ ہی کہ منفرد کیلئے بھی اذان کا کہنا مستحب ہی۔ لیکن فرق
یہہ ہی کہ جنگل وصحرا ہو تو پکار کر کہے وگرنہ آہستہ) پھر نیت اوس نماز
کی کرے کہ جسکا ادا کرنا مقصود ہی (بہ تعین وقت۔ خواہ فرض ہو یا
سنت یا قصر وغیرہ۔ مقتدیون کو اقتدا کی نیت بھی چاہئے۔ استحضار
صلوۃ کے ساتھ۔ استحضار دو قسم پر ہی حقیقی اور عرفی۔ استحضار حقیقی
وہ ہی کہ نماز کی ترکیب بہ تفصیل اجزا پیش نظر رہے۔ یعنے ہر ایک جز کا

سے کے بعد دیگرے مستحضر رہنا ضرور ہی۔ استحضار عرفی وہ ہی کہ بہ ہیئت اجتماعی
نماز کی ترکیب مستحضر رہے۔ چونکہ نماز نیت کے ساتھ مقترن ہی لہذا مقارنت
بھی دو قسم پر ہی۔ حقیقی اور عرفی۔ مقارنت حقیقی وہ ہی کہ اداے صلوۃ کا
خیال شروع تکبیر سے ادا تک برابر رہے۔ کسی جز مین غفلت نہو۔ مقارنت
عرفی وہ ہی کہ تکبیر کی کسی ایک جز کے ساتھ اقتران ہو) یعنے یہ نیت
کرے کہ مین اسوقت کی مثلاً نماز ظہر اللہ کیلئے پڑھتا ہون تکبیر کے وقت
یہ نیت دل مین ہو اور تکبیر سے فارغ ہونے کے قبل دل سے محو ہوجاے
نیت کے بعد رفع یدین شانون تک کرے باین طور کہ ہاتھ اور انگلیان
بحالت معمولی کھلے رہین۔ ضم اور تفریج مین کوی تکلف نہو۔ بہرحال دونون
ابہام کان کے لو تک پہونچین اور سر انگشت کان کے اوپر تک۔
ہتیلیان کہنیون کے محاذی ہون جب ہر چیز اپنے اپنے جگہہ پر پہونچ
جاے تو تکبیر اولی کہین۔ اور آہستگی کے ساتھ ارسال کرین رفع یدین
اور ارسال مین تعجیل نکیجاے اور دہنے بائین طرف بھی نہ مڑین۔ ارسال
سینہ پر تمام کیا جاے۔ جب سینہ پر ہاتھ رکھین تو سیدہا ہاتھ بائین ہاتھ
پر ہو۔ خنصر و ابہام سے بایان پہونچا تہاما جاے۔ دوسرے انگلیان

پہونچے پر کہلی ہوی رکہین اور تکبیر کہے۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰہِ

کَثِیْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا اور پہر وَجَّہْتُ وَجْہِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ

وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ

وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ

پڑہے۔ اور اسکے بعد اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ کہہ کر سورہ فاتحہ شروع

کرے مگر ادا سے تشدیدات کا خیال رہے کیونکہ حرف مشدد کو جب

تخفیف کے ساتھ پڑہا جاے تو ایک حرف ساقط ہو جاتا ہی۔ ضاد اور ظا

کے تلفظ مین بہی جہد بلیغ کیا جاے۔ کہ تبدیل حرف سے قرات باطل ہو جاتی

ہے اور لفظ آمین کو وَلَا الضَّالِّیْنَ سے نہ ملاوین اگر تنہا نماز ہو تو

صبح۔ مغرب اور عشا مین پہلے دو رکعت جہر کے ساتھ ادا کرین اگر ماموم

ہو تو جہر کی ضرورت نہین ہی کیونکہ امام خود جہر سے پڑہ لیگا صبحکی نماز مین

سورہ فاتحہ کے بعد طوال مفصل اور مغرب مین قصار مفصل ظہر اور عشا

مین اوساط مفصل پڑہا کرے۔ طوال مفصل مین سورہ حجرات ق۔ والمرسلات

وغیرہ داخل ہین۔ اور قصار مفصل مین والضحی سے آخر قرآن تک کوی

سورت بہی ہو۔ اوساط مفصل مین والسماء ذات البروج یا کوی دوسری

سورۃ جو اسکے مساوی ہو۔ اگر سفر ہو تو نماز صبح مین قل یاایہا الکافرون
قل ھو اللہ احد پڑہے ضم سورہ کے بعد قبل از تکبیر رکوع کے بقدر
سبحان اللہ وقفہ افضل ہے۔ حالت قیام مین سر جہکا رہے اور نظر
مصلے پر ہو کہ یہہ حضور قلب کا باعث ہے سیدہے یا بائین طرف ملتفت
نہو۔ پہر رکوع کیلئے تکبیر کہے اور رفع یدین بطریق مذکور کرے۔ تکبیر کو
اسقدر کہینچے کہ انتہا سے رکوع تک پہونچ جاوے (تاکہ کوئی جز نماز کا ذکر
الٰہی سے خالی نہو) رکوع مین ہتیلیون کو گہٹنون پر رکہے۔ انگلیان کہلی
رہین دونون گہٹنون کے درمیان (بقدر ایک بالشت کے) فرق ہو۔
پشت اور گردن اور سر کو ایسا برابر کر دے کہ ایک سطح مستوی معلوم ہو۔
کہنیان پہلو سے جدا رہین۔ مگر عورتون کو اسکے خلاف کرنا چاہیے۔
رکوع مین تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم کہے۔ اگر منفرد ہو تو سات یا دس بار
تک بہی تسبیح کا زیادہ کرنا مستحسن ہے پہر سر اوٹہاوے اور سَمِعَ اللہُ لِمَنْ
حَمِدَہٗ کہتے ہوے رفع یدین کرے۔ جب پورا قیام ہووے تو رَبَّنَا
لَکَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَاشِئْتَ مِنْ شَیْئٍ بَعْدُ
کہے نماز صبح کے، رکعت ثانی کے رکوع کے اعتدال میں۔ قنوت پڑہے

پہر تکبیر کہتے ہوے سجدہ کرے مگر اس تکبیر مین رفع یدین کی ضرورت
نہین ہے۔ ترکیب سجدہ کی یہہ ہے کہ پہلے دونون گہٹنے زمین پر رکہے
پہر دونو ہاتہ پہر پیشانی رکہے مگر سب اپنے اپنے حال پر کہلے ہوے
ہون ناک بہی پیشانی کے ساتہ زمین کو لگا دے۔ کہنیان پہلو سے جدا
رہین۔ پیٹ کو رانون کے ساتہ نہ ملا دے۔ مگر عورتون کو اسکا خلاف
کرنا چاہئے۔ ہاتہ زمین پر اسیقدر فاصلہ سے رکہین جو کاندہون کے
محاذی ہون۔ دونون بازو زمین پر نہ بچہا دئے جائین۔ سجدہ مین تین
بار سبحان رَبِّیَ الاعلی کہے اگر منفرد ہو تو سات سے دس تک بہی زیادتی
تکبیر مین ہوسکتی ہے۔ پہر سجدہ سے تکبیر کہتے ہوے سر اوٹہا دے
یہان تک کہ تعدیل جلسہ کی ہوجاے۔ جلسہ مین بائین پیر پر تکیہ کرکے
بیٹہے اور سیدہا پانون کہڑا رہنے دے۔ دونون ہاتہون کو دونون
رانون پر رکہے۔ انگلیان کہلے رکہے اور کہے رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ
وَارْزُقْنِیْ وَاهْدِنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَعَافِنِیْ وَاعْفُ عَنِّیْ۔ پہر اسیطرح دوسرا
سجدہ کرے۔ علی ہذا ہر رکعت مین جلسہ وغیرہ کے اعتدال کا لحاظ
رہے پہر قیام کیلئے دونون ہاتہ زمین پر رکہہ کر اس ترکیب سے

اوٹھے کہ دونون پاؤن برابر اوہٹین تقدیم و تاخیر نہو اسیطرح ہرہر رکعت
اداکیجاسے۔ مگر رکعت ثانیہ کے ابتدا مین بھی تعوذ کا اعادہ مسنون
ہی جب رکعت ثانیہ کے بعد تشہد پڑہنے کے لئے بیٹھے تو سیدہا ہاتھ
سیدہے گھٹنے پر رکہے سوا سے ابہام اور انگشت کے کل انگلیان بندرہین
اور الا اللہ کہنے کے وقت انگشت شہادت کو اوٹھائین۔ مگر کچھ ایک اٹھا
کے ساتھ۔ تاکہ سمت قبلہ سے خارج نہوجاسے۔) بایان ہاتھ کہلے ہوے
انگلیون کے ساتہہ بائین گھٹنے پر رکہے اور بائین پیر پر زور دیکر بیٹھے۔
تشہد کے آخر مین بعد درود کے دعاسے ماثورہ پڑہے۔ اور بعد از
فراغ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ دومرتبہ دونون طرف کہہ کر سطرح
منہ پہیرے کہ رخسارون کے سپیدی دکہای دسے۔ سلام کیوقت
نیت خروج از صلوۃ کی چاہئے۔ اور نیز جانبین کے ملائکہ اور مسلمانون
پر سلام کی نیت کیجاسے۔ خشوع اور حضور قلب۔ ترتیل قراءت فہم معنی
کے ساتھ بہت ضروری ہے۔ کہ یہہ عماد الصلوۃ کہلاسے جاتے ہین
حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جس نماز مین حضور قلب
نہو تو وہ عقوبت کے قریب ہی۔ جناب رسالتمآب صلعم فرماتے ہین

کہ جب آدمی نماز پڑہتا ہے تو اسکا چہٹا حصہ یا دسوان حصہ نہین لکہا جاتا
بلکہ صرف اوسیقدر لکہا جاتا ہے جسقدر کہ اوس نے سمجہا۔

آداب امامت

امام کو چاہئے کہ بلحاظ حالات اہل جماعت کے چہوٹی چہوٹی سورتین نماز
مین پڑہا کرے انس رضی اللہ تعالے عنہ سے منقول ہے کہ وہ کہتے
ہین کہ جسطرح مین نے اختصار اور تکمیل کے ساتھ جناب رسالتماب صلعم
کے پیچہے نماز پڑہی ہے ایسی کسی کے ساتھ نہین پڑہی۔ بہرحال جب
صفین برابر ہوجائین اور موذن اقامت سے فارغ ہوے تو امام
بلند آواز کے ساتھ تکبیر کہے مقتدی کو صرف اسقدر آواز سے تکبیر
کہنا چاہئے جو وہی سنے اِمام کو امامت کی نیت بہی کرنی چاہئے
تاکہ اوسکا ثواب ملے۔ اگر نیت نہ کی ہو تو نماز تو صحیح ہوجائیگی مگر صرف
منفرد کی سی نماز ہوگی۔ مقتدیون نے اگر اقتدا کی نیت کی ہے تو
انکو ثواب اقتدا کا بہی حاصل ہوجائیگا امام کو بہی چاہئے کہ مثل منفرد
کے اپنی نماز کو دعاء استفتاح اور تعوذ سے شروع کرے۔ صبح
مغرب۔ عشا مین پہلے دو رکعت جہر پڑہے اور لفظ آمین بہی جہر سے کہے

اسیطرح مقتدی بھی۔ مگر مقتدی کو چاہیئے کہ امام کے ساتھ ہی خود بھی
آمین کہے تقدیم و تاخیر نہو۔ امام کو چاہیئے کہ سورۂ فاتحہ کے بعد تھوڑا سا
سکوت کرے۔ تاکہ مقتدی بھی نماز جہریہ مین سورۂ فاتحہ پڑہ لیوے
اگر امام کی آواز سنی نہ آئے تو مقتدی کو سورہ پڑہنے کی بھی ضرورت ہے
امام کو تحیات رکوع وسجود مین تین بار سے زاید نہ پڑہنا چاہیئے۔ اور
تشہد اول مین اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کے بعد کچھ نہ پڑہے دو رکعت ثانی
مین صرف سورۂ فاتحہ پر اکتفا کرے۔ بلحاظ جماعت کے تشہد کے آخر
مین دعا طول نہ پڑہے۔ سلام کے وقت امام کو یہہ نیت کرنی چاہیے کہ
یہہ سلام مقتدیون کے جانب ہے۔ اور مقتدیون کو جواب سلام امام کی
نیت کرنی چاہیئے۔ بعد سلام کے تھوڑا توقف کرے۔ اور مقتدیون کے
مقابل بیٹھے اور ٹھہرا رہے تاکہ اگر جماعت مین عورات ہون تو وہ چلی جاوین
امام اپنی جگہ سے جب تک نہ اوٹھے مقتدیون کو بھی انتظار کرنا چاہیئے۔
امام سیدہے یا بائین جسطرف سے چاہے جا سکتا ہے مگر افضل یہہ ہے
کہ سیدہے طرف سے جاے۔ قنوت صبح مین امام صرف اپنی ہی خصوصیت
نکرے بلکہ اَللّٰھُمَّ اھْدِنَا کہے یعنے بصیغہ جمع۔ امام دعاء قنوت پڑہنے

کیوقت ہاتھ اوٹھانے کی ضرورت ہنین ہے (لیکن یہہ قول ضعیف ہے۔
صحیح یہہ ہی کہ ہاتھ اوٹھانا چاہیئے) بقیہ قنوت یعنے انك تقضی ولا
یقضی علیك سے مقتدی آہستہ پڑھ لے۔ مقتدی کو چاہیئے کہ جماعت
کے ساتھ کہڑے رہے اگر تنہا ہو تو کسیکو اپنے ساتھ لے لیوے مگر
رکعت باندہنے کے بعد۔ مقتدی کو کوئی فعل امام کے پہلے یا اوس کے
ساتھ ساتھ نکرنا چاہیئے۔ مثلاً جبکہ امام پوری رکوع مین پہونچ جاے تو
اوسوقت قصد رکوع کا کرے علیٰ ہذا سجدہ مین بھی۔

آداب جمعہ

جمعہ عید المؤمنین ہی یہہ مبارک دن اس امت کے خصوصیات مین ہی
اس متبرک روز مین ایک ساعت مبہم ایسی ہے کہ اوسوقت جو حاجت
خدا سے مانگی جاے فوراً مقبول ہو گی پنجشنبہ ہی سے جمعہ کا اہتمام
کرنا چاہیئے جیسے کپڑون کی صفائی وغیرہ۔ کثرت تسبیح و استغفار اس
قسم کے افعال تو پنجشنبہ کے عصر سے اختیار کئے جائین کیونکہ پنجشنبہ کے
عصر کے بعد بھی ایک ایسی ساعت ہی کہ جسکے فضیلت ساعت مبہمہ جمعہ کے
برابر ہے۔ جمعہ کا روزہ بھی افضل ہے۔ علیٰ ہذا پنجشنبہ اور شنبہ کا

کا روزہ بھی مطلب یہہ ہی کہ صرف جمعہ کا ایک روزہ نہ رکھا جاے بلکہ اسکے ساتھ دوسرا روزہ بھی رکھے کیونکہ حدیث مین اوسکا امتناع ہی۔ قال صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَصُمْ اَحَدُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اِلَّا اَنْ یَصُوْمَ قَبْلَہٗ اَوْ یَصُوْمَ بَعْدَہٗ رواہ شیخان بعد طلوع کے غسل کرے۔ یہہ غسل ہر ایک مکلف پر واجب ہی۔ اور سپید کپڑے پہنین کیونکہ سپید کپڑا خدا کو مرغوب ہی۔ حسب مقدور خوشبو بھی لگا دین۔ سر مونڈھا دین ناخن اور لب لین۔ مسواک کرین۔ علی الصباح جامع مسجد مین جائین کہ مسجد مین بیٹھنے سے انسان کی طبیعت مین سکون پیدا ہو جاتا ہی اور آدمی عبث افعال سے بچ سکتا ہی۔ حدیث شریف مین وارد ہی کہ جس نے پہلی ساعت مین مسجد مین داخل ہوا گویا اوس نے ایک اونٹ قربانی دی۔ اور جو دوسری ساعت مین گیا ایک بکرا قربانی دیا۔ اور جس نے تیسری ساعت مین داخل ہوا اوس نے ایک گوسپند شاخدار قربانی کیا اور جس نے چوتھی ساعت مین گیا اوس نے ایک مرغ قربانی کیا اور جس نے پانچوین مین گیا اوس نے ایک بیضہ دیا۔ جب امام منبر پر چڑھے ہے تو ملائکہ نامہ اعمال کو لپیٹ دیتے ہین اور قلم پھینک

دیتے ہین۔ اور اس مبارک وقت مین وہ خود بھی منبر کے پاس خطبہ
سننے کے لئے جمع ہوجاتے ہین۔ جو شخص جسقدر پہلے نماز کو جائیگا اسیقدر
اوسکا مرتبہ اللہ کے پاس زاید ہوگا۔ پہلی صف مین شریک ہونا بہتر ہی لیکن
جب لوگ جمع ہوجائین تو دوسرون کو دہکا دیتے ہوے نہ جاے اگر
کوئی نماز پڑہتا ہو تو اوس کے سامنے سے بھی نہ جاے۔ کسی دیوار یا ستون
کے قریب بیٹھین تاکہ دوسرے لوگ اپنے سامنے سے بھی جانے نپائین
جب مسجد مین داخل ہون تو بدون نماز تحیہ مسجد پڑہنے کے نہ بیٹھین۔
مستحسن یہہ ہے کہ سورہ فاتحہ کے بعد پانچ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑہے۔
کیونکہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو شخص اسکا عادی ہوگا وہ ضرور
جنتی ہی۔ امام اگر خطبہ بھی پڑہتا ہو تب بھی تحیہ مسجد ادا کرے۔ مسنون یہہ ہے
کہ ان چار رکعتون مین سورۂ انعام۔ کہف۔ طٰہٰ اور یٰسٓ پڑہا کرے
اگر اسکا پڑہنا ناممکن ہو تو سورۂ یٰس۔ دخان۔ الم سجدہ۔ سورۂ ملک پڑہے
ان آخر صورتون کا جمعہ کے شب مین پڑہنا بہت ہی احسن ہی۔ بصورت
مجبوری سورۂ اخلاص اور کثرت سے درود شریف پڑہا کرے۔ خطبہ باادب
خاموش بیٹھکر سنے۔ اور اوس کے مضامین سے متاثر ہو اگر دوسرون کو

گفتگو سے منع کرنے کی ضرورت ہو تو اشارہ سے منع کرے الفاظ
سے منع نکرے کہ فعل عبث ہی اور فعل عبث کے ارتکاب سے جمعہ
باطل ہو جاتی ہے۔ یہی مضمون حدیث شریف مین بھی وارد ہے۔
بہرحال فرض نماز جمعہ کے بعد سات سات مرتبہ سورۂ اخلاص اور
معوذتین پڑہے اور اوسوقت تک گفتگو نکرے۔ اسکی برکت سے امید
ہی کہ دوسرے جمعہ تک آفات سے محفوظ رہے۔ اور شیطان کا
تسلط اوسپر نہو۔ اس کے بعد یہہ دعا پڑہے یَا غَنِیُّ یَا حَمِیْدُ یَا مُبْدِئُ
یَا مُعِیْدُ یَا رَحِیْمُ یَا وَدُوْدُ اَغْنِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَبِطَاعَتِكَ عَنْ
مَعْصِیَتِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ جمعہ کے بعد دو یا چار یا چھہ رکعت ضرور پڑہے
مگر دوگانہ دوگانہ۔ کہ سرور کائنات علیہ افضل التحیۃ والصلوۃ سے
اسباب مین (رکعتون کی تعداد مین) مختلف روایات آئے ہین۔
نماز جمعہ کے بعد عصر یا مغرب تک مسجد ہی مین رہنا افضل ہی۔ جب تک ٹہرے
رہے اوس ساعت مبہمہ کے حصول کے بھی خواستگار رہین جسکی فضیلت مذکور
ہو چکی ہی قبل از نماز جمعہ کے فضول اور بیکار لوگون کا مسجد مین جمع ہونا بھی
منع ہی لیکن بتعلیم و تعلم علم نافع کے لئے جمع ہون تو مضایقہ نہین۔ طلوع و غروب آفتاب

زوال آفتاب۔ اقامت۔ امام کے منبر پر چڑہنے کے وقت۔ اور جب سب لوگ نماز کے لئے کہڑے ہون اکثر دعا کیا کرے کہ ان اوقات مین اوس ساعت ہہ کے وقوع کا احتمال ہے جمعہ کے روز کچھ صدقہ بہی دیا جاسے۔ اگرچہ کم ہو۔ اقلاً ہفتہ مین ایک روز صرف نیک کامون کے لئے مخصوص کردیا جاوے۔

آداب صیام

صرف ماہ رمضان ہی کے روزون پر اکتفا کرنا نہ چاہئے بلکہ نفل روزے بہی رکہنا چاہئے کہ وہ بمنزلہ راس المال کے ہین اور یہ بمثابہ نفع کے جس سے فردوس مین درجات عالیہ حاصل ہوتے ہین جو لوگ روزہ نہ رکہین گے وہ روزہ دارون کے مراتب کو دیکہہ کر حسرت کرینگے عرفہ کا روزہ (غیر حاجی کو) یوم عاشورہ کا روزہ عشرۂ اول ذیحجہ۔ محرم۔ رجب اور شعبان مین روزہ رکہنا بہت ہی ثواب کا باعث ہی اور اس کے فضایل بے شمار ہین اور وہ جو شہور حرام مین روزہ رکہنے کے فضایل مرقوم ہین اوس مین یہہ چار مہینے داخل ہین ذیقعدہ ذیحجہ محرم رجب اور ہر مہینے مین تین روز یعنے پہلی پندرہوین سلخ کا روزہ

رکہے۔ اور نیز ایام بیض مین۔ ایام بیض مین یہہ تاریخات شامل ہین تیرہوین چودہوین پندرہوین۔ ہر مہینے کے۔ اور ہر ہفتہ مین دوشنبہ پنجشنبہ جمعہ کا روزہ رکہنا نہایت ہی افضل ہے۔ ہر مہینے کے پہلی تاریخ کا روزہ اوس مہینے کے تمام سیئات کو مٹا دیتا ہے اور باقی روزے سال بہر کے عفو گناہ کے باعث ہین۔ روزہ کے معنی صرف کہانا پینا چہوڑ دینا نہین ہے۔ بلکہ تمام جوارح کے حفاظت بہی مقصود ہی۔ کیونکہ حدیث شریف مین وارد ہی۔ کَمْ مَنْ صَائِمٍ لَیْسَ لَہٗ مِنْ صِیَامِہٖ اِلَّا الْجُوْعُ وَالْعَطَشُ اکثر روزہ دار تو ایسے ہین کہ اونکو روزہ سے بہوکے اور پیاسے رہنے کے سواے کوی فائدہ ہی نہین ہے۔ پس روزہ کی حالت مین آنکہہ کو نظر شہوت سے بچاوے۔ اور زبان کو لغویات سے۔ اور ایسی آواز اپنی کانون سے نہ سنے کہ جسکا سننا حرام ہو اسیطرح سب اعضا کی نگہبانی کرنی چاہیئے حدیث شریف مین وارد ہی کہ پانچ چیزون سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ جہوٹھ کہنے سے غیبت سے۔ نامی سے۔ جہوٹھی قسم سے۔ نظر شہوت سے۔ اور نیز وارد ہی کہ روزہ برائیون سے بچنے کے لئے ہی۔ لہذا حالت صوم مین

فحش کلام۔ فسق اور افعال جہال کا ارتکاب۔ جیسے تمسخر وغیرہ نہ کیا کرے
بلکہ اگر کوئی شخص لڑنے یا گالی دینے کا قصد کرے تو کہے کہ مین روزہ دار
ہون۔ افطار حلال چیز سے ہو۔ اور وہ بھی اختصار کے ساتھ۔ کیونکہ
روزہ سے مقصود تو یہہ ہے کہ قوای شہوانی ضعیف ہون اور تقوی
کی رغبت ہو۔ برخلاف اسکے اگر معمول سے زاید کہاے تو پہر روزہ
سے جو مقصود ہی وہ مفقود ہو جائیگا۔ خوب سیری سے کہانا اگرچہ
طعام حلال ہو غضب الٰہی کا باعث ہی کہ اس سے فساد کا احتمال ہے
پس جب سیری سے کہایا جاوے تو ایسا روزہ کیونکر مقبول ہوسکتا ہی
بہرحال جبکہ روزہ کی حقیقت پر اطلاع ہو چکے تو لازم ہی کہ جہاں تک
ممکن ہو زیادہ روزہ رکہا کرے کہ اساس عبادت ہے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی كُلُّ حَسَنَةٍ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰی سَبْعِمِائَةِ
ضِعْفٍ اِلَّا الصَّوْمُ فَاِنَّهٗ لِیْ اَنَا اَجْزِیْ بِهٖ حضرت رسالت مآب فرماتے ہین
کہ جناب باری سے ارشاد ہوتا ہے کہ ہر ایک نیکی کا ثواب دس گونہ
سے سات سو تک ہی مگر روزہ کہ وہ میرے لئے ہی اور مین اوسکی جزا
دونگا۔ وَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَخُلُوْفُ

فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ۔ جناب رسالت مآب صلعم فرماتے ہین کہ قسم ہی اوس پروردگار کی کہ جس کے قبضہ قدرت مین میری جان ہی کہ روزہ دار کے منھ کی بو خدا کے پاس بوی مشک سے زیادہ پسندیدہ ہی۔ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَزَّ وَجَلَّ اِنَّمَا يَذَرُ شَهْوَتَهٗ وَطَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ مِنْ اَجْلِيْ فَالصَّوْمُ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ۔ جناب باری عز اسمہ سے ارشاد ہوتا ہی کہ جبکہ کہانا پینا اور لذت نفسانی روزہ مین میری خوشنودی کیلئے ترک کئے جاتے ہین تو یہہ عمل خاص میرے لئے ہی اور مین اوسکی جزا دونگا۔ وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْجَنَّةِ بَابٌ يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ لَا يَدْخُلُهُ اِلَّا الصَّائِمُوْنَ۔ فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے جنت مین ایکدروازہ ہے کہ جسکا نام ریحان ہی اوس مین کوی داخل ہنوگا مگر روزہ دار۔

قسم ثانی اجتناب معاصی کے بیان

امور دینی دو قسم پر منقسم ہین ایک وہ جو ترک مناہی سے متعلق ہین دوسرے کسب طاعات سے عبادت کرنا تو آسان ہی مگر مناہی سے بچنا بہت مشکل ہے کہ خاص صدیقین کا حصہ ہی۔ چنانچہ جناب رسالتمآب

سے صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین اَلْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ السُّوْءَ وَالْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ هَوَاهُ یعنے مہاجر وہ ہی جو بُرے افعال کو چھوڑ دے اور مجاہد وہ ہی جو اپنے خواہشات کے ساتھ مقابلہ کرے یہہ تو ظاہر ہے کہ تمام اعضا نعمات آلٰہی مین سے ہین اور اوس کے امانت ہین پس اللہ تعالی کی نعمت و امانت کو برے افعال مین لگانا کفران نعمت اور خیانت ہی۔ اعضا بمنزلہ رعیت کے ہین انکی نگہبانی کرنی چاہیئے۔ اگر حاکم رعیت کی حفاظت نکریگا تو باز پرس مین مبتلا ہوگا۔ اور یہہ بھی ہے کہ ہر ایک عضو اپنے اپنے کردار کے قیامت مین۔ ایسے صاف اور صریح الفاظ مین گواہی دیگا کہ جس سے نہایت شرمندگی ہوگی۔ چنانچہ قرآن شریف مین آیا ہی يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنَتُهُمْ وَأَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ۔ اوس دن گواہی دینگے زبانین اور ہاتھ پاؤن اون افعال کے جو ان سے سرزد ہوے ہون اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَىٰ أَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا أَيْدِيهِمْ وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُم بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ آج اونکی زبانون پر مہر کردی جائیگی خود اونکے ہاتھ پاؤن اپنے اپنے افعال کی گواہی دینگے۔ اسلئے ہر ہر عضو کی حفاظت ضرور ہے خصوص ان سات اعضاؤن کی

یعنے آنکھ۔ کان۔ زبان۔ شکم۔ فرج۔ ہاتھ۔ پاءون کی۔ دوزخ کے ساتھ دروازے ہین ہر ہر دروازہ کے کیلئے عاصیون کی ایک ایک گروہ خاص ہے۔ عاصیون سے یہان وہ گناہ گار مقصود ہین کہ جنکے اعضاے متذکرہ سے گناہ سرزد ہوے ہون۔ شارح نے لکہا ہے کہ اول مرتبہ اہل توحید دوزخ مین داخل ہونگے اور بقدر گناہ معذب ہونگے اور نجات پائینگے دوسرے درجہ مین نصاری۔ تیسری درجہ مین یہود۔ چوتھے درجہ مین صابئین۔ پانچوین درجہ مین مجوس۔ چھٹے درجہ مین مشرکین۔ ساتوین درجہ مین منافقین۔ انتہی اب اعضاے سبعہ کے فواید پر غور کرو۔

۱ آنکھ اسواسطے دی گئی ہین کہ اندہیرے مین رہبری کرین۔ انصرام حوایج مین مدد دین عجائبات آسمان وزمین کو دیکھین اور عبرت حاصل کرین پس اوسکی حفاظت خاصہ چار چیز سے ضروری۔ غیر محرم کا دیکھنا۔ خوبصورت کو بُری نگاہ سے دیکھنا۔ مسلمان کو بنظرِ حقارت دیکھنا۔ مسلمان کا عیب دیکھ کر ظاہر کرنا۔

۲ کان۔ اسلئے دئے گئے ہین کہ خدا ورسول کے کلام کو سنین کہ جس سے نجات ہو اور بزرگون کے اقوال سنین۔ نہ یہہ کہ راگ یا غیبت

وفحش اور لغو باتون اور برائیون کے سننے مین اسکو صرف کردین اور صرف یہہ خیال نکرین کہ قایل ہی گنہگار رہے بلکہ مستمع بھی شریک گناہ ہی۔

۳ زبان اسلئے دی گئی ہی کہ اللہ کا ذکر کرین قرآن پڑہین لوگون کو ہدایت کرین۔ امور دنیوی اور دینی مین اوس سے مدد لین۔ برخلاف اسکے اکثر برایان زبان سے ایسی پیدا ہوتی ہین کہ جس سے بلاشک انسان دوزخ مین ڈالا جائیگا۔ جیسے کذب۔ قذف۔ دشنام۔ نمامی وغیرہ جوشخص بیہودہ اور تمسخر آمیز کلمات کہنے کا عادی ہے محض اس لحاظ سے کہ لوگ اوسکی باتون کو سنکر ہنسا کرین وہ ہمیشہ دوزخ مین رہیگا۔ روایت ہی کہ ایک شخص پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مین (معرکہ جنگ مین) شہید ہوا تو ایک دوسرے شخص نے کہا ھَنِیْئًالَہٗ بِالْجَنَّۃِ یعنے مبارک ہو جنت اسکو۔ تو حضرت نے ارشاد فرمایا کہ یہہ بات تجھکو کیونکر معلوم ہوی کہ وہ جنتی ہے۔ شاید کہ وہ ایسے کلام کا عادی ہو کہ جو جنت مین داخل ہونیکے مانع ہو۔ یعنے لغو اور فضول پس زبان کو آٹھ چیزون سے بچانا چاہیے۔

(۱) جھوٹ بولنے سے گو تمسخراً ہی کیون ہنو کیونکہ کذب امہات کبایر سے

ہی اس سے افسان کا اعتبار ساقط ہو جاتا ہی آدمی لوگون کے نظر سے
گر جاتا ہے۔ اگر جھوٹ کی بُرائی معلوم کرنا چاہو تو کسی جھوٹ بولنے والیکو
دیکھو اور پھر خیال کرو کہ اوس سے تمکو کیسی نفرت ہوتی ہی جب تمہارا
یہہ حال ہی تو اس سے صاف ظاہر ہو سکتا ہے کہ اگر تم مین بھی جھوٹ
بولنے کی عادت ہو تو تمکو بھی لوگ ایسی ہی کراہت کی نظر سے دیکہینگے۔
(۲) وعدہ خلافی مت کرو جب وعدہ کرو تو اوسکے وفا کا ضرور خیال
رکھو بلکہ اصلی احسان تو وہ ہی جو بلا افشا ہو۔ اگر کبھی بضرورت شدید یا مجبوری
خلاف وعدگی ہوگئی ہو تو خیر ورگرنہ یہہ نفاق کی علامت ہی اور بدترین
خصایل سے ہی۔ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مَنْ کُنَّ
فِیْہِ فَھُوَ مُنَافِقٌ وَاِنْ صَامَ وَصَلّٰی مَنْ اِذَا حَدَّثَ کَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ
خَلَفَ وَاِذَا ائْتُمِنَ خَانَ جناب رسالت مآب فرماتے ہین کہ تین خصلتین
جس مین ہونگے وہ منافق ہی اگرچہ وہ شخص روزہ رکھے اور نماز پڑہے
ایک تو جھوٹ بولنا دوسرا خلاف وعدگی۔ تیسرا امانت مین خیانت کرنا
(۳) غیبت بڑی بلا ہی اس سے بچنا چاہیے حدیث شریف مین آیا
کہ تیس مرتبہ زنا کرنے سے بھی غیبت کرنا بدتر ہی غیبت کی معنی

یہہ ہے کہ کسی انسان کا غائبانہ اسطرح ذکر کرنا کہ جسکے سُننے سے اوسکو تکلیف پہونچے۔ غیبت مین دو بُرائیان ہین ایک تو یہہ کہ جو بات غائبانہ کہی جاوے گو وہ سچی ہو تب بھی غیبت کے معنی مین داخل ہے۔ دوسرا یہہ کہ اگر وہ بات اوس مین نہو تو گویا بہتان ہے۔ سب سے بدتر غیبت نمایشی ہے یعنے مطلب کو ایسے پیرایہ مین بیان کرنا کہ جس سے اپنی عفت اور پاکبازی ظاہر ہو اور دوسرون کی برائی۔ مثلاً یون کہنا کہ (اصلحہ اللہ) خدا فلانے شخص کا بھلا کرے کہ جس نے میرے ساتھ اس قسم کی برائی کی۔ خدا ہمکو اور اوسکو ایسی برائیون سے بچاوے۔ یا اسکے مماثل جو کچھ ہو۔ اس مین بھی دو قسم کے برائیان ہین ایک تو غیبت اور دوسرا اپنی ستایش اگر مقصود اصلحہ اللہ سے محض دعا ہی تو پوشیدہ ہونا چاہئے تاکہ کسیکی بدنامی نہونے پاوے۔ غیبت کے نسبت جو زجر کہ قران مجید مین وارد ہی وہ انسان کے عبرت کے لئے کافی ہی قولہ تعالی وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ۔ غیبت نہ کرے کوی شخص کسیکی۔ کیا تم مین سے کوی شخص بھا تکو

دوست رکہتا ہے کہ اپنے بہائی کا گوشت کہاوے درانحالیکہ وہ مرا ہوا ہو۔
پس کراہت کروگے تم اوس سے۔ اس تشبیہ سے مقصود یہہ ہے کہ غیبت
سے انسان کے دل کو ویسی ہی تکلیف پہنچتی ہے جیسا کہ گوشت کو جسم سے
جدا کرنے سے بہرحال غیبت سے سخت احتراز کرنا چاہیے۔ غیبت سے
بچنے کا عمدہ ذریعہ یہہ ہے کہ انسان اپنی مصائب ظاہری اور باطنی پر
غور کرے اور سمجہے کہ جو اسباب خود اپنی خرابی کے باعث ہین وہی دوسرے
کے لئے بھی ہین پس جبکہ کوئی شخص اپنی فضیحت کو گوارا نہین کرتا ہے تو
دوسرے کے اظہار عیوب سے بھی محترز رہنا چاہیے۔ بلکہ اگر تم کسیکی
عیب پوشی کروگے تو تمہارے عیبون کو خدا چھپاویگا۔ اگر تم دوسرے
کو رسوا کروگے تو اوسکے بدلے مین خداوند عالم تمکو دین و دنیا مین رسوا
اور شرمسار کردیگا۔ اگر انسان کو اپنا ظاہری یا باطنی کوئی عیب ہی
نہ معلوم ہو تو سمجہہ لیا جاوے کہ یہہ حماقت کی علامت ہے۔ اور کوئی عیب
حماقت سے بڑہکر نہین ہے۔ اگر خدا کو تمہاری بہلائی منظور ہو تو وہ تمکو
تمہارے عیبون پر مطلع کرادیگا۔ اس صورت مین اپنے آپ کو بے عیب خیال کرنا عین
جہل ہے۔ بالفرض اگر کسی مین کوئی عیب دینی اور دنیوی نہو تو اوسپر لازم ہے کہ اس نعمت پر شکر

شکر بجا لانا یہہ کہ لوگون کی عیب چینی اور بدگوئی سے سرمایۂ خسران فراہم کرے
(۴) طعن۔ اعتراض خصومت سے احتراز چاہیے۔ کیونکہ اس فعل سے مخاطب کو ایذا پہونچتی ہے۔ اور اپنی خودنمائی ہوتی ہے۔ علاوہ اسکے ان امور کے ارتکاب سے مفت اپنے عیش کو تلخ کرنا ہے۔ کیونکہ اگر مخاطب جاہل ہے تو وہ بھی فوراً بدلہ لینے پر آمادہ ہو جاویگا اور اگر سلیم الطبع ہے تو اوسوقت ٹال جائیگا۔ مگر اوسکے دل مین برائی رہیگی اور ضرور کبھی نہ کبھی نقصان پہونچائیگا۔ قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَهُوَ مُبْطِلٌ بَنَى اللّٰہُ لَهٗ بَيْتًا فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ وَمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَهُوَ مُحِقٌّ بَنَى اللّٰہُ لَهٗ بَيْتًا فِي أَعْلَى الْجَنَّةِ فرمایا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص دوسرے کی بات کاٹنے اور جھگڑا کرنا چھوڑدے اوس حالت مین کہ وہ باطل پر ہو خدا تعالی اوسکے لئے وسط جنت مین گھر بناویگا اور جو دوسرے کی بات کاٹنی اور جھگڑا کرنا ترک کرے اوس صورت مین کہ وہ حق پر ہو تو خدا ی تعالی اوسکے لئے اعلا جنت مین جگہہ دیگا۔ ایسے موقع مین شیطان کے فریب سے بھی بچنا چاہئے کہ وہ اکثر اسبات کی ترغیب دیتا ہے کہ سچی بات

سے کے ظاہر کرنے مین تامل کیا جاے گو یہہ سچ ہے مگر وہین تک جبکہ وہ بطریق نصیحت ہو۔ اگر اسمین بھی نمایش شریک ہوگئی تو شیطان کی ہنسائی کا باعث ہی۔ جو شخص اس زمانہ کے علماء سے مخالطت پیدا کرے اوسکی طبیعت مین توان امور کا زیادہ تر اثر ہو جاتا ہے یعنی بغیر لڑائی جھگڑے کے اوسے فرصت ہی نہین ہوتی۔ کیونکہ وہ اسکو سرمایۂ فضل وکمال سمجھتے ہین۔

(۵) تزکیہ نفس۔ یعنے انسان اپنے آپ کو بطریق ستایش آلایش دنیوی سے پاک نہ خیال کرے۔ قَالَ اللهُ تَعَالیٰ فَلَا تُزَکُّوْٓا اَنْفُسَکُمْ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰی خداوند عالم کا ارشاد ہے کہ تم اپنے نفوس کو پاک نہ سمجھو۔ وہ تم سے زیادہ جانتا ہے کہ کون زیادہ پرہیزگار ہے۔ ایک حکیم سے پوچھا گیا کہ وہ کون بات ہی جو سچی ہو مگر بری۔ تو اوسنے کہا کہ اپنے آپ تعریف کرنے گو سچی ہو۔ خودستائی مین دو قباحتین اور بھی ہین ایک تو یہہ کہ آدمی ابناے جنس مین ذلیل ہو جاتا ہے دوسرا خدا کے پاس گنہگار۔ خودبینی کی برائی تو انسان کو اوسوقت معلوم ہو سکتی ہی کہ جب وہ دوسرے خودپسندون کو بچشم عبرت

دیکھے - کہ کیسی کراہت طبیعت مین پیدا ہوتی ہی - پس ایسے فعل قبیح کے
ارتکاب سے خود وہ دوسرون کے پاس کیونکر مقبول ہوسکتا ہی
(۶) لعنت سے انسان کو بہت ہی بچنا چاہئے - خواہ کسی انسان کے
نسبت ہو خواہ حیوان واجناس کے جیسی غلہ وغیرہ - اہل قبلہ کے
نسبت شرک وکفر یا منافقی کا اطلاق منع ہے - کیونکہ بندون کے
بہید کا جاننے والا خدا ہے - خدا اور بندون کے درمیان مین
دخل دینا بیجا ہئے - لعنت کوی ضروری چیز نہین ہی کہ جس سے باز پرس
کا خدشہ ہو بلکہ شیطان پر بھی لعنت کرنے سے سکوت کیا جائے
تو کچھ سوال نہوگا برخلاف اسکے اگر کسی چیز پر لعنت کروگے تو ضرور
مواخذہ عقبیٰ مین گرفتار ہوجاؤگے - خدا کی بنای ہوی چیزون
کے مذمت نکرنی چاہئے حدیث شریف مین وارد ہی کہ جناب
رسالتمآب علیہ افضل التحیۃ والسلام برُے سے برُے کہانے کی
بھی کبھی شکایت نہین کرتے تھے بلکہ عادت شریف یہہ تھی کہ اگر رغبت
ہوتی تو تناول فرماتے والا چھوڑ دیتے تھے -
(۷) کسیکے لئے بد دعا نکرنی چاہئے گو کسی نے ایذا بھی پہنچائی

ہو۔ کہ ظالم سے خود خدا سمجھہ لیگا۔ حدیث شریف مین وارد ہے کہ مظلوم اپنے
ظالم کے ہلاک کی خواہش کریگا تا کہ اوس مظلمہ کا بدل ہو جاے جو ظالم
سے سرزد ہوا تہا۔ اس بدل مین ظالم کا حق مظلوم پر باقی رہ جائیگا۔ جسکا مواخذہ
قیامت کے روز مظلوم سے ہوگا۔ بعض لوگون نے حجاج بن یوسف
کے نسبت اوس کے ظلم کے لحاظ سے زبان درازی کی ہے اسکی
نسبت بھی علماء سلف کا بیان ہی کہ اس زبان درازی کا اون لوگون
سے قیامت مین مواخذہ ہوگا گو اوس سے بھی اوس کے ظلم کے
نسبت باز پرس ہوگی۔

(۸) تمسخر اور مزاح سے حفاظت لازم ہی۔ یہہ ایسی بری چیز ہے کہ
اس سے بوجہ شرمندگی لوگون کا منھ فق ہو جاتا ہے۔ اور رعب و داب
مین فرق پڑ جاتا ہی۔ مسخری آدمی سے لوگون کو وحشت ہوتی ہے۔
تمسخر اکثر دلشکنی کا باعث اور خصومت و برہمی مزاج اور قطع محبت کی جڑ
ہی۔ دلون مین اس سے حسد کی بنیاد قایم ہو جاتی ہے۔ بہر حال اس سے
جہانتک ممکن ہو احتراز کرین بلکہ انسان کو چاہئے کہ اس مضمون پر
عمل کرین اِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا۔ یعنے کلام لغو سے درگذر و امر

معروف اور نہی منکر کی ہدایت کرو حقیقت مین یہہ ایک بڑی آفت
کی چیز ہی اس سے زبان کا بچنا بہت ہی دشوار ہی۔ اس سے بچنے کے لئے
عزلت یا خموشی سے بہتر کوی تدبیر ہنین ہی۔ جناب صدیق اکبر رضی اللہ
عنہ اکثر منہہ مین پتہر رکہا کرتے تہے تا کہ ایسی باتون سے بچین اور
زبان کیطرف اشارہ کرکے فرماتے تہے کہ یہی چیز ہے کہ جس سے
مجہکو اندیشہ ہی جسقدر ہو سکے اسکی حفاظت کرو کہ اس سے بڑہکر انسان کیلئے
کوی مہلک چیز ہنین ہی خواہ دنیا مین ہو یا آخرۃ مین۔
۴ حفاظت شکم۔ مشتبہ اور حرام کہانے سے بچنا چاہئے۔ رزق حلال
کی کوشش کرین جب بقدر ضرورت ملجاسے تو تہوڑی پر ہی کفایت کرین
سیری سے کہانا دل کو سخت بنا دیتا ہی۔ قوت حافظہ مین فساد عبادت
اور حصول علم مین کہالت اسیکے بدولت پیدا ہوتی ہی۔ یہی باعث ہیجان
شہوت ہی۔ اسی سے لشکر شیطان کو تقویت پہونچتی ہے۔ جب طعام
حلال کا یہہ حال ہو تو واسے بر حرام خوری۔ جو شخص کہ حرام کہاسے
اور عبادت و تحصیل علم مین مشغول ہو تو اوسکی مثال ایسی ہے کہ جیسے کوی
شخص سر گین سے گہر بناسے۔ اگر آدمی موٹے کپڑے اور کہانے

پر راضی ہوجاوے اور لذات شہوانی کو ترک کردے تو ارتکاب حرام
کی ضرورت نہین ہوتی۔ طلب حلال سے مقصود یہہ ہے کہ تا بہ حد علم حرام
چیز کا ارتکاب نہو اجرت نوحہ۔ قیمت شراب۔ سود۔ آلات لہو یعنے مزامیر
کے ذریعہ سے جو حاصل ہو سب حرام ہی۔ وقف کا مال بغیر شرط وقف
کنندہ کے کہانا حرام ہی۔ طالبعلمون کے لئے جو چیز وقف ہو وہ غیر طالب
العلم کیلئے ناجایز ہی۔ مردود الشہادت کے پاس کہانا حرام ہی۔ اور
جو چیز صوفیاے کرام کے نام سے لیجای خواہ از قبیل وقف ہو یا نہو
اس مین تصرف حرام ہی۔ مصنف کتاب (امام غزالی رح) نے احیای علوم
مین اسکی تفصیل ایک خاص باب مین لکھی ہی اگر اس سے زیادہ تفصیل
معلوم کرنی ہو تو احیاے علوم دیکہین کہ معرفت حلال و حرام کے بہی
فرض ہی۔

۵ فرج۔ ارتکاب حرام سے فرج کا بچانا ضروری۔ دیکھو خداوند عالم
کا کیا ارشاد ہوتا ہے وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حَافِظُوْنَ اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهِمْ
اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ۔ ارتکاب حرام سے آدمی اوسوقت
تک نہین بچ سکتا جب تک کہ وہ اپنی نظر کی حفاظت نکرے اور جن

وجمال کا خیال دل سے نہ نکالے۔ اور حرام کہانے سے اپنے شکم کو محفوظ رکہے۔ کہ یہ چیزین شہوت کے محرک ہین۔

(۶) ہاتھ۔ مسلمانون کو مارنے اور مال حرام کے لینے سے ہاتون کو بچانا چاہیے اور نیز مخلوق کو ایذا دینے سے امانت و ودیعت مین خیانت کرنے سے اور مضامین ناجایز کے لکھنے سے بھی اسکی صیانت ضرور ہی۔

(۷) پانون کو حرام کامون کے کرنے کے لئے جانے سے جیسے کسیکی غیبت کرنے اور مسلمان عورتون کا تعاقب کرنے اور پادشاہ ظالم کے دروازہ تک جانے سے پاؤن کو بچائے۔ بغیر ضرورت شدید کے پادشاہ ظالم کے دروازہ تک جانا گناہ کبیرہ مین داخل ہی۔ کہ خوشامد و چاپلوسی مین داخل ہی۔ اور نیز اوس کے ظلم کو ماننا اور اوسکی ترغیب دلانا ہی۔ حالانکہ خداوند عالم نے اسکی ممانعت کی ہی۔ وَلَا تَرْكَنُوٓا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ۔ مت رغبت کرو تم اون لوگون کے طرف جو ظلم کرتے ہین تاکہ تمکو دوزخ کے آگ سے گزند نہ پہونچے حدیث شریف مین وارد ہی۔ قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَاضَعَ لِغَنِيٍّ

صَالِحٍ لِغِنَاءٍ ذَهَبَ ثُلُثَا دِیْنِہٖ جو شخص کہ تونگر صالح کی تواضع صرف اوسکی
مالداری کے لحاظ سے کرے تو اوس کے دین کا تیسرا حصہ کم ہو جاتا ہی
جب کہ تونگر صالح کے تواضع کا یہہ حال ہی تو تو انگر ظالم کے تواضع اور خوشامد
کا کیا نتیجہ ہوگا۔ الحاصل تمام اعضای انسانی خدا کے نعمت ہین ان سے
کوی ایسی حرکت واقع نہونے پاے جو موجب معصیت ہو اور تا بامکان
اسبات کی کوشش کیجاے کہ یہہ عبادت الٰہی مین مستعمل ہون۔ اگر کوی
شخص اسکا خیال نکرے تو وہ اوس وبال مین مبتلا ہوگا جو ان اعضا کے
استعمال ناجایز سے واقع ہو۔ بہرکیف نیکی اور بدی کے نتایج تمہارے ہی لئے
مفید اور مضر ہین خداوند عالم تم سے اور تمہارے اعمال سے مستغنی ہے
اوسکو کسی چیز کی پروا نہین ہے۔ بعض لوگ خدا کے رحم وعنایت پر
بہروسہ کرکے نیک اعمال کو ترک کردیتے ہین۔ اگرچہ کہ خدا رحیم وکریم
ہی مگر صرف اس خیال سے اعمال نیک کا ترک کردینا بھی حماقت مین داخل
ہی۔ کیونکہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ عقلمند وہ شخص ہی جو اپنے نفس پر
ملامت کرے اور طاعت مین مشغول ہو۔ تاکہ اسکا نتیجہ آخرت مین ملے۔
اور احمق وہ ہی کہ اپنے نفس پرستی مین مصروف رہے اور خدا سے

جھوٹی امید رکھے کیونکہ اگر خدا سے سچی اور نیک امید ہوتی تو اوس کے
احکام کی تعمیل کرنا اور نیک اعمال کی رغبت ہونا بھی ضرور ہی۔ بغیر اس کے
صرف اس قسم کا خیال کر لینا ایسا ہی جیسا کہ کوی شخص عالم ہونے کا تو خواہشمند
ہو مگر لکھنے پڑہنے کی کوشش نکرے اور فقط یہہ بات دلمین قرار دیلے
کہ خداوند عالم کریم و رحیم ہی اور اسباب پر قادر ہی کہ بغیر کسب علوم کے بھی دولت
علم سے سرفراز کرے جیسا کہ خاص خاص بندون کے ساتھہ سلوک کیا ہی یہہ بات
ویسی ہی کہ حصول مال کی تو خواہش ہو مگر کسب وتجارت کا کچھہ بھی خیال نہو۔ اور
صرف یہہ مان لیا جاے کہ ہرگاہ خدا خزاین سماوات وارض کا مالک ہی ممکن
ہی کہ کوی خزانہ ہمکو بھی دیدے۔ مگر ہر شخص کو اسطرح کا خیال کر کے کوشش کا
چھوڑ دینا محض احمقی ہی۔ خداوند عالم کا ارشاد ہی کہ لَیْسَ لِلْاِنْسَانَ اِلَّا مَا سَعٰی
یعنے انسان صرف اپنی سعی سے متمتع ہو سکتا ہی۔ اور پہر ارشاد ہوتا ہے
اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۔ یعنے تمہارے اعمال کی جزا تمکو ملیگی۔ اِنَّ
الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ۔ نیک بندے بہشت مین ہین
اور بدکار جہنم مین۔ جب یہہ حال ہی تو انسان کو زاد آخرت کے جمع کرنے
مین ہرگز کوتاہی نکرنی چاہیئے۔ دنیا اور آخرت کا مالک وہی رحیم و کریم ہی

ہماری طاعت سے کچھ اوس کا کرم زیادہ نہین ہوتا۔ اوسکا غایت کرم یہی ہے کہ تمکو نعیم دایم کے حصول کی راہ بتلادے اور نعیم دایم یہی ہی کہ انسان اس چندروزہ دنیا مین ترک شہوات پر قادر ہو لے اور ہوس باطل کے درپی نہو۔ یعنے یہہ خیال نکرے کہ بغیر عمل کے بہی نجات ہوجائیگی کیونکہ بغیر تخم بونے کے درو کی امید کرنا عبث ہی۔ اس لئے ضرور ہی کہ انبیا اور صالحین کی اتباع کیجاسے۔ کہ سوای عمل صالح کے مغفرت کی آرزو بیفایدہ ہی۔ مَن كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا جو شخص مشتاق لقا اپنے رب کا ہو تو اوسکو عمل نیک کرنا چاہیئے۔ اور نیز اسباب کو سمجہنا چاہیے کہ اعمال جوارح کا منشا دل ہی۔ اگر برے افعال سے اپنے جوارح کی حفاظت منظور ہو تو پہلے دل کے صفائی کی کوشش کرے۔ دل کے صفائی کے لئے باطنی تقوی کی ضرورت ہی۔ کیونکہ دل ایک ایسا جز ہی کہ اگر یہہ پاک ہو تو سب جسم اسکے ساتھ پاک ہوجاتا ہی اگر یہہ خراب ہو اور اس مین فساد پیدا ہوجاسے تو تمام جسم مین فساد پیدا ہوجاتا ہی پس اسکے لئے مراقبہ کا التزام ضرور ہے۔

دل کے گناہون کے بیان مین

یہہ بات ظاہر ہی کہ صفات مذمومہ بہت ہین اور اس سے دلکو صاف
کرنے کے طریقہ بھی بے انتہا ہین۔ مگر وہ طریقہ اسوجہ سے کہ انسان
اپنے سب اوقات زینت دنیا کے حاصل کرنے مین کہو دیتا ہی بالکل
مشکل ہوگئے ہین اور اوسکا علم بھی بالکلیہ مندرس ہوگیا ہی۔ (گو کتاب
احیاء علوم کے ربع ثالث اور ربع رابع مین اسکا ذکر بہ تفصیل ہی)
تاہم تین چیز جو بالکل خباثت قلب سے ہین اور جس سے احتراز
ضرور ہی ذکر کئے جاتے ہین یعنے حسد۔ ریا اور عجب ان سے بہت
ہی اپنے دلکو بچانا چاہیئے۔ اگر اس سے نجات ہو تو پہر دوسرے مہلکات
سے بچنے کی توقع ہی اگر اسپر دسترس ہنو تو پہر خدا ہی حافظ ہی۔ جناب
رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین ثَلَاثٌ مُهْلِكَاتٌ شُحٌّ مُطَاعٌ
وَهَوًى مُتَّبَعٌ وَاِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهٖ۔ تین چیز ہلاکت مین ڈالنے والے
ہین ایک بخل ہی یعنے خدا اور خلق کا حق ادا نکرنا دوسرے خواہش نفسانی
کی اطاعت کرنا۔ تیسرے خود بینی۔ حسد بھی بخل کا شعبہ ہی۔ کیونکہ بخیل وہ
ہی کہ جو اپنی چیز غیر کو ندے۔ اور شحیح اوسکو کہتے ہین کہ جو نعمات آلہی
پر قادر ہو اور اوس کے صرف کرنے مین بخل کرے۔ حاسد جب دیکھتا ہی

کہ کوئی شخص نعمات آلہی سے (یعنے علم و مال سے) مالا مال ہی تو اوسکو بہت ناگوار ہوتا ہی۔ بلکہ ہمیشہ اوسکے زوال منزلت کے خواہش کرتا رہتا ہی اگرچہ کسیکی زوال نعمت سے اوسکا کوئی فائدہ نہین ہی مگر اسبات کا دھُن ضرور ہو گا۔ یہہ گویا انتہا درجہ کی خباثت ہی۔ اسواسطے حدیث شریف مین آیا ہی اَلحَسَدُ یَاکُلُ الحَسَنَاتِ کَمَا تَاکُلُ النَّارُ الحَطَبَ یعنے جیسی آگ لکڑی کو کہا جاتی ہی ویساہی حسد نیکیون کو چٹ کرجاتا ہی۔ حاسد ایسا بدبخت ہی کہ کبھی اوسپر رحم نہوگا وہ ہمیشہ عذاب دنیا مین مبتلا رہیگا کیونکہ دنیا مین اکثر بندہ ایسے ہین کہ جو انعام آلہی سے سرفراز ہین اونکا دیکہنا ہی اوسکے لئے جہنم کا کام دیگا۔ جب کہ دنیا کے عذاب کا یہہ حال ہو تو آخرت کا اللہ ہی نگہبان ہی۔ انسان اوسوقت تک حقیقت و لذت ایمان سے مستفیض نہین ہوسکتا جب تک کہ وہ اوس چیز کو جو اپنے لئے پسند اور دوست رکہتا ہی تمام مسلمانون کے لئے دوست نہین رکہتا۔ ظاہر و باطن تمام کے ساتھ ایک قسم کا برتاؤ چاہیئے کیونکہ سب مسلمان مثل بنائے واحد کے ہین اور ایک کو دوسرے سے تائید ملتی ہی چنانچہ سعدی علیہ الرحمہ نے کیا خوب فرمایا ہی **قطعہ** بنی آدم اعضای یکدیگر اند

کہ در آفرینش زیک جوہر اند ✤ چون عضوی بدرد آورد روزگار ✤
دگر عضوہا را نماند قرار ✤ پس جبتک اسقدر ہمدردی اور محبت باہمی انسان
مین نہ پیدا ہو اوسوقت تک ثمرہ اعمال کے امید رکہنا اور ہلاکت سے
بچنے کا خیال کرنا بے سود ہی۔
۲۔ ریا۔ یہہ تو شرک خفی ہی۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِتَّقُوْا الشِّرْکَ الْاَصْغَرَ قَالُوْا وَمَا الشِّرْکُ الْاَصْغَرُ قَالَ الرِّیَاءُ فرمایا
جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ شرک اصغر سے بچو تو
پوچہا حاضرین نے کہ یا رسول اللہ شرک اصغر کیا ہی تو آپ نے فرمایا
کہ ریا ہی۔ اصل معنی ریا کے یہہ ہین کہ باظہار خصایل نیک لوگون کے
دلون مین جگہ پیدا کرنا۔ تاکہ نمایش و منزلت حاصل ہو حب جاہ انسان
مین صرف بوجہ اتباع خواہش نفسانی پیدا ہو جاتی ہی اس مین اکثر لوگ تباہ
اور برباد ہو چکے ہین اور ہوتے جاتے ہین۔ لوگ اگر انصاف کرین
تو سمجہین کہ عادتی اعمال تو رہے درکنار اونکے علوم و عبادات کی
محرک بہی ریا و نمایش ہی اور یہ ایسی بڑی بلا ہی کہ اعمال حسنہ کے
ثواب کو برباد کئے دیتی ہی۔ چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہی کہ جب

بعض شہید قیامت کے دن دوزخ کے طرف کہینچے جاینگے تو عرض کرینگے کہ ای پروردگار یہہ فعل تو ہمنے تیری خوشنودی کے لئے کیا تہا کیا اسکی یہی جزا ہی۔ تو جناب باری سے حکم ہوگا کہ نہین تمہاری یہہ خواہش تہی کہ لوگ تمکو جوانمرد کہین سو تمہاری یہ خواہش پوری ہو چکی یعنے تم لوگون مین شجاع کہلاے پس تمہارے لئے یہی اجر تہا۔ یہی حال علما و حجاج و واعظین وغیرہ کا ہی۔ عجب و کبر و فخر۔ یہہ تو بڑی سخت بیماری ہی۔ عجب وہ ہی کہ آدمی اپنے آپ کو بنظر عظمت اور دوسرے کو بنظر ذلت و حقارت دیکہے۔ اور ہر بات مین منم منم زبان پر ہو جیسا کہ ابلیس لعین کا دعوی تہا کہ اَنَاخَیرٌ مِنہُ خَلَقتَنِی مِنْ نَارٍ وَخَلَقْتَہُ مِنْ طِیْنٍ مین آدم سے اچہا ہون کیونکہ تو نے مجہکو آگ سے پیدا کیا اور آدم کو مٹی سے۔ عجب سے غرض یہہ ہی کہ لوگون مین اپنی توقیر ہو اور ہر کام اور ہر بات مین لوگ اپنی عزت کرین کبر کی یہہ معنی ہین کہ ہدایت نیک کے قبول کرنے سے نفس مین گریز ہو۔ اور تردید قول سے رنج۔ المختصر جو شخص کہ اپنے کو دوسرون سے اچہا سمجہے وہ متکبر ہی۔ بلکہ انسان کو یہہ یاد رکہنا چاہیئے کہ نیک وہ شخص ہی جو خدا کے پاس بہی نیک ہو مگر اسکا معلوم کرنا محال

ہی کیونکہ وہ متعلق بعلم غیب ہی اسکا حال بوقت اخیر معلوم ہوسکیگا۔ یہہ
خیال کر لینا کہ ہم ہی سب سے اچھے ہین جہالت ہی بلکہ چاہئیے تو یہہ
کہ ہر شخص کو اپنے سے اچھا سمجھے۔ مثلاً بچون کو دیکھین تو یہہ خیال
کرین کہ یہہ کم سن ہین انہونے معصیت نہین کی ہی۔ اور ہم گناہ مین
مبتلا ہین۔ بیشک یہہ ہم سے اچھے ہین۔ اگر بوڈھون کو دیکھین تو یہہ خیال
کرین کہ انہونے بوجہ کبر سنی ہم سے زیادہ عبادت کی ہی۔ اس لئے
یہہ ہم سے بہتر ہین۔ اگر عالم ہون تو یہہ سمجھین کہ انکو خدا نے ایسی بزرگی
دی ہی جو ہم مین نہین ہی۔ تو ہم اسکے برابر کیونکر ہوسکتے ہین۔ اگر کسی
جاہل کو دیکھین تو یہہ سمجھین کہ اس نے بوجہہ لاعلمی برائی کی اور ہم نے
جان بوجھکر معصیت کی ہی ہمین پر سخت عذاب ہوگا۔ اگر کافر ہو تو
یہہ خیال کرے کہ شاید یہہ کبھی مسلمان ہوجاے اور اسکا خاتمہ بخیر ہو
ممکن ہی کہ وہ مقبول بارگاہ ہوجاے اور ہم مردود رہین۔ الحاصل
تکبر اوسوقت تک دفع ہو نہین سکتا جب تک کہ پوری طور پر یہہ یقین
نہو جاے کہ بزرگ وہ ہی جو خدا کے پاس بزرگ ہی۔ اور اسکا معلوم
کرنا خاتمہ پر موقوف ہی۔ جب یہہ بات بالکلیہ خاطرنشین ہوجاے تو

رفتہ رفتہ تکبر دفع ہوسکتا ہے کیونکہ خاتمہ کا کسکو علم ہے۔ خدا مقلب القلوب
ہے جس کو چاہا ہدایت پر لایا اور جسکو چاہا گمراہ کیا۔ حسد وغیرہ کے برائیون
مین تو بہت سے احادیث ہین مگر یہان صرف ایک حدیث کا نقل کرنا
باقتضاے مقام کافی ہوگا رَوَیٰ ابْنُ الْمُبَارَكِ بِاِسْنَادِہٖ عَنْ رَجُلٍ اِنَّہٗ
قَالَ لِمُعَاذٍ یَا مُعَاذُ حَدِّثْنِیْ حَدِیْثًا سَمِعْتَہٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلعم
فَبَکٰی مُعَاذُ حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّہٗ لَا یَسْکُتُ ثُمَّ سَکَتَ ثُمَّ قَالَ وَاشَوْقَاہُ
اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِلٰی لِقَائِہٖ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَا مُعَاذُ اِنِّیْ مُحَدِّثُكَ بِحَدِیْثٍ
اِنْ اَنْتَ حَفِظْتَہٗ نَفَعَكَ عِنْدَ اللّٰہِ وَاِنْ اَنْتَ ضَیَّعْتَہٗ وَلَمْ تَحْفَظْہُ
اِنْقَطَعَتْ حُجَّتُكَ عِنْدَ اللّٰہِ تَعَالٰی یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یَا مُعَاذُ اِنَّ اللّٰہَ
تَبَارَكَ وَتَعَالٰی خَلَقَ سَبْعَۃَ اَمْلَاكٍ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ فَجَعَلَ لِکُلِّ سَمَاءٍ مِنَ السَّبْعِ مَلَکًا بَوَّابًا عَلَیْھَا
فَتَصْعَدُ الْحَفَظَۃُ بِعَمَلِ الْعَبْدِ مِنْ حِیْنَ اَصْبَحَ اِلٰی حِیْنَ اَمْسٰی
لَہٗ نُوْرٌ کَنُوْرِ الشَّمْسِ حَتّٰی اِذَا صَعِدَتْ بِہٖ اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْیَا
زَکَّتْہُ وَکَثَّرَتْہُ فَیَقُوْلُ الْمَلَكُ الْمُوَکَّلُ بِھَا لِلْحَفَظَۃِ اِضْرِبُوْا بِھٰذَا

الْعَمَلَ وَجْهَ صَاحِبِهٖ اَنَا صَاحِبُ الْغِيْبَةِ اَمَرَنِيْ رَبِّيْ اَنْ لَّا اَدَعَ
عَمَلَ مَنِ اغْتَابَ النَّاسَ يُجَاوِزُنِيْ اِلٰى غَيْرِيْ قَالَ ثُمَّ تَاْتِي الْحَفَظَةُ
بِعَمَلٍ صَالِحٍ مِّنْ اَعْمَالِ الْعَبْدِ فَتَزَكَّتُهُ وَتُكَثِّرُهُ حَتّٰى تَبْلُغَ بِهٖ اِلَى السَّمَاۤءِ
الثَّانِيَةِ فَيَقُوْلُ لَهُمُ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهَا قِفُوْا وَاضْرِبُوْا بِهٰذَا الْعَمَلِ
وَجْهَ صَاحِبِهٖ اِنَّهُ اَرَادَ بِعَمَلِهٖ عَرَضَ الدُّنْيَا اَنَا مَلَكُ الْفَخْرِ
اَمَرَنِيْ رَبِّيْ اَنْ لَّا اَدَعَ عَمَلَهُ يُجَاوِزُنِيْ اِلٰى غَيْرِيْ اِنَّهُ كَانَ يَفْتَخِرُ
عَلَى النَّاسِ فِيْ مَجَالِسِهِمْ اَنَا مَلَكُ الْفَخْرِ قَالَ وَتَصْعَدُ الْحَفَظَةُ
بِعَمَلِ الْعَبْدِ يَبْتَهِجُ نُوْرًا مِّنْ صَدَقَةٍ وَّصَلٰوةٍ وَّصِيَامٍ قَدْ اَعْجَبَ
الْحَفَظَةَ فَيُجَاوِزُوْنَ بِهٖ اِلَى السَّمَاۤءِ الثَّالِثَةِ فَيَقُوْلُ لَهُمُ الْمَلَكُ
الْمُوَكَّلُ بِهَا قِفُوْا وَاضْرِبُوْا بِهٰذَا الْعَمَلِ وَجْهَ صَاحِبِهٖ اَنَا مَلَكُ
الْكِبْرِ اَمَرَنِيْ رَبِّيْ اَنْ لَّا اَدَعَ عَمَلَهُ يُجَاوِزُنِيْ اِلٰى غَيْرِيْ اِنَّهُ
كَانَ يَتَكَبَّرُ عَلَى النَّاسِ فِيْ مَجَالِسِهِمْ قَالَ وَتَصْعَدُ الْحَفَظَةُ
بِعَمَلِ الْعَبْدِ يَزْهَرُ كَمَا يَزْهَرُ الْكَوْكَبُ الدُّرِّيُّ لَهُ دَوِيٌّ مِّنْ
تَسْبِيْحٍ وَّصَلٰوةٍ وَّصِيَامٍ وَّحَجٍّ وَّعُمْرَةٍ حَتّٰى يُجَاوِزُوْا بِهٖ
اِلَى السَّمَاۤءِ الرَّابِعَةِ فَيَقُوْلُ لَهُمُ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهَا قِفُوْا وَاضْرِبُوْا

بِهٰذَا الْعَمَلِ وَجْهَ صَاحِبِهٖ وَظَهْرَهٗ وَبَطْنَهٗ اَنَا صَاحِبُ الْعُجُبِ
اَمَرَنِیْ رَبِّیْ اَنْ لَّا اَدَعَ عَمَلَهٗ یُجَاوِزُنِیْ اِلٰی غَیْرِیْ اِنَّهٗ كَانَ
اِذَا عَمِلَ عَمَلًا اَدْخَلَ الْعُجُبَ فِیْهِ قَالَ وَتَصْعَدُ الْحَفَظَةُ
بِعَمَلِ الْعَبْدِ حَتّٰی یُجَاوِزُوْا بِهٖ السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ كَاَنَّهُ الْعُرُوْسُ
الْمَزْفُوْفَةُ اِلٰی بَعْلِهَا فَیَقُوْلُ لَهُمُ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهَا قِفُوْا وَاضْرِبُوْا
بِهٰذَا الْعَمَلِ وَجْهَ صَاحِبِهٖ وَاحْمِلُوْهُ عَلٰی عَاتِقِهٖ اَنَا مَلَكُ الْحَسَدِ
اِنَّهٗ كَانَ یَحْسُدُ مَنْ یَتَعَلَّمُ وَیَعْمَلُ بِمِثْلِ عَمَلِهٖ وَكُلُّ مَنْ كَانَ یَاخُذُ
فَضْلًا مِنَ الْعِبَادَةِ كَانَ یَحْسُدُهُمْ وَیَقَعُ فِیْهِمْ اَمَرَنِیْ رَبِّیْ
اَنْ لَّا اَدَعَ عَمَلَهٗ یُجَاوِزُنِیْ اِلٰی غَیْرِیْ قَالَ وَتَصْعَدُ الْحَفَظَةُ
بِعَمَلِ الْعَبْدِ لَهٗ ضَوْءٌ كَضَوْءِ الشَّمْسِ مِنْ صَلٰوةٍ وَزَكٰوةٍ وَحَجٍّ
وَعُمْرَةٍ وَجِهَادٍ وَصِیَامٍ یَتَجَاوَزُوْنَ بِهٖ اِلَی السَّمَاءِ السَّادِسَةِ
فَیَقُوْلُ لَهُمُ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهَا قِفُوْا وَاضْرِبُوْا بِهٰذَا الْعَمَلِ وَجْهَ
صَاحِبِهٖ اِنَّهٗ كَانَ لَا یَرْحَمُ اِنْسَانًا قَطُّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ اَصَابَهٗ
بَلَاءٌ اَوْ مَرَضٌ بَلْ كَانَ یَشْمَتُ بِهٖ اَنَا مَلَكُ الرَّحْمَةِ اَمَرَنِیْ
رَبِّیْ اَنْ لَّا اَدَعَ عَمَلَهٗ یُجَاوِزُنِیْ اِلٰی غَیْرِیْ قَالَ وَتَصْعَدُ

الحفظة بعمل العبد من صوم وصلاة ونفقة وجهاد و
ورع له دوي كدوي النحل وضوء كضوء الشمس ومعه ثلثة
الاف ملك فيجاوزون به الى السماء السابعة فيقول
لهم الملك الموكل بها قفوا واضربوا بهذا العمل وجه صاحبه
واضربوا جوارحه واقفلوا به على قلبه فاني احجب عن ربي
كل عمل لم يرد به وجه ربي انه انما اراد بعمله غير الله
تعالى انه اراد به رفعة عند الفقهاء و ذكرا عند العلماء
وصيتا في المداين امرني ربي ان لا ادع عمله يجاوزني
الى غيري وكل عمل لم يكن لله تعالى خالصا فهو رياء ولا يقبل
الله عمل المرائي قال وتصعد الحفظة بعمل العبد من صلاة و
زكوة وصيام وحج وعمرة وخلق حسن وصمت و ذكر الله تعالى
فتشيعه ملائكة السماوات السبع حتى يقطعوا به الحجب
كلها الى الله تعالى فيقفون بين يديه ويشهدون له
بالعمل الصالح المخلص لله تعالى فيقول الله تعالى انتم الحفظة
على عمل عبدي وانا الرقيب على ما في قلبه انه لم يردني

بِهٰذَا الْعَمَلِ وَاِنَّمَا اَرَادَ بِهٖ غَيْرِیْ فَعَلَيْهِ لَعْنَتِیْ فَتَقُوْلُ الْمَلٰئِكَةُ كُلُّهَا عَلَيْهِ

لَعْنَتُكَ وَلَعْنَتُنَا فَتَلْعَنُهُ السَّمٰوَاتُ السَّبْعُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ثُمَّ بَكٰى مُعَاذُ

وَانْتَحَبَ اِنْتِحَابًا شَدِيْدًا وَقَالَ مُعَاذُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

وَاَنَا مُعَاذُ فَكَيْفَ لِیْ بِالنَّجَاةِ وَالْخَلَاصِ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اقْتَدِیْ وَاِنْ

كَانَ فِیْ عَمَلِكَ نَقْصٌ يَا مُعَاذُ حَافِظْ عَلٰى لِسَانِكَ مِنَ الْوَقِيْعَةِ فِیْ

اَخْوَانِكَ مِنْ حَمَلَةِ الْقُرْاٰنِ خَاصَّةً وَاحْمِلْ ذُنُوْبَكَ عَلَيْكَ اَوْلَا

تَحْمِلْهَا عَلَيْهِمْ وَلَا تُزَكِّ نَفْسَكَ بِتَذَمِّهِمْ وَلَا تَرْفَعْ نَفْسَكَ عَلَيْهِمْ

وَلَا تُدْخِلْ عَمَلَ الدُّنْيَا فِیْ عَمَلِ الْاٰخِرَةِ وَلَا تُرَاءِ بِعَمَلِكَ وَلَا

تَتَكَبَّرْ فِیْ مَجْلِسِكَ لِكَیْ يَحْذَرَ النَّاسُ مِنْ سُوْءِ خُلُقِكَ وَلَا تُنَاجِ رَجُلًا

وَعِنْدَكَ اٰخَرُ وَلَا تَتَعَظَّمْ عَلَى النَّاسِ فَتَنْقَطِعَ عَنْكَ خَيْرَاتُ الدُّنْيَا

وَالْاٰخِرَةِ وَلَا تُمَزِّقِ النَّاسَ بِلِسَانِكَ فَتُمَزِّقَكَ كِلَابُ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

فِی النَّارِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا هَلْ تَدْرِیْ مَاهُنَّ

يَا مُعَاذُ قُلْتُ مَاهِیَ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ كِلَابٌ فِی النَّارِ

تَنْشِطُ اللَّحْمَ مِنَ الْعَظْمِ قُلْتُ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ

يُطِيْقُ هٰذِهِ الْخِصَالَ وَمَنْ يَنْجُوْ مِنْهَا قَالَ يَا مُعَاذُ اِنَّهٗ لَيَسِيْرٌ

عَلَى مَنْ يَسَّرَهُ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ اِنَّمَا يَكْفِيْكَ مِنْ ذٰلِكَ اَنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَتَكْرَهَ لَهُمْ مَا تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ فَاِذَنْ اَنْتَ يَا مُعَاذُ قَدْ سَلِمْتَ ابن مبارک سے روایت ہی کہ ایک شخص نے معاذ سے کہا اے معاذ وہ حدیث بیان کیجئے جو آپ نے جناب رسول مقبول علیہ الصلوۃ والسلام سے سُنی ہی۔ سایل کہتا ہے کہ یہہ سُنتے ہی معاذ اسقدر رونا شروع کئے کہ مین سمجھتا تہا۔ کہ وہ سکوت نکرینگے۔ پہر وہ یکبار ساکت ہوے اور واشوقاہ الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم والی لقائہ کہہ کر بیان کئے کہ جناب رسالت مآب صلعم نے فرمایا ہے کہ اے معاذ مین تجہ سے ایک حدیث کہتا ہون اگر تو اوسکو یاد رکہے تو نفع دیگی تجہ کو اللہ کے پاس۔ اگر تو اُسکو ضایع کردے یا بہول جاے تو پہر قیامت کے دن خدا کے سامنے تو کوی دلیل پیش نکرسکیگا۔ اے معاذ قبل پیدا کرنے زمین و آسمان کے خداوند عالم نے سات فرشتون کو پیدا کیا۔ اور ہر ایک کو ایک ایک آسمان پر دربان مقرر کیا۔ جو فرشتے کہ تحریر اعمال کے لئے معین ہین وہ صبح سے شام تک ہر شخص کے اعمال کو جو کچہہ ہون آسمان پر لے جاتے ہین تو آسمان اول کا دربان

کہتا ہی کہ اس عمل کو صاحب عمل کے پاس ہی پہر لیجاو - مین صاحب
غیبت ہون مجہکو اللہ کا یہہ حکم ہی کہ جو شخص دوسرون کی غیبت کرتا ہی
اوس کے اعمال کو روک دون- پہر یہہ فرشتہ دوسرے شخص کے
نیک اعمال کو لیکر تعریف کرتے ہوے آسمان پر جاتے ہین یہانتک
کہ وہ دوسرے آسمان تک پہنچتے ہین تو وہان کا دربان کہتا ہی
کہ مین فرشتہ فخر ہون مجہکو ایسے شخص کے اعمال کو آگے بڑہانے
کی اجازت نہین ہی کہ جس نے یہہ اعمال صرف منفعت دنیا کے
لحاظ سے کیا ہی کیونکہ یہہ شخص اپنے اعمال کے گہمنڈ پر مجلسون مین
فخر کیا کرتا تہا پہر وہ فرشتہ ایک اور شخص کے نیک اعمال
(جو از قبیل صدقہ و صلواۃ و صوم ہین) نہایت تعجب کے ساتھ لیے ہوے
اُن آسمانون پر سے عبور کرتے ہوے تیسرے آسمان تک
پہنچیگا تو وہان کا دربان کہیگا کہ مین فرشتہ کبر ہون مجہکو حکم ہے
کہ متکبرین کے اعمال کو نہ چہوڑدون یہہ شخص متکبر تہا اوس کے
اعمال اوس کے پاس پہیر لیجاؤ - پہر اور ایک شخص کے اعمال نیک
اسی طرح فرشتہ بڑے فخر کے ساتھ آسمان چارم تک لیجاسینگے

گر موکل آسمان چارم کہیگا کہ مین صاحب عجب ہون اس شخص کے اعمال
مین عجب یعنے عزور شریک ہی مجہکو ایسے شخص کے اعمال کے چہوڑنے
کی اجازت نہین ہی۔ اسیطرح ایک اور شخص کے اعمال حسنہ مثل عروس
کے سلئے ہوے آسمان پنجم پر پہونچینگے تو وہان کا فرشتہ کہیگا کہ مین
صاحب حسد ہون اس شخص کے اعمال کو واپس لیجاو کہ یہہ جب کسیکو
ذی علم یا مثل اپنے کام کرتے ہوے دیکہتا یا کسیکو اچھی حالت مین پاتا
تو حسد وعیب جینی کیا کرتا تہا۔ علی ہذا پہر ایک کے اعمال حسنہ کہ جسکی چمک چاند
کی سی ہوگی (از قبیل نماز۔ زکاۃ۔ حج۔ عمرہ۔ جہاد۔ روزہ) سلئے ہوے
آسمان ششم پر پہونچینگے تو موکل آسمان ششم کہیگا کہ مین صاحبِ رحمت
ہون یہہ شخص کبھی کسی مصیبت زدہ و بلا رسیدہ پر رحم نہین کرتا تھا
بلکہ اس کی عادت تھی کہ ایسے لوگون کی شماتت کرے لہذا مین ایسے
شخص کے اعمال کو اوپر جانے دینے سے ممنوع ہون اسکے اعمال
پہر لیجاؤ اسیطرح پہر ایک کے نیک اعمال (مثل نماز و روزہ نفقہ
وجہاد و اتقا کہ جسکی چمک دمک مثل آفتاب کے ہونگے لیکر ساتوین
آسمان تک عروج کرینگے لیکن جو موکل وہان متعین ہی کہیگا کہ مجہکو

شرم آتی ہی کہ ایسے شخص کے اعمال کو چھوڑون کہ جو اللہ کی خوشنودی
کے لئے تو نہین کئے گئے صرف علما و فقہا کے پاس اپنے علو مرتبت
کے لحاظ سے کئے گئے ہین اس سے تو فقط شہرت منظور تھی۔ بہرحال
جو عمل کہ محض بہ نیت رضاے الٰہی نہ ہو وہ ریا ہی اور عمل ریائی اللہ
تعالیٰ کے پاس مقبول نہین ہی۔ اسکے سوا بعض لوگون کے ایسے اعمال بھی ہونگے
جو ان سب مراتب سے گذر کے خاص بارگاہ قدس مین پہونچ جاینگے
اور کل ملایکہ اوس نیک عمل کی گواہی دینگے یا این جناب باری سے
ارشاد ہوگا کہ تم تو صرف محافظین اعمال ہو اور مین اسکا رقیب ہون
مجھکو اس شخص کے دلی قصد سے آگہی ہی۔ اس نے یہہ عمل خاص
میرے لیے نہین کیا ہی۔ بلکہ دوسرون کے دکھانے کے لئے
کیا ہی اسواسطے مین اس شخص پر لعنت کرتا ہون یہہ سنتے ہی
کل ملایکہ لعنت کرینگے بلکہ آسمان و زمین اور اوس مین رہنے والے
بھی لعنت کرینگے۔ یہہ سنتے ہی معاذ رونا شروع کئے اور ایک
چیخ ماری اور جناب رسالتماب صلعم سے عرض کئے کہ یا رسول اللہ
آپ تو رسول ہین اور مین معاذ ہون تو پھر فرمائیے کہ میری نجات

کی کیا سبیل ہی تو آپ نے فرمایا کہ میری اقتدا کرو گو تمہارے اعمال مین
نقص ہو۔ اے معاذ ابنای جنس کے غیبت سے (خاصۃً مسلمانون
کے اور عموماً سب کے غیبت سے) اپنی زبان کو بچاؤ۔ اپنی برائی کو اپنے
ہی تک محدود رہنے دو۔ دوسرون کے فتراک مین مت باندہو۔ اورون
کی مذمت کرکے تم اپنے کو مت رسوا کرو۔ اعمال دنیا کو اعمال آخرت
مین مت شریک کرو۔ ریا مت کرو۔ تکبر کو چھوڑ دو کہ تمہاری بدخلقی سے
جو لازمہ کبر ہی لوگ خایف نہو جائین لوگون کو دشنام مت دو۔ تاکہ
دوزخ کے کتے تمکو نہ کاٹ کہائین۔ وہ جو خداوند عالم کا ارشاد ہی
والناشطات نشطا ای معاذ تم جانتے ہو کہ ناشطات کیا ہی تو معاذ نے
عرض کیا کہ میرے مان باپ آپ پر قربان ہون یا رسول اللہ آپ ہی
فرمائیے کہ وہ کیا ہی تو آپ نے کہا کہ وہ دوزخ کے کتے ہین ہڈیون
سے گوشت جدا کرتے ہین۔ تو معاذ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ایسی
خصلتون کا اختیار کرنا تو بہت دشوار معلوم ہوتا ہی۔ معلوم نہین کہ نجات
کیونکر ہو۔ تو ارشاد ہوا کہ ای معاذ اگر اللہ چاہے تو سب کچھ آسان ہی
مگر انسان کو اسقدر لحاظ ضرور ہی کہ جو چیز اپنے لئے پسند کرے وہ غیر کے

لئے بھی ویسی ہی عزیز رکھے اور جو چیز اپنے لئے ناپسند کرے وہ غیر کیلئے بھی اچھی نہ سمجھے اگر یہ بات ہوجاے تو پھر سلامتی ہی۔ خالد بن معدان کہتے ہین کہ اس حدیث کے سننے کے بعد مین نے کسیکو معاذ سے زیادہ قرآن کی تلاوت کرتے ہوے نہین دیکھا۔ بہرحال ان ابواب کے حصول کا خیال لازم ہی۔ یہہ سب خرابیان صرف اسوجہ سے پیدا ہوجاتے ہین کہ اکثر لوگ علم کو صرف جاہ ومنزلت کے لئے حاصل کرتے ہین اور اسی وجہ سے اس بلا مین پھنس جاتے ہین بلکہ ان سے تو جاہل ہی اچھے کہ ایسے امور سے کوسون بھاگتے ہین۔ اسواسطے ان مہلکات سے حذر کرنا اور اپنے قلب کے صفائی کی فکر کرنا بہت ضرور ہی۔ یہہ تینون خصلتین جو ذکر ہوچکین امہات خبایث قلب سے ہین اور اسکی جڑ حُبّ دنیا ہی۔ اسواسطے جناب رسالت آب فرماتے ہین کہ حُبُّ الدُّنْيَا رَاْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ اور وہ جو الدُّنْيَا مَزْرَعَةُ الْاٰخِرَةِ ہے صرف اوس شخص کے لئے ہی جو دنیا کو اوسیقدر اختیار کرے کہ جس سے امور دینی مین تائید ہو۔ اور جسکی نیت یہہ ہو کہ صرف تنعمات دنیا مین پھنسے رہین اوس کے لئے تو باعث ہلاکت ہی۔ یہانتک تو ظاہر تقوی کا ذکر بقدر ضرورت بیان ہوچکا۔ پس

اولاً ان معاملات کا امتحان انسان اپنے نفس کے ساتھ کرے اگر اس مین کامیابی ہو تو پہر احیاء العلوم کا مطالعہ کرے کہ جس مین باطن تقوی کا ذکر ہی۔ جب باطن تقوی سے بھی دل کی آراستگی ہو جاے تو اوسوقت بندہ اور خدا کے درمیان جو حجاب ہی رفع ہو جائیگا۔ انوار معارف منکشف ہونگے چشمہ ہای علوم نافعہ دریای دل سے جاری ہونگے۔ اسرار ملک و ملکوت کہل جائینگے۔ اور اوسوقت اون علوم باطنی پر بصیرت و قدرت حاصل ہو جائیگی کہ جس کے مقابلہ مین یہہ علوم ظاہری کہ جنکا ذکر تک صحابہ و تابعین رضی اللہ تعالی عنہ کے زمانہ مین نہین تھا نظر سے گر جائینگے اگر باین ہمہ اسی قیل و قال اور جھگڑے مین مبتلا رہنا پسند ہو تو بڑی ہی مصیبت کی بات ہی اور بے انتہا حسرت و ندامت کا معاملہ ہے۔

آداب صحبت و معاشرت باخدا و با بندگان خدا

انسان کے حضر و سفر اور خواب و بیداری بلکہ موت و حیات مین جو رفیق ہی وہ وہی پروردگار ہی جو سبکا مالک اور خالق ہی۔ اور رفیق بھی ایسا کہ جب تم یاد کرو تو تمہارے ساتھ ہی۔ چنانچہ کس مہربانی سے

ارشاد ہوتا ہے کہ اَنَا جَلِیْسُ مَنْ ذَکَرَنِیْ اور جب بوجہ قصور عبادت و
ظہور معصیت کے کسیکا دل شکستہ ہو تو اوسکی عنایت کارموسیائی کریگی
چنانچہ حکم ہوتا ہے اَنَا عِنْدَ الْمُنْکَسِرَۃِ قُلُوْبُہُمْ مِنْ اَجَلِیْ۔ اگر انسان
ذرا اسباب کو خوب سمجھ لے تو کیا سوای اللہ کے اور کسیکو اپنا معین
و حامی خیال کرسکتا ہے۔ ہرگز نہین پس تمام اوقات اسی ملازمت فکر مین
صرف ہونا سرمایۂ نجات ہے۔ اگر اسکا التزام محال ہو تو جب کبھی رات دن
مین موقع ملے اسپنے صاحب کے طرف رجوع کرنا۔ اور بعجز و الحاح
اسپنے حاجات کا پیش کرنا بہت ضرور ہے اسیکو خلوت کہتے ہین اور
اس خلوت مین آداب مع اللہ کا لحاظ چاہیئے جو چودہ ہین۔ ۱ سر جھکائے
رہین اور آنکھین بند ہون ۲ بالکلیہ خداوند عالم کیطرف متوجہ ہون۔
۳ ساکت رہین ۴ جوارح مین سکون ہو ۵ امتثال اوامر کی پابندی ہو
۶ اور نیز اجتناب از نواہی کی بھی ۷ راضی برضاے الٰہی ہو۔
۸ مداومت ذکر کے قلب و لسان سے رہے ۹ فکر نعماے الٰہی ہو۔
۱۰ حق بات کا اختیار کرنا باطل کا ترک کرنا ۱۱ مخلوقات سے ہر حال
مین قطع امید کرنا ۱۲ خضوع بخوف و ہیبت الٰہی ۱۳ انکسار مع الحیاء

۱۴ حیلۂ کسب سے ہاتھ دہونا کیونکہ خدا رزق کا ضامن ہے۔ وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰهِ رِزْقُهَا اللہ کے فضل پر توکل کرنا کیونکہ سوائے خدا کے کوئی مربی نہین ہے۔ یہہ آداب اسطرح اختیار کئے جائین کہ گویا عادت مین داخل ہو جائین۔ کیونکہ یہہ آداب اوس مالک کے ساتھ ہین جو ایک لحظہ اپنے بندون سے جُدا نہین ہوتا۔ مخلوقات کی محبت و ملاقات ایسی نہین ہے کہ وہ کبھی ملتے ہین اور کبھی جدا رہتے ہین۔ اگر کوئی عالم ہے تو اوسکو معلوم کرنا چاہئے کہ عالم کے سترہ آداب ہونے چاہئین۔

آداب عالم

۱ بردباری ۲ لزوم حلم ۳ مجلس مین وقار اور آئین کے ساتھ بیٹھنا ۴ بندگان خدا کے ساتھ تکبر نکرے مگر ظالم کے ساتھ تاکہ اوسکو زجر ہو ۵ محافل ومجالس مین تواضع کا لحاظ رکہنا ۶ ترک ہزل ومزاح ۷ شاگردون پر مہربانی کرنا اور جہال سے درگذرنا ۸ نیک تفہیم سے بلید الطبع کی اصلاح کرنا ۹ بلید الطبع پر غضب نکرنا ۱۰ جو بات معلوم نہو اوس سے صاف اقرار کرنا اور کچھ شرم نکرنا۔

١١ سایل کے تفہیم مین جہانتک ممکن ہو کوشش کرنا ١٢ دلیل کو ماننا گو دشمن بھی پیش کرے - ١٣ سچی بات کا ماننا اگرچہ اپنے سے کم مرتبہ شخص کہے ١٤ طالبعلمون کو مضر علم کے حاصل کرنے سے جیسا سحر و نجوم و رمل وغیرہ منع کرنا ١٥ طلباء کو اسباث سے منع کرنا کہ وہ علوم نافع یعنے علوم دین سے دنیوی اغراض متعلق نکرین ١٦ طلباء کو قبل ازادای فرض عین فرض کفایہ کے طرف رجوع کرنے سے منع کرنا فرض عین یہہ ہی کہ ظاہر و باطن تقوی سے آراستہ ہو ١٧ پابندی عمل کیونکہ بغیر عمل کے دوسرون پر نصیحت موثر نہین ہوتی -

آداب طلبا

١ اوستاد کو سلام کرنا اور باجازت اوکی خدمت مین حاضر ہونا ٢ اوستاد کے سامنے بڑھ زبانی نکرنی ٣ جب تک اوستاد کسی بات کو نہ پوچھے اپنی طرف سے کچھہ بیان کرے ٤ جب تک اوستاد کی اجازت نہو کوی چیز طلب نکرنا ٥ اوستاد کے قول سے تعارض نکرنا - یعنے یہہ کہنا کہ فلان شخص نے آپ کے برخلاف اسطرح بیان کیا ہی - ٦ خلاف رای اوستاد کے کوی کام

نکرنا ۷ جس مجلس مین اوستاد موجود ہو پہر دوسرے شخص سے سوال
کرنا یا مشورت کرنا منع ہی ۸ اوستاد کے سامنے باادب بیٹھے اور تبسم وغیرہ
نکرے ۹ اگر اوستاد غمگین یا فکرمند ہو تو زاید سوالات نکرنا چاہیے۔
۱۰ جب اوستاد اٹھے تو آپ بہی تعظیماً اُٹھ کہڑے ہونا چاہیے۔ ۱۱
جب اوستاد مجلس سے اوٹھے تو اوس سے باتین اور سوال کرتا ہوا پیچھے پیچھے نہ چلے
۱۲ راستے مین چلتے چلتے سوال نکرین الّا یہہ کہ وہ اپنے قیامگاہ کو
پہنچ جائین ۱۳ استاد سے بدظنی نکرے۔ گو اوستاد سے کوئی
فعل مکروہ سرزد ہوا ہو۔ اگر اس قسم کا خیال بہی ہو تو وہ قول جو موسیٰ
علیہ السلام نے خضر علیہ السلام سے کہا تہا یاد کرے جو یہہ تہا "کیا تم نے
بغرض ہلاکت اہل کشتی کے کشتی کو توڑ دیا تہا" گو اس طرح موسیٰ علیہ السلام
نے ابتداءً خضر علیہ السلام کے حرکت کو مکروہ خیال کر کے کہا مگر
درحقیقت چونکہ وہ فعل شریعت باطن کے موافق تہا لہذا آخر پہر اوسکی
تصدیق کی۔

اولاد کے آداب والدین کے ساتھ

۱ جو بات ماں باپ کہین اوسکو مانین ۲ والدین کی تعظیم ہر وقت

ملحوظ رہے ۔۳ اطاعت اگرچہ مضر ہو (مگر یہہ کہ حدمعصیت تک پہونچ جاے) لازم سمجھے ۴ چلنے مین ماںباپ پر سبقت نکرے ۵ والدین کے سامنے بلند آواز سے گفتگو نہ کرے ۶ اگر والدین بلائین تو کہے کہ جی حاضر ہوا یعنے بالفاظ تعظیم جواب دے ۷ ہر بات اور ہر کام مین والدین کے رضامندی کا خیال رہے ۸ والدین کے ساتھ بعجز و تواضع پیش آے ۔ انکی خدمت خود کرے ۹ والدین پر کسی بات کی منت نرکھے ۱۰ کبھی اونپر بنظر غضب نہ دیکھے ۱۱ ترش روئی سے نہ پیش آئے ۱۲ بغیر اذن والدین کے سفر نکرے ۔ ہر ایک انسان کے لئے استاد اور والدین کے بعد دوسرے لوگ تین قسم کے ہین دوست ۔ جان پہچان ۔ اجنبی ۔

آداب معاشرت اصناف خلق کیساتھ

پس اگر انسان کو اجنبیون سے معاملہ پڑجاے تو امور ذیل کا لحاظ رکھے ۱ اونکی گفتگو مین دخل ندیا جاوے ۲ اونکی بیہودہ باتین مانی نہ جائین ۳ اگر اون کے زبان سے کچھ الفاظ ناملایم بھی سنے تو اوس سے درگذر کرے ۔۴ اون سے زیادہ ربط و ضبط

نہ بڑہا وین اور نہ اپنا کوہی راز یا حال اونسے بیان کرین ٥ اگر کوئی
فعل بد اون سے سرزد ہو تو بشرط امید قبول اوسپر متنبہ کرے۔
احباب و اخوان کے ساتھ ملاقات رکہنے مین دو باتون کا لحاظ
چاہئیے۔ اول یہہ کہ ایا وہ صحبت و محبت رکہنے کے لایق ہین کہ
نہین۔ کیونکہ ہر شخص دوستی کے لایق نہین ہوسکتا۔ جناب رسالتمآب
صلعم فرماتے ہین اَلْمَرْءُ عَلٰى دِيْنِ خَلِيْلِهٖ فَلْيَنْظُرْ اَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ
یعنے یہہ کہ انسان اپنے دوست کا طریقہ اختیار کرتا ہی۔ اس لئے
جس سے دوستی کیجاے پہلے اوسکی حالت دریافت کیجاے بہر حال
جب ایسا کوی رفیق ملجاے تو پہر یہہ دیکھنا چاہئیے کہ اوس مین
شرایط مفصل ذیل ہین کہ نہین۔ عاقل ہو کیونکہ احمق کی صحبت سے
بجز وحشت اور قطع محبت کے کوی نتیجہ ہی نہین ہی۔ اور نیز یہہ کہ
احمق سے سواے مضرت کے نفع کی توقع نہین۔ گو اوس کے
نیت مین نفع پہونچانا ہو۔ جناب علی کرم اللہ وجہ فرماتے ہین۔
وَلَا تَصْحَبْ اَخَا الْجَهْلِ وَاِيَّاكَ وَاِيَّاهُ ٥ فَكَمْ مِنْ جَاهِلٍ اَرْدٰى
صحبت مت رکہہ جاہل سے اور بچا اپنے کو اوس سے + بہت سے جاہلون نے ہلاک کیا ہی

حَکِیْمًا حِیْنَ وَاخَاہُ ٭ یُقَاسُ الْمَرْءُ بِالْمَرْءِ ٭ اِذَا مَا الْمَرْءُ مَا شَاہُ ٭ کَحَذْوِ

دانشمند کو جبکہ اوس سے دوستی کیگئی قیاس کیا جاتا ہی آدمی آدمی کے ساتھ جبکہ اوس کے ساتھ ہوتا ہے۔ جیسا کہ مقابلہ

النَّعْلِ بِالنَّعْلِ اِذَا مَا النَّعْلُ حَاذَاہُ ٭ وَلِلشَّیْءِ مِنَ الشَّیْءِ ٭ مَقَایِیْسُ

کفش کا کفش سے کیا جاتا ہی جبکہ کفش مقابل ہو کفش کے ایک چیز کو دوسری چیز سے قیاس اور

وَاَشْبَاہُ ٭ وَلِلْقَلْبِ عَلَی الْقَلْبِ ٭ دَلِیْلٌ حِیْنَ یَلْقَاہُ ٭

مماثلت کا موقع ہی اور دل کو دل سے راہ ہوتی ہے جب آپس مین ملاقات ہو

۲ خلق - بدخلق سے قطع تعلق کرنا چاہئے بدخلق وہ ہے کہ جو غضب و شہوت کے وقت اپنے نفس پر حاوی نہو سکے - چنانچہ علقمہ عطاردی نے وفات کے وقت اپنے صاحبزادہ کو کیا خوب نصیحت کی ہی - کہ ای فرزند تو ایسے شخص سے دوستی اختیار کر کہ جس سے تیرے مال و آبرو کی حفاظت ہو - اور جس کی صحبت تیری زینت کا باعث ہو - اور وہ ایسا شخص ہو کہ بوقت حاجت تیری اعانت کر سکے - اگر تو اوس کے ساتھ نیکی سے پیش آئے تو وہ بھی تیرے ساتھ ویسا ہی سلوک کرے - تیری نیکیون کا اظہار کرے اور بدیون کو چھپائے - اور جسکو تیرے قول و فعل پر اعتبار ہو اور تیری ترقی مناصب کا خواہان ہو - اور بالفرض اگر اختلاف راے بھی ہو تو تیری

راے کو مقدم سمجھے - جناب علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہین اِنَّ اَخَاكَ
سچا دوست
اَلْحَقَّ مَنْ كَانَ مَعَكَ وَمَنْ يَضُرُّ نَفْسَهُ لِيَنْفَعَكَ وَمَنْ اِذَا
وہی جو تیرے ساتھ ہو اور تیرے نفع کیلئے اپنا نقصان بھی گوارا کرے اگر زمانہ
رَيْبُ الزَّمَانِ صَدَّعَكَ شَتَّتَ فِيْكَ شَمْلَهُ لِيَجْمَعَكَ -
سے کچھ تجھکو گزند پہنچے تو وہ ہر طرح کی پریشانی تیری اطمینان کیلئے برداشت کرے
۴ مرد صالح ہو - فاسق کی صحبت اختیار نکرنی چاہیئے کیونکہ جس شخص کے
دل مین خدا کا خوف ہوگا وہ کبھی گناہ کبیرہ پر اصرار نکریگا - اور جسکو اللہ کا
ڈر نہو گا وہ نفس کی شرارت سے بچ نہین سکتا - اور بہت جلد اوسکی حالت
بدلتی جاتی ہی - قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تُطِعْ
مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ - وَكَانَ اَمْرُهُ فُرُطًا -
جناب باری عزاسمہ کا ارشاد ہوتا ہی کہ ای محمد تم مت اطاعت کرو اوس شخص
کی کہ جس کا دل اللہ کے ذکر سے غافل ہی - اور صرف ہوای نفسانی مین مبتلا
ہی کہ ایسی شخص کا انجام تباہی ہی - اس سے صاف ظاہر ہے کہ فاسق لایق
صحبت نہین ہی - ہمیشہ فسق ومعصیت کا دیکھنا دلکو سخت کو دیتا ہے - کیونکہ
کثرت وقوع سے گناہ کے ہیبت دل سے جاتی رہتی ہے - چنانچہ غیبت

کو بھی لوگ کچھ نظر عظمت سے نہین دیکھتے حالانکہ وہ بڑی بلا ہی۔ اور بد ترین معائب و گناہ سے ہی۔ جیسے کہ ایک عالم کو حریر و طلا کا استعمال جسطرح ناجایز ہی اوس سے بھی غیبت بُری ہی۔

۴ حریص نہو۔ حریص کی صحبت بھی سم قاتل ہی اوس سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ کیونکہ انسان بالطبع تشبہ اور اقتدا پر مجبور ہی۔ جیسی صحبت ہو ویسا رنگت آجاتا ہی۔ بلکہ اکثر طبع سلیم طبع فاسد کے متبع ہوجاتی ہے۔ اور صاحب طبع سلیم کو اسکی خبر بھی نہین ہوتے۔ پس اگر حریص کی صحبت اختیار کروگے تو تم بھی حریص ہوجاوگے۔ اور اگر زاہد کی صحبت اختیار کروگے تو زاہد بنجاؤگے جناب علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہی کہ أَحْيُوا الطَّاعَاتِ بِمُجَالَسَةِ مَنْ يُسْتَحْيَ مِنْهُ یعنے زندہ کرو تم عبادت کو ان لوگون کے صحبت سے جو عبادت سے زندہ ہین یعنے اپنے اوقات کو عبادت مین بسر کرتی ہین

۵۔ صادق ہو۔ جھوٹے کی صحبت مت رکھو کیونکہ جھوٹے آدمی سے اکثر دہوکا ہوتا ہی۔ جھوٹی بات مثل سراب کے ہی کہ جس سے امور بعید قریب نظر آتے ہین۔ اور قریب بعید۔ اِن خصلتون کے اختیار کرنے مین اکثر صحبت اہل مدارس (یعنے علما و طلبا) و اہل مساجد (زاہدین) خارج

ہوتی ہی۔ پس دو باتون مین سے ایک بات اختیار کرو یا تو عزلت و تنہائی کہ جو موجب سلامتی ہی یا دوستون کے اخلاق کا اندازہ کرکے اون سے صحبت اختیار کرو۔

دوست تین قسم کے ہین ایک دوست عقبیٰ کہ جس مین سوای دینداری کے تم کچھ نہ دیکھوگے۔ دوسرا دوست دنیا کہ جو اخلاق حسنہ سے آراستہ ہو تیسرا دوست مونس کہ جس مین کسی قسم کا شر و فساد نہو ابوذر رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ اَلْوَحْدَۃُ خَیْرٌ مِنْ جَلِیْسِ السُّوْءِ وَالْجَلِیْسُ الصَّالِحُ خَیْرٌ مِنَ الْوَحْدَۃِ تنہائی بدصحبت سے اچھی ہے اور اچھی صحبت تنہائی سے بہتر ہی۔ عوام الناس تین قسم کے ہین ایک تو مثل غذا کے ہین یعنے اون سے طبیعت سیر نہین ہوتی یہہ تو علما ہین۔ اور دوسری مثل دوا کے ہین کہ کبھی اونکی ضرورت ہوتی ہی اور کبھی نہین۔ تیسری مثل بیماری کے ہین کہ ان کی احتیاج تو نہین ہی مگر کبھی آدمی امنین مبتلا ہوجاتا ہی۔ اور وہ کہ جن سے نہ تو کچھ نفع ہو اور نہ موانست جیسا فاسق۔ مبتدع۔ کذاب وغیرہ ایسے لوگون سے تو بلحاظ دفع شر مدارات کرنی چاہئیے۔ چنانچہ جناب رسالت مآب صلعم ارشاد فرماتے ہین کہ مُدَارَاۃُ النَّاسِ صَدَقَۃٌ۔

تالیف قلوب صدقہ ہی یعنے تالیف قلوب کا ثواب مثل ثواب صدقہ کے ہی۔ مگر جو لوگ کہ مثل بیماری کے ہین اونکا وجود بھی مصلحت سے خالی نہین ہی اونکے دیکھنے سے انسان کو برے افعال پر آگہی ہوتی ہی اگر انسان مین مادۂ عبرت ہو تو ایسے لوگون سے بہت کچھ اثر پذیر ہوسکتا ہی۔ سعید وہی جو دوسرون کی نصیحت قبول کرے اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰۃُ الْمُؤْمِنِ کی یہی معنی ہین عیسے علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ آپ کو کس نے ادب سکہلایا تو آپ نے فرمایا کہ مجکو کسی نے ادب نہین سکہلایا مگر یہہ کہ مین جاہلون کو دیکھتا تہا اور عبرت حاصل کرتا تہا۔ حقیقت مین آپکا قول بہت سچا ہی اگر لوگ برُے افعال واقوال سے بچین تو اونکا ادب مکمل ہو جائیگا اور کبھی اونکو تعلیم کے حاجت نہ رہیگی۔

بیان رعایت حقوق صحبت

جب تمکو کسی سے مصاحبت ومحبت ہو تو تمکو آداب صحبت کا لحاظ رکہنا بھی ضرور ہے اگرچہ آداب صحبت بہت ہین مگر مختصراً کچھہ ذکر کئے جاتے ہین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہی کہ مَثَلُ الْاَخَوَیْنِ مِثْلُ الْیَدَیْنِ تَغْسِلُ اِحْدٰاھُمَا الْاُخْرٰی ۔ دو دوست مثل دو ہاتھ کے ہین جو ایک

دوسرے کو دہوتا ہے ایک مرتبہ حضرت ایک باغچہ مین تشریف لیگئے
اور وہان سے دو مسواک لئے ایک سیدھا اور ایک ٹیڑا۔ ٹیڑا تو آپنے لئے
رکہے اور سیدہا بعض اصحاب کو جو ہمراہ تھے عنایت فرمائے تو صحابہ نے
عرض کیا کہ یا رسول اللہ اس کے تو آپ ہم سے زیادہ تر مستحق تھے تو آپنے
فرمایا کہ جب کسیکو کسی سے ملاقات و مصاحبت ہوتی ہی تو اگرچہ وہ صحبت ایکساعت
کی بہی ہو۔ مگر اوس کی نسبت حق اللہ کی نگہبانی یا عدم نگہبانی کا سوال ہوگا یعنی
حقوق صحبت کا اور نیز جناب رسالت مآب فرماتے ہین کہ جب دو شخص
آپس مین دوست ہون تو خدا کے پاس زیادہ تر وہ شخص محبوب ہی جو
اپنے دوست کے ساتہہ زیادہ رعایت سے پیش آتا ہو۔

آداب صحبت

۱ ایثار مال۔ اگر ایثار ہنو سکے تو جسقدر ممکن ہو حاجت کے وقت مدد کرے
۲ اعانت ذاتی بطیب خاطر بلا درخواست ۳ حفاظت راز سترعیوب
اور ایسی چیز کے معلوم کرانے سے سکوت کرنا کہ جس سے اپنے دوست
کی ناخوشی کا احتمال ہو۔ ۴ اگر لوگ اپنے دوست کی تعریف کرین تو
اوسکا اظہار اپنے دوست پر کرنا اور خود بہی اوس سے خوش ہونا

۵ اگر اپنے دوست کے متعدد نام ہون تو جو نام اوسکو مرغوب ہو اوس سے
پکارنا اور اوس کے محاسن کا ذکر بلا افراط و تفریط کرنا۔ نیک افعال کی
ستایش کرنی اور برائیون سے درگذرنا۔ اور بشرط ضرورت بہ تلطف و مدارا
نصیحت کرنا ۶ دوست کے قصور سے (باوجود قدرت انتقام)
درگذر کرنا اور کسی قسم کی ملامت نکرنی ۷ غائبانہ اپنے دوست کیلئے
(خواہ زندگی مین ہو یا بعد موت) دعاے خیر کرنا۔ کہ ایسی دعا کبھی رد
نہین ہوتی ۸ دوست کے اہل و عیال سے (بعد وفات دوست) اور
عزیز و قریب سے اوسی محبت و مروت سے پیش آنا جیسا کہ زندگی مین
عادت ہو ۹ دوست کو کسی قسم کی تکلیف ندینا تا بامکان دوست کے
مشکلات مین مدد کرنا۔ جاہ و مال کے حاصل کرنے مین اپنے دوست
سے استمداد نہ چاہنا کہ اس سے اکثر تفرقہ پیدا ہوتا ہی۔ جس بات مین اپنے
دوست کی خوشی ہو اوس مین اپنی بھی خوشی سمجھنا۔ اور جس مین اوس کی
ناخوشی ہو اوس سے خود بھی ناخوش ہونا۔ پس جب تک اس قسم کا
برتاو سرًا و علانیۃً نہو اوسوقت تک آدمی درجۂ اخلاص مین کامل نہین
ہوتا۔ حاصل یہ کہ محبت و مروت خالصًا لوجہ اللہ ہو۔ کیونکہ بغیر اوسکے

اس قسم کے رعایتوان کا ملحوظ رکھنا ازقبیل محالات ہی ۱۰ اگر دوست سے
ملاقات ہو تو پہلے آپ سلام کرنا - مجلس مین اپنے دوست کو اچھی جگہہ دینا
۱۱ جب دوست سے ملاقات ہو تو حالت دوست کی اتباع کرنا - مثلاً
اگر دوست کہڑا ہو تو خود بھی تعظیما کہڑے رہنا ۱۲ اجب تک دوست گفتگو
کرتے رہیے آپ خاموش رہنا اور قطع سخن نکرنا - حاصل کلام اپنے
دوست سے کے ساتھہ ایسا برتاو کرنا جو کسیطرح ناگوار نہو - پس اسطرح جو شخص
اپنے دوست کے ساتھہ مدارات نکرے وہ دنیا اور آخرت کے وبال
مین مبتلا ہوگا - یہان تک تو عوام الناس اور احباب کے ساتھہ برتاؤ
کرنیکا ذکر ہوا - اب اون لوگون کا ذکر کیا جاتا ہے کہ جن سے فقط تعارف
ہو یعنے وہ لوگ جو نہ برتبہ اصدقا ہون اور نہ عوام بلکہ شناسا ہون
ایسے لوگون سے ہمیشہ ڈرتے رہنا چاہئیے - کیونکہ دوست تو ہر حال مین
معین ہوگا - اور جس سے کسی قسم کا تعارف ہی نہو وہ تو کسی معاملہ مین دخل
ہی ندیگا - مگر جو لوگ شناسا ہین اور بظاہر دوستی کا دم بہرتے ہین انہین
سے ہر قسم کے نقصان کا اندیشہ ہی ایسے لوگون سے جہانتک ممکن ہو
اپنی صحبت کو کم کرنا چاہئیے - اگر بالفرض آدمی ایسے لوگون مین کہین

(مثلاً درس گاہون مین یا مساجد مین یا بازار وغیرہ مین) پہس جاسے تو کبھی ان کو بنظر حقارت نہ دیکھے گو بظاہر وہ خفیف وحقیر ہی ہون کیونکہ ممکن ہی کہ خدا کے پاس اونکی منزلت زیادہ ہو۔ اور ایسے لوگون کو اونکے تمول اور وجاہت دینوی کے لحاظ سے بنظر عظمت دیکہنا بھی منع ہی کہ حب دنیا مین گرفتار نہو جاسے جو باعث ہلاکت ہی۔ جناب رسالتمآب صلعم فرماتے ہین کہ مَنْ تَوَاضَعَ لِغَنِيٍّ لِغِنَاهُ ذَهَبَ ثُلُثَا دِيْنِهِ۔ جو شخص کسی تونگر کے مدارات صرف اوسکی مالداری کے وجہ سے کرسے تو اوس کے دین سے دو ثلث گہٹ جائینگے۔ خدا کے پاس دنیا ومافیہا کی کچھ بھی قدر ومنزلت نہین ہی۔ بس انکو اسبات سے پرحذر رہنا چاہئے کہ حصول دنیا کے فکر مین کہین دین برباد نہو جاسے۔ وگرنہ بروردگار کے سامنے خفت ورسوای ہوگی اور اس طمع سے خود اہل دنیا کے پاس تم ذلیل ہوجاوگے اور اون سے تمھین کوی نفع نہوگا۔ اور جو لوگ کہ صرف مالداری کے لحاظ سے تمہاری خاطر ومدارات کرین اور یہ تعظیم وتکریم پیش آئین وہ بہروسہ کے لایق نہین ہین کیونکہ تجربہ سے یہہ بات ثابت ہی کہ سچی محبت کرنے والے بہت کم ہین اور امید

ہنین کہ حاضر و غائب لوگ کسی سے یکسان لطف و مہربانی سے ساتھ برتاو کرین
اکثر غائبانہ شکایت ہو جاتی ہی اور ایسا ہونا بعید از قیاس بھی ہنین ہی۔ کیونکہ
جب ہم انصاف کی نظر سے دیکھین تو ضرور اسبات کا اعتراف کرنا ہوگا کہ
ہم بھی دوسرون سکے نسبت ایسا ہی پیش آتے ہین بلکہ اپنے والدین
اور عزیز و اقارب اور اساتذہ سکے ساتھ بھی ایسے ایسے امور کا انتساب
کرتے ہین جو شاید کبھی بالمشافہہ ذکر نکر سکین سگے۔ پس اگر کوئی ہماری بھی
شکایت کرسے تو کیا عجب ہی۔

اہل دنیا سے مال و جاہ اور اعانت سکے توقع کو بھی قطع کرنا چاہیے کیونکہ
طامع اپنے مقاصد کو کم حاصل کرتا ہی بلکہ جسقدر طمع زاید ہوگی اوسیقدر
ذلت حاصل ہوگی۔ اگر کسی سنے انجاح مرام مین تائید کی ہو تو خدا کا بھی شکر
ادا کرو۔ اور اوس متوسل کا بھی کیونکہ بغیر ادا کرنے شکر متوسل کے خدا کا
شکر بھی کمل نہین ہوتا۔ حدیث شریف مین آیا ہی کہ مَن لَم یَشکُرِ النَّاسَ
لَم یَشکُرِ اللہَ تعَالیٰ جو بندو ن کا شکر ادا نہین کرتا وہ خدا کا بھی شکر
یعنے شکر کامل ۱۲
ادا نہین کرتا۔ اور اگر کوئی تائید سے پہلو تہی بھی کرسے تو اوس سے
نہ تو ناخوش ہونا چاہئے۔ اور نہ شکایت کرنی چاہئے کیونکہ مسلمان کے

تو یہہ تعریف ہی کہ دوسرون کے عذر کو قبول کرے۔ اور منافق وہ ہی کہ جو محض لوگون کی عیب چینی کرے۔ ایسی حالت مین تو صرف یہہ خیال کر لینا مناسب ہوگا کہ یہہ عدم تائید شاید کسی ایسے عذر خاص پر محمول ہی کہ جس سے ہمین آگہی نہین ہی۔ اور جب تک کہ اسباب کا ثبوت یقینی نہو کہ ہماری نصیحت غیر کے حق مین اثر پذیر ہو گی اوسوقت تک کسیکو نصیحت بہی نہ کرنی چاہیے۔ ورنہ الانقاض پیدا ہو جائیگا۔ اور لوگ بیفائدہ دشمن بنجائینگے۔ اگر اہل تعارف کسی مسئلہ مین خطا کرین اور پہر تم سے اوس کے معلوم کرنے مین بہی ننگ و عار کرین تو اونکو تعلیم بہی ندینا چاہیے کیونکہ ایسے لوگ اس شعر کے مصداق ہین کہ ؎ کس نیاموخت علم تیر از من که مرا عاقبت نشانہ نکرد + اور اگر کسی مسئلہ کی لاعلمی محض کسی معصیت کی وجہ سے ہو جسکا ارتکاب جہالت سے ہوگیا ہی تو ضرور ایسے لوگون کی تفہیم بلطف و مدارا کرنی چاہیے۔

اگر کسی اہل ملاقات سے تمہارے حق مین کوی نیکی ہو تو خدا کا شکر کرو کہ تم کو ایسے شخص کا دوست بنایا۔ اور اگر کچھ برای دیکھو تو اللہ برسو بدو اور اوس سے کنارہ کرو۔ مگر عتاب مت کرو۔ اور نہ یہہ کہو کہ تم نے

ہمارے ساتھ اسطرح کا سلوک کیون کیا اور ہمارا لحاظ کیون نکیا گیا کہ یہہ محض حماقت کی علامت ہی۔ بڑا احمق وہ ہی کہ اپنے کو دوسرون سے اچھا سمجھے جب کوی شخص تمھارے ساتھ برائی سے پیش آئے تو سمجھہ لو کہ یا تو یہہ صرف تمھارے افعال بد کی پاداش ہی جو تم سے کبھی (پیشتر) سرزد ہوی ہین۔ اس لئے انسانکو اپنے گناہون سے توبہ کرتے رہنا چاہیے یا خدا کا عذاب تمپر دنیا مین نازل ہوا ہی اسکا علاج یھی ہی کہ حق بات کو گو تلخ ہو بسمع قبول سنا کرو۔ اور کلام باطل پر سکوت کیا کرو۔ لوگون کے نیکیون کو ظاہر کرو اور برائیون سے چشم پوشی اختیار کرو۔ علما کے صحبت سے حذر کرو۔ خصوص ایسے عالمون کے صحبت سے جو مجادلہ مین مبتلا ہین۔ کہ یہہ لوگ اکثر اپنے حسد کے وجہ سے دوسرون کے لئے حوادث دہر کا انتظار کرتے رہتے ہین اور اپنے وہم کے پردے مین قطع محبت بھی کردیتے ہین اور تمھاری رسوای کا اپنی صحبت و مجلس مین مضحکہ کیا کرتے ہین۔ حتی کہ ان خیالی ذلتون کا استعمال اس شہرت سے کرتی ہین کہ گویا ادنھون نے سنگ ملامت تمھارے منھ پر پھینک مارا۔ یہہ لوگ مناظرہ کے وقت کبھی دوسرے کے بات کو فروغ ہونے ندینگے۔ اور کبھی

کسیکی خطا سے درگذر نکرینگے اور کسی کے عیب کو معاف نہ فرمائینگے
بلکہ ادنی ادنی عیب کو ظاہر کرینگے۔ غیر کے تہوڑے سے منفعت پر انکا دل
جلیگا۔ اور تمام کے تمام تہمتین اور بہتانین اوسکے فراک مین باندہینگے۔
بظاہر تو یہہ نفع رسان معلوم ہونگے اور باطناً انسے مضرت پہونچیگی بہر حال
جو کچھ کہ ابتک ذکر ہو چکا یہہ سب بدیہی امور ہین۔ ان مہلکات سے
وہی بچ سکتا ہی جسکو خدا بچاوے پس ایسے لوگون کے صحبت مین سواے
نقصان و خسارت کے کوئی فائدہ ہی نہین ہی۔ اور یہہ ایسی کہلی ہوئی
باتین ہین کہ جسکا ہر شخص اعتراف کر سکتا ہی۔ قاضی ابن معروف رحمۃ اللہ
نے اس مضمون کو کیا خوب نظم کیا ہے۔

فَاحْذَرْ عَدُوَّكَ مَرَّةً ۔۔۔ وَاحْذَرْ صَدِيقَكَ أَلْفَ مَرَّةٍ

دشمن سے تو ایک بار خوف کر ۔۔۔ اور دوست سے ہزار بار

فَلَرُبَّمَا انْقَلَبَ الصَّدِيقُ ۔۔۔ فَكَانَ أَعْرَفَ بِالْمَضَرَّةِ

پس جب دوست اپنی دوستی سے پہر جاوے تو ۔۔۔ مضرت پہونچانے کے عمدہ طریقہ کو زیادہ جانتا ہے

اسیطرح ابن تمام نے بھی کیا اچھا لکہا ہے

عَدُوُّكَ مِنْ صَدِيقِكَ مُسْتَفَادٌ ۔۔۔ فَلَا تَسْتَكْثِرَنَّ مِنَ الصِّحَابِ

تیرے دشمن تیرے دوستون ہی سے نکلینگے ۔۔۔ پس دوستون کی تعداد کو مت بڑہاؤ

فَاِنَّ الدَّاءَ اَکْثَرَ مَا تَرَاہُ   یَکُوْنُ مِنَ الطَّعَامِ اَوِ الشَّرَابِ

اکثر بیماریاں جو تم دیکھتے ہو   کھانے پینے سے ہی پیدا ہوتے ہیں۔

اگر بھلائی چاہتے ہو تو ہلال بن علاء رقی کے قول پر کاربند رہو۔

لَمَّا عَفَوْتُ وَلَمْ اَحْقِدْ عَلٰی اَحَدٍ   اَرَحْتُ نَفْسِیْ مِنْ ہَمِّ الْعَدَاوَةِ

جب میں کسی کی خطا معاف کرتا ہوں اور کسی پر حسد نہیں کرتا   تو میرا نفس دشمنی کے تکلیفات سے محفوظ رہتا ہے

اِنِّیْ اُحَیِّیْ عَدُوِّیْ عِنْدَ رُؤْیَتِہٖ   لِاَدْفَعَ الشَّرَّ عَنِّیْ بِالتَّحِیَّاتِ

بدرستیکہ میں دشمن کو خوش کرتا ہوں بمجرد اسکے دیکھنے   اظہار تبسم و خوشی سے تاکہ بلا دفع ہو جاوے

وَاُظْهِرُ الْبِشْرَ لِلْاِنْسَانِ اُبْغِضُہٗ   کَاَنَّہٗ قَدْ مَلَاَ قَلْبِیْ مَسَرَّاتٍ

کشادہ روئی سے پیش آتا ہوں اس شخص کے ساتھ جس سے مجھ کو تنفر ہے   اس طرح کہ گویا اوس نے میرے دل کو خوشی سے مالامال کر دیا

وَلَسْتُ اَسْلَمُ مِمَّنْ لَسْتُ اَعْرِفُہٗ   فَکَیْفَ اَسْلَمُ مِنْ اَهْلِ الْمَوَدَّاتِ

جبکہ ہمکو اجنبیوں سے ہی بچنا محال ہے تو   دوستوں سے کیونکر نجات ملیگی۔

اَلنَّاسُ دَاءٌ دَوَاءُ النَّاسِ تَرْکُهُمْ   وَفِی الْجَفَاءِ لَهُمْ قَطْعُ الْاَخُوَّاتِ

لوگ مثل بیماری کے ہیں اسکا علاج ترک صحبت ہے   کیونکہ انسے ذرا بھی کنارا کرو تو عداوت پیدا ہو جاتی ہے

فَسَالِمِ النَّاسَ تَسْلَمْ مِنْ غَوَائِلِهِمْ   وَکُنْ حَرِیْصًا عَلٰی کَسْبِ التَّقِیَّاتِ

جو شخص انکی شرارتوں سے بچا وہی محفوظ رہا   اسواسطے گوشہ گیری زیادہ اختیار کرو

وَخَالِقِ النَّاسَ وَاصْبِرْ مَا بَلِيتَ بِهِمْ ... اَصَمُّ اَبْكَمُ اَعْمَى ذَا تَقِيَّاتِ

لوگون کے موافق رہو اور ان سے جو کچھ واقع ہو اوسپر صبر کرو ... چپ بہرے ہوکر اور اندھے بنکر اور بہرکیف اپنے کو بچاؤ

اور نیز بعض حکما کے ان اقوال پر عمل کرو۔ دوست دشمن سے یکسان بخوشی ملا کرو نہ اونکے لئے کوی ذلت کا سامان مہیا کرو اور نہ اون سے کچھ خوف کرو وقار و تواضع کو ہاتھ سے جانے مت دو مگر وقار مین کبر اور تواضع مین ذلت نہو ہر چیز کا برتا و اعتدال کے ساتھ کرو افراط و تفریط مذموم ہے کما قیل

عَلَيْكَ بِاَوْسَاطِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّهَا ... طَرِيْقٌ اِلَى نَهْجِ الصِّرَاطِ قَوِيْمٌ

لازم کرو تم اعتدال کہ وہ ... راہ راست پر پہونچنے کا ذریعہ ہے

وَلَا تَكُ فِيْهَا مُفْرِطًا اَوْ مُفَرِّطًا ... فَاِنَّ كِلَا حَالِ الْاُمُوْرِ ذَمِيْمٌ

اپنے کامون مین افراط و تفریط مت کرو ... کہ یہہ دونون باتین مذموم ہین

چلنے کے وقت غرور کے ساتھ سیدہے بائین طرف اور پیچھے پلٹ پلٹ کر مت دیکھو۔ اگر کہین مجمع دیکھو تو بغیر حاجت کے مت ٹہرو۔ اگر کسی مجلس مین بیٹھو تو اطمینان کے ساتھ بیٹھو متوحشانہ مت بیٹھو۔ ہاتون کی انگلیون کو باہدیگر مت ملاو کہ اس سے اکثر اونگھنی آتی ہے جو فعل شیطانی ہے

علیٰ ہذا داڑھی مین بیفائدہ انگلیان ڈالنا۔ اور انگشتری کو پہراتے رہنا ہمیشہ دانتون مین خلال کرنا۔ ناکمین انگلیان ڈالنا۔ کثرت سے تہوکنا۔ بار بار انگڑائیان لینا منہہ پرسے مکھیان اڑانا منع ہی رینٹ اور بلغم کے دفع کرنے مین بھی احتیاط چاہئے مجالس مین یہہ بھی ضرور ہے کہ بالکل سکوت ہو اور کسی قسم کا بلوا نہو گفتگو بھی سنجیدہ اور متانت کے ساتھ ہو۔ مخاطب کے ساتھ توجہ رہے استماع کلام کے وقت استعجاب ظاہر نہو۔ بار بار مخاطب سے ایک ہی بات کا استدراک بہی نہو کہ عیب مین داخل ہے۔ فضول و مضحکہ آمیز گفتگو سے محترز رہے۔ اپنی اولاد یا شعر و فن تصنیف و تالیف کی ستایش خود آپ کرنا معیوب ہی۔ بلکہ جو چیز اپنی ذات سے خصوصیت رکہتی ہو اوسکی بھی تعریف کرنی نہ چاہیئے عورتون کے مانند تزئین لباس کی خواہش یا مبتذل لباس پہنا سرمہ کا زیادہ استعمال۔ بالون مین زیادہ تیل لگانا نہ چاہئے۔ لوگون کے پاس ہمیشہ حاجت پیش کرنا نہ چاہیئے کسیکو ظلم کی ترغیب بھی مت دو۔ اپنے عیال کو دوسرون کے تشخیص مراتب کا رجحان مت دلاؤ کہ اسمین دو قباحتین ہین۔ ایک تو یہہ کہ مثلاً جب وہ کسیکو اپنے سے حقیر سمجھینگے تو اوس شخص کو بنظر استخفاف دیکھینگے دوسرا

یہہ کہ اگر کسی کو ذی مرتبت پاؤگے تو اوس سے اپنے دل مین کھنچا کرینگے اور نیز اگر ان سے کچہہ خطا ہو جاے تو نرمی کے ساتھ درگذر کرو۔ اور مہربانی بھی اعتدال کے ساتھ کرو۔ خدمت گار و حواشی کے ساتھ ٹھٹھا مت کرو۔ کہ اس سے رعب و داب مین فرق آتا ہی۔ کسی سے جھگڑا ہو جاے تو حلم کو ہاتھ سے جانے مت دو جہالت کو کام مین مت لاؤ تعجیل کار سے پرہیز کرو۔ جواب سمجھکر دیا کرو۔ جھگڑے کیوقت بار بار ہاتھ سے اشارہ نکرو۔ اور اگر کوی پس پشت ہو تو اوس کے طرف التفات مت کرو۔ اور نیز جھگڑے کے وقت پنڈلیون پر مت بیٹھو۔ جبتک غصہ کم نہو بات مت کرو۔ تقرب سلطانی سے ڈرو۔ وہ دوست جو صرف تمھاری خوشحالی کا رفیق ہو (جیسے تونگری اور صحت) اور برے وقت مین کام نہ آئے (یعنے حالت افلاس و مرض مین) اوس سے پرہیز کیا کرو کہ وہ بڑا دشمن ہی۔ مال کو جان سے زیادہ عزیز مت رکھو۔ المختصر یہانتک جن ابواب کا ذکر ہو چکا ہی وہ بدایۃ ہدایت کیلئے کافی ہے اگر بالفرض کچھہ باقی ہی تو صرف یہی ہی کہ انکا تجربہ کیا جاے بدایت ہدایت کے متعلق کئی باتین بیان ہوئین ہین۔ آداب طاعات۔ ترک معاصی

مخالفت خلق - ان تینون چیزون کے مجموعہ کو تقوی - دین کامل - زاد آخرت سے بھی تعبیر کرتے ہین - پس اگر ان امور کے طرف طبیعت کا میلان ہو - اور نفس مین انکی حصول اور عمل کے جانب رغبت پای جاے تو سمجھئے کہ مادہ عبودیت ہی امید ہی کہ خداتعالی ایمان کامل سے دلکو منور کردے -

چونکہ اس کتاب مین ہدایات و نہایات دونون باتون کا ذکر ہوچکا ہی تو نہایت ہدایت کے بعد اسرار و غوامض اور علوم باطنہ اور مکاشفات کا مرتبہ ہی - جسکا ذکر احیاء العلوم مین موجود ہی - اگر شوق ہو تو اوس کے طرف رجوع کرو - اور اگر صرف انہین اعمال و وظایف کا اختیار کرنا جو اس کتاب مین مذکور ہوی ہین گران معلوم ہو اور تنفر پایا جاے - اور نیز یہہ خیال پیدا ہو کہ بھلا اس علم سے ہمین مناظرہ وغیرہ مین کیا مدد ملیگی - اور ابناء جنس پر کیا سرسای ہو سکیگی - حصول تقرب وزرا و سلاطین اور مناصب وغیرہ مین اس سے کیا تائید مل سکیگی تو سمجھ لو کہ شیطان تمہین غارت کیا چاہتا ہے اور آخرت کی بھلائی سے محروم رکھنے کے درپے ہے - اور تمکو ایسی علوم کے ترغیب دیا چاہتا ہی کہ جس کو تم اپنے خیال مین مفید سمجھتے ہو

مگر یقین جانو کہ وہ سرمایہ تباہی و بربادی کا ہے۔ اور نعیم دایم یعنے جوار رب العالمین سے باز رکھنے کی تدبیر ہے۔ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوَّلًا وَّآخِرًا وَظَاهِرًا وَّبَاطِنًا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ۔

صحت نامہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۱	۶	مَا نقربَ	مَا تَقَرَّبَ	۱۳	۸	هٰذاالیوم	هٰذَا الْيَوْمِ
″	۷	مَا فترضت	مَا افْتَرَضْتُ	″	۱۱	″	″
″	۸	فَاِذَا احْبَبْتُهٗ	فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ	۱۴	۶	فِی	فِیَّ
″	۹	يَنْطِقُ	يَنْطِقُ	″	″	مَا يَنْفَعَنِی	مَا يَنْفَعُنِی
″	″	يَبْطَشُ	يَبْطِشُ	۱۵	۱۲	مِنَ النِّفَاقِ	مِنَ النِّفَاقِ
۱۳	۳	اَصْبحنا	اَصْبَحْنَا	۱۶	۳	شَقَّ	اَنْ اَشُقَّ
″	″	واَصبح الملک	وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ	ایضاً	۶	يكتب	يُكْتَبَ
″	۴	اَصْبحنا	اَمْسَيْنَا	۱۷	۲	بِالقول	بِالْقَوْلِ
″	۶	″	″	″	۴	ارحِنی	اَرِحْنِی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۸	۲	تُعْطِنِیْ	تُعْطِیْنِیْ	۲۹	۶	سَلَّمَ	سَلِّمْ
〃	۱۰	اَسْمَعَنِیْ	اَسْمَعْنِیْ	۳۰	۲-۳	كُلُّهُ	كُلِّهِ
〃	۱۲	السَّلَاسِلْ	السَّلَاسِلِ	〃	〃	عَاجِلُهُ	عَاجِلِهِ
〃	حاشیہ نمبر	یعنے بلال	.	〃	〃	آجِلُهُ	آجِلِهِ
۱۹	۵	تَزِلَ	تَزِلَّ	〃	۴	يُقَرِّبُ	تُقَرِّبُ
〃	〃	تَزِلُ	تَزِلُّ	〃	۵	عَبْدَكَ	عَبْدُكَ
〃	۱۴	وَاَسَبِّحُكَ	وَاُسَبِّحُكَ	〃	〃	نَبِيَّكَ	نَبِيُّكَ
۲۲	۵	مُمْشَایِ	مُمْشَایَ	〃	۸	رُشَدًا	رُشْدًا
〃	۶	سُمْعَةَ۔	سُمْعَةً	〃	۱۰	ذَالْجَلَالُ	ذَاالْجَلَالِ
〃	〃	اِتْقَاءً	اِتِّقَاءً	〃	۱۲	تَكِلْنِیْ	تَكِلْنِی
〃	۶	وَابْتِغَاءِ	وَابْتِغَاءَ	〃	۱۳	اَصْلَحْ	اَصْلِحْ
۲۹	۱	وَابْعَثْهُ	وَابْعَثْهُ	〃	〃	كُلُّهُ	كُلَّهُ
〃	۲	وَعَدَتَّهُ	وَعَدْتَّهُ	۳۰	۱۴	اَصْبَحَتْ	اَصْبَحْتُ
〃	〃	اَرْحَمُ	اَرْحَمَ	〃	۱۵	اَمْلَكُ	اَمْلِكُ

صفحه	سطر	غلط	صحیح	صفحه	سطر	غلط	صحیح
٣١	٢	فَقِيْرًا	فَقِيرًا	٤٥	٨	أ يَقَظِنِي	أَيْقِظْنِي
״	״	فُقَرُ	أَفْقَرَ	״	״	وَاسْتَعْمِلْنِي	وَاسْتَعْمِلْنِي
״	״	غَنِيٌّ	غَنِيٌّ	״	٩	تَبْعَدِنِي	تُبْعِدْنِي
״	٤	أَكْبَرُ	أَكْبَرَ	״	١٠	فَتَعْطُنِي	فَتُعْطِينِي
״	״	مُبْلِغَ	مَبْلَغَ	٥٢	٢	وَجَّهْتَ	وَجَّهْتُ
״	٥	تَسَلَّطْ	تُسَلِّطْ	״	٤	رَبُّ	رَبِّ
״	״	لَا يَرْحَمْنِيَ	لَا يَرْحَمُنِي	٥٩	٣	الْجُمُعَةِ	الْجُمُعَةِ
٣٢	١	سَلَّمْ	سَالِم	٦١	٨	أَعْفِنِي	أَغْنِنِي
״	٢	لَا يَضُرُّ	لَا يَضُرُّ	״	٩	عَمَّنْ	عَمَّنْ
٤١	٩	مُحَمَّدَانِ	مُحَمَّدَانِ	٦٣	٨	وَالْعَطَشَ	وَالْعَطَشَ
״	٩	وَأَبْعَثُهُ	وَابْعَثْهُ	٦٤	١٥	لَخُلُوفُ	لَخُلُوفُ
״	١٠	وَعَدَّتَهُ	وَعَدْتُهُ	٦٥	٨	لِلْجَنَّةَ	لِلْجَنَّةِ
٤٤	١٣	أَرْفَعَهُ	ارْفَعْهُ	״	٩	الرَّيْحَانُ	الرَّيَّانُ
٤٥	١	آخِذُ	آخُذُ	٦٦	١٠	أَيْدِيهُمْ	أَيْدِيهِمْ
״	٤	أَقْضِ	اِقْضِ	״	״	أَرْجُلَهُمْ	أَرْجُلِهِمْ
״	٥	مُمَاتِهَا	مَمَاتِهَا	٧٠	١٣	يَعِيْبُ	يَغِيبُ
״	״	أُمنها	أَمِتْهَا	״	١٤	مَيِّتًا	مَيْتًا
״	٦	أَحْيِيتُهَا	أَحْيِيتَهَا	٧٢	٨	بَنِيَ	بَنَى

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۲	۱۰	دوسرے کی بات کاٹے اور	.
״	۱۱	خدا تعالی	خدای تعالی
״	۱۲	دوسرے کی بات کاٹے اور	.
۷۳	۷	تَزَکُّوا	تزکوا
۷۷	۱۴	غَیْرُ	غَیْرُ
۸۲	۱	ین	ہیں
״	۱۰	مُہْلِکَاتٌ	مُہْلِکَاتٌ
۸۷	۴	بِاَسْنَادِہٖ	بِاِسْنَادِہٖ
״	״	اَنَّہٗ	اِنَّہٗ
״	۵	لِمَعَاذٍ	لِمُعَاذٍ
״	״	حَدَّثَنِیْ	حَدِّثْنِیْ
״	۸	مَعَاذُ	مُعَاذُ
״	״	اَنَّ	اِنِّیْ
״	۹	نَفَخَتْ	نَفَحَتْ
״	״	ضَیْعَۃً	ضَیْعَتَہٗ
״	۱۰	مَعَاذُ	مُعَاذُ
״	۱۱	سَبْعَۃً	سَبْعَۃٌ
״	۱۲	السَّبْعَ	السَّبُعِ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۷	۱۳	فَتَعْصُدُ	فَتَصْعَدُ
״	״	اَصْبَحُ	اَصْبَحَ
״	״	اَمْسِیْ	اَمْسَیٰ
״	۱۴	صَعَدَتْ	صَعِدَتْ
״	۱۵	زَکَّتْہُ	زَکَّتْہُ
״	״	کَثَّرَتْہُ	کَثَّرَتْہُ
״	״	اَلْمِوَکَّلُ	اَلْمُوَکَّلُ
۸۸	۱	وَجْہُ	وَجْہَ
״	۳	.	اَعْمَالُ الْعَبْدِ کَنُوْرِ
״	״	فَتَرَکَتْہُ	نَتْرُکُہٗ
״	۴	قُفُوْا	قِفُوْا
״	״	وَاَضْرِبُوْا	وَاضْرِبُوْا
״	۵	وَجْہُ	وَجْہَ
״	״	صَاحِبُہٗ	صَاحِبِہٖ
״	۶	أَدْعُ	اَدْعَ
״	۷	انا ملك الغفر	
״	۹	الْحَفَظَۃُ	الْحَفَظَۃَ
״	۱۰	قُفُوْا	قِفُوْا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۸	۱۰	وَاُضْرِبُوْا	وَاضْرِبُوْا	۸۹	۹	اَدْعُ	اَدْعَ
"	"	صَاحِبُهُ	صَاحِبِهٖ	"	"	الْحِفْظَةُ	الْحَفَظَةُ
"	۱۱	اُدْعُ	اَدْعَ	"	۱۲	قُفُوْا وَاضْرِبُوْا	قِفُوْا وَاضْرِبُوْا
"	۱۳	يَزْهَوْ	يَزْهُوْ	"	"	وَجْهُ	وَجْهَ
"	"	الْكَوْكِبُ	الْكَوْكَبُ	"	۱۵	اُدْعُ	اَدْعَ
"	"	الدُّرِىُّ	الدُّرِّىُّ	۹۰	۲	النَّخْلُ	النَّخْلِ
"	۱۵	قُفُوْا	قِفُوْا	"	۴	قُفُوْا وَاضْرِبُوْا	قِفُوْا وَاضْرِبُوْا
"	"	وَاُضْرُبُوْا	وَاضْرِبُوْا	"	"	صَاحِبُهُ	صَاحِبِهٖ
۸۹	۱	وَجْهُ	وَجْهَ	"	۵	وَاُضْرِبُوْا	وَاضْرِبُوْا
"	"	صَاحِبُهُ	صَاحِبِهٖ	"	۶	كُلُّ	كُلَّ
"	"	ظُهُرُهُ وَبُطُنُهُ	ظَهْرَهُ وَبَطْنَهُ	"	"	غَيْنُ	غَيْنٌ
"	۲	اُدْعُ	اَدْعَ	"	۸	اُدْعُ	اَدْعَ
"	۵	بعملها	بَعْلِهَا	"	۱۰	الرَّائِى	الْمَرَائِى
"	"	قُفُوْا وَاُضْرُبُوْا	قِفُوْا وَاضْرِبُوْا	"	۱۱	خُلُقٌ	خُلُقٌ
"	۶	وَجْهُ صَاحِبُهُ	وَجْهَ صَاحِبِهٖ	"	"	صُمْتُ	صَمْتِ
"	۷	كُلُّ	كُلَّ	[illegible]	"	ذِكْرُ اللّٰهِ	ذِكْرِ اللّٰهِ
"	"	يَاخُذُ	يَاخُذْ	"	۱۲	فَتَشَيَّعَهُ	نَتَشَيَّعَهُ
"	۸	يَقَعُ	يَقَعُ	۹۰	۱۲	الْحُجُبُ	الْحُجُبَ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹۰	۳۰	كلها	كُلُّهَا	۹۱	۱۳	مَعَاذُ	مُعَاذُ
″	۱۴	المخلِص	الْمُخْلِصُ	″	۱۴	التّحم	اَلتَّحَمَ
۹۱	۲	السّمٰوات	السَّمٰوَاتُ	″	۱۵	يَطِيقُ	يُطِيقُ
″	″	مَعَاذُ	مُعَاذُ	″	″	مَعَاذُ	مُعَاذُ
″	۳	مَعَاذُ	مُعَاذُ	۹۲	۲	تَكْرِمَةً	تَكْرِمَةٌ
″	۴	″	″	″	۳	مَعَاذُ	مُعَاذُ
″	″	اِقْتَدِيْ	اِقْتَدِ بِيْ	۱۰۳	۱۴	اَرْدِيْ	اَرْدَى
″	۵	نَقْصٌ	نَقْصٌ	۱۰۵	۱	تَشَاهُ	شَاهُ
″	۶	اَخْوَانِكَ	اِخْوَانِكَ	″	۳	مُقَايِسُ	مَقَايِيْسُ
″	″	اَوْلَا	وَلَا	۱۰۶	۴	صَدْعَكَ	صَدَعَكَ
″	۷	نَفْسَكَ	نَفْسُكَ	″	″	شَتَّتَ	شَتَّتْ
″	″	وَتَذُمُّهُمْ	يَذُمُّهُمْ	″	۱۰	قَلْبُهُ	تَلَبَهُ
″	۹	تَتَكَبَّرُ	تَتَكَبَّرُ	″	″	آمرة فرطاً	اَمْرُهُ فُرُطًا
″	″	يَحْذَرُ النَّاسَ	يَحْذَرُ النَّاسُ	۱۱۷	۱۰	عَدُوُّكَ	عَدُوَّكَ
″	″	خُلُقِكَ	خُلُقَكَ	″	۱۲	الصديق	الصدی - ذ انکا
″	″	تَنَاجِ	تُنَاجِ	″	″	بالمضرة	بالمضرّة
″	۱۰	فَتَنْقَطِعُ	فَتَنْقَطِعُ	″	۵	صِدِيْقَتَكَ	صَدِيْقُكَ
″	۱۲	وَالنَّاشِطَاتُ	وَالنَّاشِطَاتِ	″	″	تَسْتَكْثِرْنَ	تَسْتَكْثِرَنَّ